U556. P 27-1-10

Title - ISHA'ATUS SUNNATIN NABAWIYYAH.
(ISHA'ATUS SUNNAT) may be.
Author - Abu Saeed Mohd. Hussain.

Publisher - Victoria Press (Lahore).

Year - 1879.

Pages - 164.

Subjects -

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U556

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ

نمبر چہارم و پنجم و ششم

معہ ۱۵۶

ضمیمہ متضمن مسائل مذہبیہ بین اہل السنۃ

CHECKED
Date..............
LIBRA
A.U

قیمت رسالہ و ضمیمہ

یہ رسالہ عموماً عہ سالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے - خاص (روساء ا
روپیہ عنایت فرماتے ہین بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوا
سے کم ہے ۲ روپیہ لیئے جاتے ہین - جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہین
روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہین رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے ہین اور اس
ہین اون کو بلا قیمت دیا جاتا ہے ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ نکلتا
تین روپیہ ہے خاص چھ روپیہ - رعایتی عہ - ادنی ۱۲
اقل

ابو سعید محمد حسین - مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ لا

اشاعۃ السنۃ کی غیر حاضری پر عذر آوری

رسالہ نمبر ۳ جلد ۹ کے بعد جو ماہ جولائی مین شائع ہوا تھا دسمبر سے پہلی اس رسالہ اور اس کے ضمیمہ کا کوئی پرچہ شائع نہین ہو سکا جسکی وجہ یہی کہ خاکسار (ایڈیٹر) ۱۵ اگست سے ۱۴ نومبر تک بعض قومی خدمات و ضروریات مین ایسا مصروف رہا کہ مضمون رسالہ کا ایک ورق نہین لکھ سکا - اسی اثنا مین سیالکوٹ کا سفر پیش آگیا - اس سفر مین اکثر روزانہ

گشت رہتا تھا تمام ایام
ہفتہ خالی نہ گذرتا تھا کہ
گو
اتفا
ضروریات سے متعلق
رسالہ کی مضمون نویسی

LIBRARY
ذاتغفا

وہ مجرب ہے کو دو
بھی تجربہ ہو گیا ہے
جو صاحب ہمارے
تجربہ و بیان کو
صحیح سمجھین ہ
کشتہ کا جلد
کرین یہ موسم
اس کے استعمال
کے لیئے عمدہ
ہے - نیاز مند
مولوی عبد الرحمن
صاحب شاہ پور
ضلع مظفر نگر
قیمت فی شیشہ
یہ اعلام محض
خیر خواہی اہل
اسلام کی نظر سے لی
ہوا ہے اور ہمکو
چاہا کہ جیسا اس
کشتہ سے
اٹھایا ہے اور
مسلمان بھی اٹھاین
ہے کبھی کسی اشتہار
لیکر درج رسالہ نہین کیا

یہ کیفیت پڑھکر ہمکو امید ہی ہمارے ناظرین و خریداران اہلحدیث ہمکو معذور سمجھکر اس عرصہ کی غیر حاضری کو معاف فرماوینگے خصوصاً اسوقت جبکہ ہماری اس تگ و دو کا عمدہ و مفید نتیجہ عنقریب مشاہدہ فرمائینگے اسوقت تو ہمکو اپنے قدردان معاونون و خریدارون سے یہ بھی امید ہے کہ ہمکو آیندہ خدمت سے بری کر کے پنشن کا مستحق سمجھینگے اور ہمارے کسی وقت کی غیر حاضری پر کبھی آشفتہ خاطر نہونگے وہ وقت ظہور نتیجہ عنقریب آنا چاہتا ہے ومن اللہ التوفیق ۔

معاونین کی خدمت مین

ضروری التماسات

اوّل

باقیات ۱۸۸۵ع کی لئے جنوری ۱۸۸۶ع سی یاددہانی ہو رہی ہے ۔ جسپر اکثر حضرات کی توجہ نہین ہوئی ۔ اور طرفہ یہ کہ آخری یاددہی جو اگست ۱۸۸۶ع سی ہوئی ہے بیرنگ خطوط کے ذریعہ سی عمل مین آئی ہے ۔ اس سی بھی ان حضرات کو تنبیہ نہوئی ۔ اکثر صاحبون نے نہ روپیہ ارسال کیا نہ جواب خط دیا نہ بجز ایک دو صاحب کی کسینے خط بیرنگ واپس کیا ان حضرات کیخدمتمین ہم مودبانہ التماس کرتے ہین کہ اگر وہ قیمت دینا اور آیندہ پرچہ لینا نہین چاہتے تو ہمکو اسی امر سے آگاہ کرین ہم انکی پچھلے حساب کو لیوم الحساب پر چھوڑتے ہین اور انکو زیر باری رسالہ سی سبکدوش کرتے ہین ۔ اور اگر ادائی قیمت کی نیت ہی تو براہ مہربانی ہماری خطوط کا جواب دین ۔ اور اسمین ادائی قیمت کا قبلہ لینا چاہین وعدہ مقرر کرین اس التماس پر بھی وہ سکوت اختیار کرینگی تو ان کے نام بیرنگ خطون کا سلسلہ برابر جاری رہیگا ۔ اور جس خریدار نے ہمارا بیرنگ خط ریفیوز کر کے واپس کیا اسکا رسالہ بند ہوگا ۔

التماس دوم

نمبر اول حصہ انگریزی رسالہ اشاعۃ السنہ کی (جسمین مضمون "اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض" مندرج ہے) دو سو کاپیان چھپوائی گئی تھین ۔ از انجملہ تقریباً ایکسو کاپی تو بلا قیمت تقسیم ہوئی جسمین سی ایک ثلث سے زائد حصہ گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کیخدمتمین پیش ہوا ۔ باقیماندہ سو سی (۵۵) کاپیان خریدارون کے نام روانہ کی گئین ۔ از انجملہ (۹) خریدارون نے (جنکی قیامگاہ یہ مواضع ہین ۔ وزیر آباد ۔ کراچی ۔ چھانگا مانگا ۔ الابلی [illegible]

کاکوٹ - ناہٹہ - کہوڑی - کوہ منصوری) ارادہ خریداری ومعاونت ظاہر کیا - اور بعض محسنون نے زر اعانت بھی ارسال فرمایاہے ٭

(۴۰) خریدارون نے بشمول چند اشخاص غیر خریدار معاونون کے جنکے مواضع قیام یہ ہین لاہور - لودیانہ - انبالہ - ہوشیارپور - دہلی - ناگپور - جبلپور - آرہ - بنارس - بمبئی - شملہ (سابق ڈیرہ اسمعیلخان) سنور (حال کوئٹہ) غازیپور - ڈیرہ دون کچھ روپیہ ارسال کیاہے - مگر وہ صرف نمبر اول کی قیمت ہے یا اسی نمبر کے متعلق ایک خاص ضرورت کے لئے جسکو فرستادگان جانتے ہین اعانت ہے - اس سے انکا اینده کے لئے خریدار یا معاون پرچہ ہونا مفہوم نہین ہوتا اور (۲) صاحبون نے (جنکے مواضع سکونت رحیم آباد - پورٹ بلیر ہے) وعدہ قیمت یا معاونت پرچہ کیاہے اس سے بھی انکی آیندہ خریداری ومعاونت کاحال معلوم نہین ہوتا باقیماندہ ۴۴ خریدارون نے جنکے محل اقامت یہ مقام ہین - مدراس - مردان - بنگلور - راولپنڈی - جونپور - میانمیر (حال امرتسر) پٹنہ - شکرگڈہ - حیدرآباد دکن - عدن - مظفرگڈہ - ملتان - چھپرہ - انارکلی لاہور - علیگڈہ - منٹگمری - پیہانہ - گنگوہ - مالیرکوٹلہ - کرنول - پشاور - امرتسر محض سکوت اختیار کیاہے - نہ زر قیمت یا معاونت پرچہ ارسال کیا نہ آیندہ خریداری کی نسبت ارادہ ظاہر فرمایاہے ٭

لہذا حصہ انگریزی کا دوسرا نمبر جسمین مضمون "نواب صاحب بھوپال اور اُن کے اسلامی یا ملکی بہائی" درج ہے اور وہ (۵۱) صفحہ مین تیار ہوکر شائع ہواہے صرف نو اشخاص (معاونین قسم اول کی خدمتمین روانہ ہواہے - باقیماندہ (۴۶) اشخاص (معاونین اقسام ثلثہ) کی خدمت مین روانگی نمبر۲ سے انکے ارادہ خریداری معلوم نہونے کے سبب توقف ہواہے اور آیندہ بھی جبتک ان کی طرف سے مطالبہ نہوگا توقف رہیگا ٭

لہذا جو صاحب خریداری حصہ انگریزی کا شوق وارادہ رکھتے ہین وہ اپنے شوق وارادہ سے ہم کو جلد آگاہ کرین ٭

درصورت توقف ہم نمبر اول کی جو خریدارون کو وصول ہوچکاہے قیمت خریداران ان کے حساب مین درج کرینگے اور آیندہ ان خریدارون کے لئے جن کی

نہ پہونچیگی کوئی کاپی نہ چھپوائینگے صرف ان چند کاپیون کے چھپوا لینے پر (جو گورنمنٹ مین پیش کرنے یا موجودہ خریدارون کو تقسیم کرنیکے لئے مکتفی ہون) اکتفا کرینگے ٭

پھر جو صاحب خریداری حصہ انگریزی کا شوق و ارادہ ظاہر فرمائینگے وہ اپنا مطلوب نپائینگے اِس رسالہ کا مضمون "اہلحدیث پرانا خطاب ہے" انگریزی مین ترجمہ ہوچکا ہے۔ اِس کا طبع ہونا خریدارون کیطرف سے ہماری التماس کے جواب آنے پر موقوف ہے وہ مہربان اس التماس کے جواب مین جو کچھ مناسب سمجھین جلد ظاہر کرین۔ صوم سکوت اختیار نہ فرمائین کہ اسمین ان چند شائقین کا جو ارادہ خریداری ظاہر کرچکے ہین اور اس قومی ضرورت کا جسکے لئے وہ مضمون ترجمہ کیا گیا ہے حرج متصور ہے ٭

التماس سوم

ہماری التماس معروضہ نمبر ۱ جلد ۹ صفحہ ۳ سطر ۹ و ۱۴ کو صرف بعض حضرات معاونین نے توجہ سے ملاحظہ فرمایا ہے اور قیمت رسالہ کو حسب حیثیت خود بڑھا دیا یا کوئی معقول عذر جس سے ہمکو بجز تسلیم چارہ نہوا پیش کیا۔ اکثر حضرات نے اسمین سکوت اختیار فرمایا ہے۔ ان کیخدمت مین التماس مذکور کا فقرہ اخیر دوبارہ عرض کیا جاتا ہے۔ کہ جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ معلوم ہوگی انکے نام ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے بل جاری ہوگا اسمین جو صاحب کچھ عذر کرنا چاہتے ہین وہ بفور ملاحظہ التماس ہذا کرین۔ ورنہ اپنے آپ کو ایک روپیہ ماہوار کا (جو اس رسالہ کی عام قیمت ہے) خریدار سمجھین" اس دوبارہ عرض پر بھی اُن کا سکوت رہا تو اُن کو عام قیمت پر راضی سمجھا جائیگا اور ۱۸۸۶ء سے اسی حساب کی مطابق انسے مطالبہ قیمت ہوگا۔ جن صاحبون کا روپیہ بابت ۱۸۸۵ء آیا ہے اور وہ ان کی حیثیت آمدنی کے موافق نہین ہے ان کا روپیہ تا تصفیہ معاملہ درج حساب نہوگا وہ صاحب اپنے معاملہ کا تصفیہ کرین تو ہم ان کا روپیہ درج حساب کرکے انکے نام کی رسید اسکے بھیجین ٭

گورنمنٹ کا شکریہ

اور

اہل اسلام کو مژدہ اور مشورہ

[قال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ]

[ہمارے پیغمبرؐ کا قول ہے جو شخص لوگون کا شکر گذار نہین وہ خدا کا بھی نہین ◆]

سنہ ۶۹ء سے ہم اپنی غفلت مین سونے والی قوم (اہل اسلام) کو جگا اور ہلا رہے ہین اور اپنے رسالہ کے متعدد⁂ مضامین مین یہ لکھ چکے ہین کہ (۱) مذہب و معاشرت آپس مین متلازم ہین۔ مسلمانون نے معاشرت کو مذہب سے الگ کیا تو اسلام کا تنزل شروع ہوا۔ (۲) اور دنیاوی ترقی بذریعہ ملازمت کسب۔ تجارت۔ زراعت وغیرہ مذہب اسلام کے مخالف نہین۔ بلکہ ترقی و عروج اسلام کا ایک بڑا بھاری سبب ہے۔ (۳) اور انگریزی زبان کا سیکھنا جو اس زمانہ مین عروج دنیاوی کے لئے ایک

⁂ یہ مضامین اشاعة السنة مین جلد دوم سے جلد ششم تک کے متعدد پرچون مین مرقوم ہین اس مقام پر ان مضامین سے چند فقرات بغرض تفہیم و تشویق ان ناظرین کے جنہون نے وہ جلدین ملاحظہ نہین کین نقل کئے جاتے ہین۔ ان فقرات کے ملاحظہ سے ان صاحبون کو اصل مضامین کا شوق پیدا ہو تو ان کی خدمت مین وہ پرچے جن مین اصل مضامین درج ہین بحساب فی پرچہ قیمت ارسال ہو سکتے ہین۔

جلد اوّل اشاعة السنة مین بصفحہ ۳۴۵ یہ دعوی کر کے کہ "مذہب و معاشرت آپس مین خوب جکڑے ہوئے ہین اور ایک زنجیر سے بندھے ہوئے اور انبیا علیہم السلام جیسے عبادت سکھانے کو آئے ہین ویسے ہی معاملات و طرز معاشرت بتانے کو تشریف لائے ہین" اسکے ثبوت مین چند آیات و احادیث نقل کر کے اسکی تمثیل مین بصفحہ ۳۴۷ لغایت ۳۷۷ وہ احکام شریعت بیان کئے

ٹھیری ہے مسلمانون کے لئے ممنوع نہین ہے ۔ (۴) اور اہل اسلام کے لئے اقوام غیر کی نوکری بہر حال اور مطلقاً منع نہین ہے"۔ وغیرہ وغیرہ ۔

ان مضامین سے ہمکو امید ہے (چنانچہ سماع و مشاہدہ مین بھی آچکا ہے) بہت لوگون پر اثر کیا ہوگا اور ان کو تحصیل اسباب حسن معاشرت اور ترقی دنیاوی کی طرف جو ترقی دین کا ذریعہ ہے متوجہ کر دیا ہوگا ۔ اس قسم کے مضمون ہم تین اور لکھنا چاہتے ہین ۔ جنکی تحریر کا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۷

ہین جو دیوانی ۔ فوجداری کلکٹری پولیٹیکل وغیرہ معاملات دنیاوی کے متعلق ہین ۔

اور جلد سوم مین نمبر ہشتم کے ضمیمہ مین بصفحہ (۲) کہا ہے ۔ "ذاتی کام (جو کسی خاص شخص سے متعلق ہو) گو ایک شخص اپنی ہی ذات سے کر سکتا ہے مگر جمہوری کام کا اتمام بدون جمہوری اجتماع و معاونت کے ممکن نہین ہے مثلاً ایک شخص اپنی ذات سے عابد یا زاہد بننا چاہے تو کسی مسجد کے حجرہ مین وہ معتکف ہو کر عابد یا زاہد بن سکتا ہے مگر کسی قوم کا ہادی یا مربی بننا چاہے تو اس امر کے لئے صرف حجرہ اور اسکی ذات کافی نہین ہے بلکہ اور انصار و اعوان کا محتاج ہوتا ہے ۔ یہہ بادی النظر کا فتوے ہے اور اگر نظر غائر سے دیکھا جاتا ہے تو جن کامون کو ذاتی خیال کیا جاتا ہے ان کا اتمام و حسن انجام بھی بدون جمہوری معاونت کے ممکن نہین ہے ۔

اُسی عابد یا زاہد کو مسجد کے حجرہ مین دوسرا شخص کھانا نہ پہنچاے تو چند روز مین اسکو اعتکاف توڑنا پڑے ۔ اسکی عبادت کے لئے کپڑا ۔ بوریا ۔ کوزہ کوئی بہم نہ پہونچاے تو عبادت کا قافیہ تنگ ہو جاوے ۔ سِر اسکا یہ ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے اسلئے وہ اپنے ہر کمال مین (ذاتی ہو خواہ جمہوری) جمہوری معاونت کا جو تمدن کے لوازم سے ہے محتاج ہے ۔"

اور جلد چہارم مین بصفحہ ۱۱۲ کہا ہے ۔ "پہلی صدیون کے مسلمان جو اصلی اسلام پر تھے اُنہون نے وہ ترقیان حاصل کی ہین کہ اقوام غیر نے اُنکی ترقی و کمالات کو تسلیم کر لیا ہے ۔

ہم جلد ۶ وغیرہ کے متعدد نمبرون مین وعدہ دے چکے ہین - ایک مضمون ''دنیا'' جس مین ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ ''دنیا'' جسکی مذمت دین اسلام مین وارد ہہی سونے چاندی ثروت و شوکت جاہ و حشمت کا نام نہین کہ وہ اہل اسلام کے لیئے ناموزون و نامناسب ہو - بلکہ دنیا وہ ہی جو خدا سے اور آخرت سے غافل کرے ہے ؎

چیست دنیا از خدا غافل بدن * نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

انصاف [illegible]

اور اُن کی شاگردی کو اختیار کیا ہی - پچہلے زمانہ کے مسلمانون مین اوہام باطلہ و خیال فاسدہ پہیل گئے تو ان توہمات و تعصبات نے انکو ترقی و کمالات سے روکا اصل مذہب اسلام کسی طرح معاشرت مین خلل انداز نہین ہے''

پہر صفحہ ۲۲۷ بحوالہ کلام غیر کہا ہے - ''علوم کو اگلے مسلمانون نے ایک اعلی درجہ کی تہذیب پہنچایا تھا - ہمارے مذہب کے بانی نے تحصیل علم کیطرف متعدد طرح سے لوگون کو رغبت دلائی تھی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اسلام کی دوسری صدی مین مسلمانون نے علوم کیطرف توجہ کی اور جہان سے انکو ملا اونہون نے علم اخذ کیا اور چند روز مین اور قومون کے لئے استاذ ہونے کی عزت حاصل کی - مسٹر ارٹ جرمن کے مورخ نے نہایت انصاف سے یہہ بات لکھی ہے کہ مسلمانون نے اور قومون سے کتنا ہی کچھہ کیون نہ سیکہا ہو مگر اُنہون نے اپنی قابلیت و لیاقت سے اسکو بہت کچھ ترقی دی -

ایسا ہی کئی ایک مشہور عیسائی مورخون سے منقول ہی - ایک فرانسیسی عالم کا یہ قول ہی کہ عرب کی قومون کو خدا نے دنیا مین اسلئے پیدا کیا تھا کہ وہ علوم و فنون اور اسباب تمدن ان مختلف قومون تک پہنچا وین جو فرات کے کنارے سے لیکر اسپانیہ کی وادی کبیر تک پہیل رہی ہین چنانچہ ان تمام قومون نے جملہ کمالات اس قوم عرب سے حاصل کیئے -

فنون و دستکاری کو اہل عرب نے رومیون کے بڑے بڑے شہرون مین جاکر بخوبی حاصل کیا تھا اور پہر خود اُسکو ترقی دی تھی - ہارون رشید خلیفہ عباسی نے جو ایک

یہی اسباب دنیا اگر خدا کے قرب اور آخرت کے یاد کا ذریعہ ہون تو یہ سراسر دین ہین۔ بلکہ جو دنیا مین آیا ہے اُسکے لئے دُنیا ہی ایک وسیلہ ہے جس سے وہ خدا کو مل سکتا ہے۔ دُنیا اور اسباب دنیاوی کو چھوڑ کر وہ کسی کام کا نہین رہتا نہ خدا کا نہ رسول کا نہ دنیا کا نہ آخرت کا'' **دوسرا** مضمون ''**اقسام ملازمت**'' جسمین ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ ہمارے زمانہ کی معزز نوکریان تحصیلداری اکسٹرا اسسٹنٹی۔ ججی وغیرہ کیا حکم رکھتی ہین۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۷

گھڑی بطور تحفہ کے شارلیمین بادشاہ فرنگستان کو جو اسکا بڑا دوست تھا بھیجی تھی اور جسکا ذکر ایجین ہارڈ صاحب نے کیا ہے۔ مسلمانون کے فنون و دستکاری مین ترقی کرنے کا بڑا ثبوت ہے

* * *

مسلمانون کی معاشرت کے طریقے ملنے جلنے کے قاعدے بھی نہایت عُمدہ تھے غرضکہ آٹھوین صدی سے لیکر نوین صدی تک مسلمانون کی طرز معاشرت کو ترقی ہوتی رہی۔ یہانتک کہ یورپ نے مسلمانون ہی کی معاشرت و تمدن کو دیکھکر اسمین ترقی کی۔ گیارہوین کے آخری تیرہوین صدی تک جو صلح و لڑائیان مسلمانون اور عیسائیون مین بیت المقدس مین ہوئی ہین انکی نسبت یورپ کے مورخون کا قول ہے کہ گو ان لڑائیون سے بیشمار آدمی ضائع ہوئے اور بہت سا نفیس مال بغیر کسی فائدہ کے ضائع ہوا لیکن انجام کار اسی زمانہ سے اہل یورپ نے فوج کی ترتیب اور اصلاح شروع کی اور تجارت اور زراعت کے طریقے اُن مشرقی قومون سے سیکھے اور شہریون کی عادتین اختیار کی اور دنیا کے حالات تحقیق کرنے کے واسطے سفر کی عادت ڈالی خلاصہ یہ کہ یورپ کی قومون کو تمدن کے طریقے اسی وقت سے معلوم ہوئے جب سے وہ مسلمانون کی اُن قومون سے ملے جو تمدن اور حسن معاشرت اور علوم و فنون اور ہنر و کمالات مین اُن سے فائق تھین۔

تجارت اور زراعت مین بھی مسلمانون نے بہت ترقی کی تھی اُنکو ہمیشہ سفر کی طرف رغبت رہی جب انکی سلطنت فرانسیس اور اسپین کے پہاڑون کے بیچ سے گذر کر ہمالیہ تک پہونچی تو اُسوقت وہ دنیا کے بڑے تاجرون مین ہو گئے اور فن زراعت مین تو مثل

تیسرا مضمون تعلیم انگریزی جسمین یہ بیان ہوگا کہ تعلیم انگریزی مین کیا کیا فوائد ہین اور کیا کیا مضار اور ان کے مضار کا علاج ہے ۔

یہ مضامین تحریر مین آکر شائع ہون گے تو امید ہے کہ ان مضامین کے پڑہنے کے بعد ایسے لوگ بہت ہی کم رہجائین گے ۔ جو دنیاوی ترقی کو مخالف اسلام سمجہکر اس مین سعی نکرین ۔

بقیۂ حاشیہ صفحہ ٩٧

ان کے کوئی نہ تھا"

اور جلد پنجم مین بصفحہ ١٦٦ کہا ہے ۔ بعض لوگون (متعصب مولویون یا جاہل صوفیون) کا یہ خیال و مقال ہے کہ انگریزی پڑھنی گناہ ہے ۔ پھر اس انگریزی کے ذریعہ سے نوکریان کرنا اور دنیا مین عزّت و ترقی پیدا کرنا اور بھی سخت گناہ ہے ۔ مسلمانون کو چاہیے کہ صرف دینی علوم پڑہین ۔ اور علم پڑہکر خدا کی یاد و عبادت مین لگے رہین نہ کسب کرین نہ تجارت کرین نہ نوکریون کی بلائین پڑین ۔ پس جو شخص یا جو کوئی جماعت مسلمانون کے لئے انگریزی پڑھنے اور دنیاوی ترقی مین کوشش کرنے کے لئے یہ سامان مہیا کرتے ہین وہ انکے بدخواہ ہین جو اُن کو بلاؤن مین پہنساتے ہین خیرخواہ ہرگز ہرگز نہین ہین ۔

اِس خیال و مقال کے دو جواب ہین اوّل یہ کہ (جو بادی الرائے پر مبنی ہے) کہ اِس انجمن* نے اِن لوگون کے لئے انگریزی پڑھنے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت و رفاہیت حاصل کرنے کی تجویز و تائید نہین کی جو دینی علوم پڑھتے پڑھاتے ہین اور رات دن قال اللہ قال الرسول اور خدا کی ذکر و یاد مین مصروف ہین نہ انکو تجارت سے کام ہے نہ نوکری سے تعلق ہے وہ خدا کے کام مین لگے ہوئے ہین خدا ان کے کام اوروں سے کرا دیتا ہے اور پکی پکائی بھجوا دیتا ہے ۔ بلکہ یہہ تجویز و تائید اِن لوگون کے لئے ہے جنکی ہمت رات دن دنیا و اسباب دنیا کی طرف لگی رہتی ہے ۔ ان لوگون کو انجمن ہمدردی نے یہہ تجویز بتائی (اور اِسی تجویز کی تائید کی ہے) کہ وہ لوگ دنیا ہی کے طالب ہین تو اِس دنیا

---

* یعنی انجمن ہمدردی اسلامی لاہور جسکا بمقام رسالہ اشاعۃ السنۃ مین ذکر ہے

اس مضمون شکریہ و مشورہ مین ہم اپنے سست و پست ہمت بھائیون کے (جو اپنی قصور کا الزام مذہب یا قضا و قدر کے ذمہ لگانا اپنا مذہبی ورثہ سمجھ رہے ہین اور باین خیال وہ ہاتھ پاؤن ہلانا عبث یا معصیت جانتے ہین) اس **خام عذر** کا جواب دینا چاہتے ہین کہ ہمارا انگریزی زبان سیکھنا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے لئے تگ و دو کرنا کیا نتیجہ دیکھتا ہے جس حالت مین سرکاری نوکریان اقوام غیر ہنود وغیرہ کے ہاتھ مین ہین جو اسوقت ذلیل

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۶

ذلیل طور پر اور ذلیل ہو کر حاصل نہ کرین بلکہ ایسے طور سے حاصل کرین جس مین وہ خود بھی آسایش و عزت سے عمر بسر کرین اور اپنے اور ابنائے جنس (خصوصاً ان مولوی صاحبان و صوفی صاحبان اہل توکل) سے بھی سلوک کرسکین۔

[ع] دو روپیہ ماہوار کی سائیسی یا پانچ روپیہ کی چپراسی کی نوکری یا دس روپیہ کی منشی گری پر اکتفا نہ کر بیٹھین بلکہ انگریزی علوم (جنکی اسوقت دنیا مین قدر و منزلت ہے) حاصل کر کے سو دو سو روپیہ کی ملازمت شروع جسمین ظلم و معصیت کی صریح معاونت نہو حاصل کرین جس سے وہ عمدہ عمدہ کام کرسکتے ہین۔

دوسرا جواب (جو نظر غائر سے پیدا ہوا ہے) یہ ہے کہ اگر سوائے ان طالبان دنیا کے اور لوگون کو بھی انگریزی پڑھنے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت و رفعت حاصل کرنیکی رغبت دلائی جاوے تو اسمین بھی گناہ خواہ مخواہ دامنگیر نہین ہوتا بلکہ اسمین ثواب اخروی و رضاء الٰہی کا حصول بھی ممکن و متوقع ہے۔

مسلمان کے لئے انگریزی زبان کے سیکھنے یا بولنے کی ممانعت شرع مین کہین وارد نہین ہے اور نہ اس ممانعت کی کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے۔

اگر مانعین کے خیال مین ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ کافرون کی زبان ہے تو یہہ وجہ محض فضول ہی کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ہندی اور فارسی بلکہ عربی پڑھنی اور سیکھنی بھی منع ہوجاوے اسلئے کہ ہندی دراصل ہندون کی زبان ہے۔ فارسی ہی آتش پرستونکی

اور شہرکار سلطنت ہین۔

وہ جواب یہ مژدہ ہے کہ ہمارے ہز اکسیلنسی لارڈ **ڈفرن** گورنر جنرل و وایسرائے کی فیاض گورنمنٹ نے تمہارے اس عذر کو بھی اُٹھا دیا اور تمہارا ہاتھ اپنے ہاتھ مین پکڑ کر تمکو حضیض افلاس و مذلت سے نکالنا چاہا ہے چنانچہ اپنے (انڈیا گورنمنٹ کے) **رزولیوشن** مورخہ **۱۵** جولائے کے بائیسوین فقرہ مین ہز اکسیلنسی نے صاف فرما دیا ہے کہ بہت سے عہدے

تتمۂ حاشیۂ صفحہ ۹۶

مسلمان کے استعمال مین یہ دونون زبانین پہنچ کر آئی ہین۔

عربی زبان بھی اگرچہ آنحضرت صلعم کے زمانۂ نبوت و بعثت کے بعد مسلمانون کے استعمال مین آئی ہے مگر پہلے تو وہ بھی کافرون (ابوجہل و ابولہب) کی زبان تھی۔ اُن لوگون کا یہ خیال صحیح ہوتا تو خدا تعالی اپنی مقدس کلام (قران مجید) کو اس عربی زبان مین جس کو کافر بولتے تھے نازل نفرماتا۔ قران پر کیا حصر ہے سبھی کتابین آسمانی ہر ایک نبی پر اسی زبان مین نازل ہوئی ہین جو اس نبی کی قوم کی (کافر کیون نہو) زبان تھی چنانچہ خدا تعالی نے فرمایا

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم۔ (ابراہیم ع ۱)

ہے ہم نے کوئی رسول نہین بھیجا مگر اسی کی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ انکے پاس ہماری وحی واحکام بیان کرے۔

خدا تعالی کا یہ فرمانا اور قران مجید وغیرہ کتب کا ہر قوم کی زبان مین اُتارنا اسبات پر کامل اور روشن دلیل ہے کہ کسی زبان کو (کافرون کے کیون نہو) استعمال مین لانا گناہ نہین ہے آنحضرت صلعم کے حکم و عمل کو دیکھا جاوے تو اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ غیر مذہب والون کی زبان سیکھنی منع نہین ہے۔

صحیح بخاری مین بطور تعلیق۔ اور تاریخ بخاری مین باسناد زید بن ثابت سے روایت ہے کہ آنحضرت

عن زید بن ثابت ان النبی صلعم امرہ ان یتعلم کتاب الیہود حتی کتبت للنبی صلعم

صلعم نے انکو حکم دیا کہ یہودیون کی خط و کتابت سیکھ لین۔ وہ کہتے ہین کہ مینے سیکھ لی یہانتک کہ

اس قسم کے ہین کہ جنکی بخشش لوکل گورنمنٹون عدالت ہائی کورٹ اور لوکل افسرون کے ہاتھ مین ہے ۔ عالیجناب گورنر جنرل بہادر خواہش رکھتے ہین کہ ان صوبون مین جہان مسلمانون کو سرکاری نوکری کا واجبی حصہ نہین ملتا ہے لوکل گورنمنٹین اور عدالت ہائے ہائی کورٹ حسب مواقع اس ناہمواری تعداد کو برابر کرنے کی کوشش کرینگے اور اپنے ماتحت افسرون کو تاکید کرینگے کہ جب وہ عہدہ ہائے مذکورہ بالا کے لیے امیدوار منتخب کرین تو اس امر کا ضروری خیال رکھین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۷

کتبہ واقرأتہ کتبہم - (بخاری ص ۱۰۶۸)

وعلّم آدم الاسماء کلہا (بقرہ ع ۴ ۱) -
ومن آیاتہ خلق السموات والارض واختلاف السنتکم والوانکم - (روم ع ۳)

مین آنحضرت صلعم کو یہودیون کے لیے خط لکھدیتا اور انکے خط پڑہ سناتا اور اگر یہی لغات اور زبانون کا واضع (بنانے والا) خدا تعالی کو تسلیم کیا جاوے چنانچہ شیخ ابوالحسن اشعری کا قول ہے جو کتب اصول و تفاسیر مین منقول ہے ان آیات قرآن کا کہ "خدا تعالی نے آدم کو ساری چیزون کے نام سکہائے" اور تمہاری زبانون اور رنگون کا اختلاف خدا تعالی کی نشانیون سے ہے بہی اسی طرف اشارہ ہے چنانچہ امام رازی نے تفسیر کبیر مین کہا مفصل بیان کیا ہے * * * تو اس صورت مین آسانی سے جہگڑا طے ہوتا ہے کیونکہ اس تقدیر پر سبہی زبانین خدا کی زبانین ہوئین - پہر اسکی نبی اور صفی آدم علیہ السلام کین - کسی کافر کے کفر کا اسمین دخل نہوا -

اس بیان سے (یقین ہے) ناظرین کو ثابت ہوگا کہ انگریزی زبان سیکھنے کی شرع مین کوئی ممانعت نہین ہے ۔ انگریزی اس حکم جواز تعلم مین بعینہ ایسی ہے جیسی کہ ہندی فارسی عربی - * * * ہان بعض انگریزی کتابون کے مضامین ایسے فلسفیانہ و ملحدانہ ہوتے ہین جن سے لوگون کے عقائد مسلمہ خراب ہو جاتے ہین - یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ جو انگریزی پڑہتے ہین پابندی مذہب چہوڑ دیتے ہین - مگر اسکا علاج یہ نہین کہ انگریزی پڑہنے سے لوگون کو منع کیا جاوے یہ علاج تب کارگر ہو سکتا ہے جبکہ انگریزی کے متعلق لوگون کی غرض دنیاوی نہو اور منع کرنے سے انکا انگریزی نہ پڑہنا متوقع ہو - بلکہ اسکا علاج یہ ہے کہ اس انگریزی کو ساتھ مذہبی

کہ گورنمنٹ کے ماتحت دفترون مین مسلمان کتنے مقرر ہین۔ اسکی کیفیت صوبجات کی سالانہ رپورٹ مین درج کرنے سے نفع حاصل ہوگا"

اسی رزولیوشن کی پیروی کرنے اور ہز اکسیلنسی کی دلی خواہش پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ بنگال نے رزولیوشن مورخہ ۱۸۔ اکتوبر شائع کیا ہے جسمین فقرات منقولہ بالا رزولیوشن انڈیا گورنمنٹ کو نقل کرنے کے بعد یہ لکھا ہے۔ "انڈیا گورنمنٹ کی خواہشون کو

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۷

تعلیم کو بھی شامل کردین اور ان لوگون کے لئے جو انگریزی پڑھنا چاہین مذہبی تعلیم کے اسباب و وسائل بھی بہم پہنچاوین۔ جنکے ذریعہ سے ان کے عقائد خراب ہونے سے بچ سکین۔ × × × × × ان لوگون کا یہ خیال کہ نوکریان و دنیاوی عزّت حاصل کرنا گناہ ہے۔ اور ہر ایک کو بجز ذکر و عبادت اور کوئی کام کرنا جائز نہین ہے سراسر جہالت کا نتیجہ ہے جسپر کوئی شہادت و دلالت کتاب و سنت و آثار سلف امت مین پائے نہین جاتے۔

ایسے ہی جاہلانہ خیالات والے لوگون کے ہاتھ سے دین اسلام اس درجہ ضعف و غربت کو پہنچا ہے۔ انہی حضرات کے اغوا سے اہل اسلام کی ایسی حالت ذلّت و افلاس ہو رہی ہے جسکے بیان کی ضرورت نہین۔ الحق یہ لوگ باوجود دعوی دوستی و خیرخواہی اسلام۔ اسلام کے سخت دشمن ہین اور کیون نہون مثل مشہور ہے کہ "نادان دوست دانا دشمن سے بدتر و زیادہ تر ضرر رسان ہے"۔ انہی لوگون کے یمن و برکت سے مسلمان ایسی حالت کو پہنچ گئے ہین کہ اپنا کوئی قومی کام اشاعت دین اسلام بے دغدغہ نہین کر سکتے۔ قومی کیا شخصی کامون مین بھی عاجز اور درماندہ ہین"۔ نمبر اس کی تصدیق و تائید مین چند حالات و واقعات کا بیان کیا ہے کہ اگر یہی لوگ اس دنیا سے دست بردار ہو کر مفلوک ہو جائین اور کسب و تجارت چھوڑ کر ان کی طرح ننگ ہو جاوین تو ان حضرات کو اپنے خیال کی غلطی کا یقین ہو جاوے جبکہ ان کو بھی

بر لانے کے لئے بنگال گورنمنٹ نے ریونیو بورڈ۔ افسران صیغہ جات سرکاری اور لوکل افسران سے استدعا کی تھی کہ سرکاری عہدون پر مسلمانون کے تقرر کی کیا حالت ہے اس کو وہ دریافت کر کے رپورٹ کرین اور یہہ بھی لکھین کہ جس مقام مین مختلف فرقہ کے سرکاری ملازمان کی تعداد مین ناہمواری ہے اسکو برابر کرنے کے لئے کیسے مواقع پیش آتے ہین اور آیا تقرر کے موجودہ ضوابط و قواعد کسی طرح پر مسلمان امیدوارون کے لئے

تتمہ حاشیہ صفحہ ۹۶

روزانہ اور فی سبیل اللہ آمدنیان بند ہو جائین"۔

اور جلد پنجم مین بصفحہ ۳۱۵ بجواب اس سوال کے "کہ کفار کی نوکری مسلمان کو جائز ہے یا ناجائز۔ اور مسلمان اور کافر کی نوکری مین کچھ فرق ہی یا نہین" لکھا ہے "جو کام مسلمانون کو بجائے خود کرنا جائز ہے اُسمین انکو نوکری (مسلمان کی ہو خواہ اور مذاہب والون کی) بھی درست ہے اور جو کام بجائے خود کرنا ناروا ہے اسمین کسی کی (مسلمان ہو یا غیر) نوکری بھی جائز نہین۔ اسمین کفر و اسلام کو کچھ دخل نہین اور مسلمان اور غیر مسلمان مین کچھہ فرق نہین۔ جواز و عدم جواز کا مدار و مناط اصل کام کا جائز یا ناجائز ہونا ہے۔ پہر جس کام کو ناجائز قرار دین اس کا بالیقین ناجائز ہونا ضروری ہے عدم جواز کا محتمل ہونا کافی نہین لہذا جو کام جواز و عدم جواز دونو کا احتمال رکھتا ہے اور مسلمان کو اسکے عدم جواز کا علم نہین ہے وہ کام اسکو بجاے خود یا کسیکی نوکری سے کرنا ناجائز نہوگا"۔

پھر اسکی مثالین کتاب و سنت سے اور اسپر دلیلین بکثرت نقل کی ہین جو ۲۶ صفحہ مین تمام ہوئی ہین۔

اور جلد ششم مین ایک حکیم کے اقوال نقل کر کے اسکے نتائج کیطرف مسلمانون کو متوجہ کیا اور بصفحہ ۲۶۳ کہا ہے "مُسلمان (جنکو نتائج کی طرف توجہ دلانا مدنظر ہے) بلحاظ دنیاوی حالت دو فریق ہین۔ ایک تو وُہ

گرانبار ہین یا نہین ۔

شق اول کی نسبت جو کیفیت بہیجی گئی ہے وہ ناکامل ہے ۔ کیونکہ چند افسرون نے مسلمان ملازمون کی تعداد ہی نہین بہیجی ہے ۔ بہرحال کافی طور پر یہہ بات دریافت ہو چکی ہے کہ سرکاری ملازمت کے چند صیغون مین اور بہت سے اضلاع مین مسلمانونکو سرکاری نوکری کا وہ حصہ نہین ملتا ہے جسکے وہ بلحاظ لیاقت و قابلیت مستحق ہین ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۶

جو تارک الدنیا کہلاتے ہین اور زاہد عابد اور طالب آخرت سمجھے جاتے ہین یہہ وہ لوگ ہین جو مسجدون یا خانقاہون مین عزلت گزین و خلوت نشین ہین اور اپنی اوقات شبانروزی ذکر و عبادت و تعلم و تعلیم علوم دینیہ مین صرف کرتے ہین دوسرے وہ طالب دنیا کہلاتے ہین اور شب و روز تحصیل دنیا اور اسکے وسائل مین سرگرم ہین یہ عام دنیا دار ہین جو حرفت ۔ تجارت ۔ ملازمت ۔ تحصیل علوم دنیاوی مین مصروف ہین خصوصاً وہ لوگ جو نئی روشنی والے یا جنٹلمین کہلاتے ہین ۔ اِن مواعظ و نصایح مین دونو فریق کے لئے مفید نتایج ہین اگر وہ توجہ کرین ۔

فریق اوّل کو ان سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ مسلمان اپنے دینی اشغال اور علوم کی تکمیل کے ساتھ دنیاوی علوم کی طرف بھی توجہ کرین اور یہہ جان لین کہ جبتک وہ اپنی دنیاوی موجودہ حالت کو ترقی نہ دینگے انکے مذہب و قومیّت کا قیام بھی ناممکن ہے ۔

اس سے ہمارا مطلب یہ نہین کہ سبھی مسلمان علما و مشائخ انگریزی پڑھنا شروع کر دین یا ہر مدرسہ و خانقاہ مین جہان صحیح بخاری کا درس یا قرآن کی تلاوت ہو وہان انگریزی کا بھی ایک سبق ہوا کرے بلکہ مقصود اس سے یہ ہے کہ قوم مسلمانون مین ایسے لوگ بھی ضرور بکثرت موجود ہون جو اپنے دینی علم و عمل کی تحصیل

بنگال کے ۴۴ پرگنہ کے مالی سررشتہ مین ۲۱۵ عمال ہین جن مین مسلمان صرف چھ ہین۔ ہوگلی بردوان آور دوسرے چند اضلاع مین بھی یہی کیفیت ہے۔ جج ضلع جسکے ماتحت دفترون مین (۱۱۰) ہندو مقرر ہین جن مین مسلمان صرف ۹ ہین۔ دفاتر کلکتہ مین سے انسپکٹر جیل کسٹم ہوس اسٹامپ و اسٹیشنری اور شپنگ ماسٹرون کے دفترون مین رپورٹ پہنچی ہے ان دفترون مین مسلمان ایک بھی نہین ہے ؛

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۷

تکمیل کے ساتھ ان علوم کی طرف بھی توجہ کرین۔ جنکے ذریعہ سے وہ لوگ صاحب ثروت وشوکت و شریک سلطنت ہوسکین اور اسکے وسیلہ سے وہ اپنے مذہب و قومیّت کو قائم رکھین مذہب و قومیّت کا قائم رہنا ہرگز ممکن و متصور نہین جبتک کہ قوم مین صاحب ثروت وشوکت و شرکار سلطنت پیدا نہون۔

ایک زاہد پارسا کسی خانقاہ کے زاویہ مین یا ایک فقیہ محدث کسی مسجد کے گوشہ مین تب ہی ورد اور درس مین مشغول رہ سکتا ہے جبکہ اسکی قوم ایسی صاحب ثروت و شوکت ہو جسکی معاونت سے وہ فارغ البال رہے اور اقوام غیر کی مزاحمت سے مطمئن و باامن۔ اور جس حالت مین اسکی قوم کو فقر و ادبار نے گھیر لیا ہو تو اسکو ذکر و درس کے لیے خلوت مین رہنا کہان ممکن ہے۔ اور اس کی طمانیت کب متصور قوم کے لوگ فقر و ادبار سے خود ہی قومیّت سے خارج ہونے لگے تو اسکے امن وطمانیت کا کفیل و ذمہ دار کون ہوگا۔

فریق ثانی کو ان مواعظ و نصائح سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ انکا شب و روز تحصیل علوم و وسائل دنیا مین مصروف رہنا اور علوم دینی کی تحصیل و تکمیل اور مذہب اسلام کی محافظت مین اسکا عشر عشیر کوشش نکرنا قومی ترقی کے مخالف ہے اور یہہ یقین کرنا چاہئے کہ مذہب قومیّت کا جز یا شرط ہے۔ لہذا جس قدر مذہب مین نقصان رہیگا اسیقدر قومیّت مین نقصان متصور ہوگا ؛

ناہمواری تعداد کا سبب خود مسلمانون کی رغبت مین پایا جاتا ہے ۔ کیونکہ وہ فارسی اور عربی سیکھنے کو جو اسوقت سرکاری کام کے انجام مین بہت کم تائید پہنچاتا ہے ۔ انگریزی سیکھنے پر ترجیح دیتے ہین ۔ حالانکہ ہندو لوگ اپنے لڑکون کو عہد طفولیت سے انگریزی پڑھاتے ہین ۔ نیز وہ مسلمان جو اسکول اور کالج مین تعلیم پاتے ہین اپنی زبان بھی سیکھتے ہین اور اسلیے بکار آمد علم مین زیادہ وقت صرف نہین کر سکتے ہین ۔ یہ عادت ایسے خیالات پر مبنی ہے کہ جنکا وہ واجبی طور پر فخر کر سکتے ہین مگر اسکی اثیر زوال پذیر ہوتی جاتی ہے سر رونیولورڈ نے لکھا ہے کہ سنہ ۱۸۸۵ع تک بی اے کی ڈگری پانے والون مین سے مسلمان کی تعداد فیصدی ڈھائی سے کم تھی اور بی ایل کی ڈگری پانے والون مین فیصدی دو سے کچھ زیادہ تھی مگر سنہ ۱۸۸۶ع مین بی اے مین انکی تعداد سوا چھ سے زیادہ تھی ۔ اور بی ایل کی سوا نو تھی کچھ کم تھی ۔ اغلب ہے کہ درجہ اوسط کی تعلیم مین اُن لوگون نے اور زیادہ ترقی کی ہوگی ۔ اور سرکاری ملازمت کے قابل امیدوارون کی تعداد چوگنی ہوگئی ہے ۔

ناہمواری تعداد و برابر کرنے کا امکان صوبہ بہار مین دکھلایا گیا ہے ۔ پہلی تمام عہدون پر بنگالی مقرر کئے جاتے تھے ۔ حالانکہ وہ لوگ وہان کی زبان سے کامل واقفیت نہین رکھتے تھے ۔ اور اس اصول کی تائید مین یہ کہا جاتا تھا کہ قابل امیدوار دستیاب نہین ہوتے تھے ۔ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یہ عذر پسند نہین تھا ۔ اور اسلئے جناب ممدوح نے تھوڑے وقت کے بعد اس صوبہ کے تمام عہدون پر وہان کے لوگون کو مقرر فرمایا جس سے نہ صرف سرکاری ملازمت کو نفع پہنچا بلکہ حکومت کی خوشنمائی ہوئی ۔ بہار مین اب بہت عہدون پر مسلمان[*] مقرر ہین ۔

---

[*] اس فقرہ رزولیوشن پر صاحب اڈیٹر علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ نے بالفاظ ذیل یہ ریمارک کیا ہے "لیکن لفٹنٹ گورنر کے اس بیان کی نسبت کہ بہار مین مسلمانون کی مناسب تعداد سرکاری ملازمت مین داخل ہے ہم قیاس کرتے ہین کہ انکو صحیح خبر نہین ملی ہے اس سبب سے ہم رائے دیتے ہین کہ لفٹنٹ گورنر براہ مہربانی اس بارہ مین کیفیت طلب فرماوینگے اور ہم امید کرتے ہین کہ اس ذریعہ سے اصلی حالت منکشف ہو جاویگی" ۔

کئی افسرون نے رپورٹ کی ہے کہ سرکاری ملازمت مین داخل ہونے کا یہ قانون کہ کوئی شخص ۲۵ برس کی عمر کے بعد داخل نہین کیا جاویگا مسلمانون کے حق مین کسیقدر ترمیم کیا جاوے کیونکہ تحصیل علم مین اُن کا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے - یہ قانون مالی وجوہات پر اور اس نیت سے کہ پنشن خوارون کی تعداد زیادہ بڑھنے نہ پاوے بنایا گیا ہے - انڈیا گورنمنٹ کی پالیسی کے عملدرامد کیلئے دوسری تحریک یہ کی گئی ہے کہ چند حالتون مین ان امیدوارون کو ترجیح دینی چاہئے کہ جو فارسی پڑھنی اور لکھنی جانتے ہین - مسلمان امیدوارون کی جو سرکاری نوکری کے قابل ہین ایک فہرست تیار کرلی چاہئے اور تمام حکام کے پاس بھیجنی چاہئے - بہرحال جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اسوقت صرف انڈیا گورنمنٹ کے احکام کیطرف ان افسرون کی توجہ رجوع کرنا چاہتے ہین جو سرکاری عہدون پر امیدوارون کے تقرر یا انتخاب کا اختیار رکھتے ہین جن دفترون مین بالفعل کوئی مسلمان نہین ہے وہان کے افسر کو چاہئے کہ قابل و مستحق مسلمان کو مقرر کرین اور خبرگیران رہین کہ بعد تقرر کے کسی قسم کی بدسلوکی ان کے ساتھ نہ کیجاوے - جو لوگ تقرر کا اختیار رکھتے ہین اُنکو خیال رکھنا چاہئے کہ ضرورتِ وقت کے سوا اَور امور مین بھی پیش نظر رکھے جاوین یعنی سرکاری ملازمت کی بہتری کے سوا یہ بھی ضروری ہے کہ عہدون کی تقسیم کا مناسب خیال رکھا جاوے تاکہ ایک بڑی اور با اختیار جماعت ورطۂ زوال مین نہ گرے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ وہ جماعت منافع عام حکومت کے لئے تائید کرے" -

گورنمنٹ کے اُن رزولیوشنون پر ہم دل سے شکرگذار ہین - اور اپنے تمام اسلامی بھائیون پر بحکم اُس قول اپنے پیغمبر کے جس کو ہم اپنے مضمون کا زیب عنوان کر چکے ہین اس احسان گورنمنٹ کا کہ اُسنے ہمارا واجبی حق ہمکو دینا چاہا ہے شکریہ ادا کرنا انکا مذہبی فرض سمجھتے ہین - اور ہم امید رکھتے ہین کہ ہماری ملک کی اسلامی انجمنین - انجمن اسلامیہ - انجمن ہمدردی اسلامی لاہور وغیرہ وغیرہ اس شکریہ کے متضمن گورنمنٹ کی خدمت مین اڈریس پیش کرین گی - اسکے ساتھ ہی ہم اپنے اسلامی بھائیون کی خدمت مین

ناصحانہ التماس کرتے ہین کہ اب تو وہ اپنا آپ سنبھالین اور اپنے آپ کو گرداب ذلت وافلاس سے نکالین ۔ اس مضمون اور ان رزولیوشنون کو پڑھنے کے بعد بھی وہ ہاتھ پاؤن نہ ہلائینگے اور اپنے حق کو پہونچنے کے سامان (علوم کارآمد ملازمت سیکھنا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنا) بہم پہنچانے مین کوششین عمل مین نہ لائین گے اور اپنے قصور (کاہلی وسستی) کا الزام گورمنٹ یا اپنے مذہب یا مدبران قضا وقدر کے ذمہ لگائین گے تو اُن کی مرض کا کوئی علاج نہین ۔

رزولیوشن گورمنٹ بنگال کے متعلق ہمارے ایک معزز ہمعصر اڈیٹر شحنہ ہند نے بطور ریمارک کچھہ تقریر کی ہے اور اسمین اپنے منصب کوتوالی واحتساب کے مطابق جھوٹی عذرآوری کی خوب خبر لی ہے ۔ اس مقام مین اس تقریر کا نقل کرنا لطف سے خالی نہ ہوگا ۔

آپ نے اپنے پرچہ مطبوعہ یکم نومبر ۱۸۸۶ مین فرمایا ہے ۔ "جو اہل اسلام انگریزی تعلیم کو کفر اور زندقہ سمجھتے ہین ۔ یہہ بھی شاید یقین کرتے ہون گے کہ وہ دنیا ہی مین ہین اور دنیوی ضرورتین اور حاجتین انکے پیچھے لگی ہین ۔ اوّل تو وہ خود دنیا کو نہین چھوڑ سکتے وہ طلب دنیا مین رات دن سراسیمہ ہین اور اگر چھوڑین بھی تو دنیا انکو نہین چھوڑ سکتی وہ دنیا کی دولت سمیٹ کر اُس سے اپنے کوٹھے کٹھلے بھرنا چاہتے ہین لیکن کاہلی سے مجبور ہین شب کو خواب مین مال و دولت کی خیالی بہشت دیکھتے ہین اور جب آنکھ کھلجاتی ہے تو یہ شعر پڑھتے ہین ۔ ؎

تھا خواب مین خیال کو ہم سے معاملہ   جب آنکھ کھل گئی تو زیان تھا نہ سود تھا

کاہلی نے بالکل اہل اسلام کے سامنے عصمت بی بی از بیچادری کی تصویر کھینچدی ہے ۔ اسلام دنیا مین مسلمانون کو مفلس اور فقیر بنانے کے لئے نہین آیا ۔ اُسنے جسطرح معاد کی راہ کھولی ہے اسی طرح معاش کے راستے بھی دکھا دئے ۔ دنیا کے میدان مین تمام قومین سرگرم جولان ہوکر بڑھ رہی ہین سب سے پیچھے ہین تو ہمارے بھائی اہل اسلام چیختے چیختے گلے بیٹھ گئے ۔ لکھتے لکھتے قلم گھس گئی مگر ہمارے بھائی پارے کی طرح گرے تو پھر اُٹھنا محال ۔

مسلمان شکایت کرتی ہین کہ انگریزی عہد سلطنت مین انکو ملازمت کا ملنا محال ہوگیا ہے لیکن یہ استحالہ انہون نے خود اپنے ہاتھون جائز اور قائم کیا ہے۔ انگلش گورنمنٹ ہرگز بخیل نہین۔ اسکے لمبے لمبے ہاتھ مسلمانون کو سرکاری ملازمت کے لئے دور سے بلا رہے ہین۔ لیکن مسلمانون کی اعضاء سستی اور کاہلی یا تعصب کی حماقت سے چونکہ شل ہو گئے ہین اسلئے اُن مین گورنمنٹ تک پہنچنے کی صلاحیت نہین رہی۔ وہ اپنی مزاج کی اصلاح کرین تعصب کے سوداوی مادون کا تنقیہ کرین تو گورنمنٹ تک پہنچنے کے لائق ہون۔

ذیل مین ہز آنر سر ریورس ٹامسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر بنگال کے ایک رزولیوشن کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے جو مسلمانون کو سرکاری ملازمت دینے کی نسبت ہے۔ اس رزولیوشن مین ہز اکسیلنسی نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے ہند کے فقرات بھی اہل اسلام کو سرکاری ملازمت ملنے کی نسبت کسقدر زور دے رہے ہین۔ بنگال کے ۲۴ پرگنون کے مالی سرشتون مین ۲۱۵ عمال ہین جن مین مسلمان صرف چھ ہین۔ پنج ضلع کے ماتحت دفترون مین (۱۱۰) ہندو اور (۹) مسلمان۔ کیا یہ بات شرم کے قابل نہین؟ ہنود مین اہل اسلام سے کون سی بات زیادہ ہے۔ بلکہ عموماً اہل اسلام "قابلیت جودت ذہن و ذکا" مین ہنود سے بڑھی ہوئی ہین۔ لیکن اُنیسوین صدی مین ہنود اُن سے بڑھ گئے ہین۔ مسلمانون کے کانشنس کچھ ایسے بےحس ہوگئے ہین کہ اون مین حرص اور غبطہ رشک اور غیرت سے بھی متاثر ہونیکی صلاحیت نہین رہی اور زوال و ادبار کی یہی علامت ہے۔

فارسی عربی وغیرہ علوم دین کے ساتھ دنیوی علوم انگریزی وغیرہ کی تعلیم مین کون سی عقلی و نقلی قباحت ہے[*]۔ صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال بھی اسی کو رو رہے ہین۔ مسلمانون کی موجودہ نسلین غفلت مین پڑی ہین اور جن لوگون نے اپنا بیش بہا وقت ضائع کر دیا ہے یا عمداً مغربی تعلیم سے نفرت کی وہ اب کف افسوس مل رہے ہین۔ ان لوگون کی حالت افسوس کے قابل ہے۔ خدا تعالی ہماری حالت پر رحم کرے"۔

---

[*] قباحت کوئی نہین ہے چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۵ مین بدلائل عقلی و نقلی (قرآن وحدیث) ثابت ہو چکا ہے یہ صرف کچھ نہ کرنیکے بہانے ہین۔ کیا اچھا کسی نے کہا ہے؎ زاہد نداشت تاب وصال پری رخان * کنج گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

انسداد فساد ہندو مسلمانون کی تجویز

(لایق توجہ گورنمنٹ)

ابات کو ہندو اخبارون نے بھی تسلیم کرلیا ہے کہ جو **فسادات** ہندو مسلمانون مین مختلف مقامات (ہوشیارپور - لودہانہ - دہلی - اٹاوہ وغیرہ) مین محرم دسہرہ پہ ہوئے ہین ان کا **منشا** دسہرہ اور محرم کا ایک ساتھ آنا نہین ہے بلکہ اسکا اصلی **منشا** مسلمانون کی **گاؤکشی** ہے۔

یہی امر ہمکو قرین **عقل وقیاس** معلوم ہوتا ہے - ہم صاف دیکھتے ہین کہ ہمیشہ مختلف و متفق اقوام مین غم وخوشی کے موقعے اکٹھے پیش آتے ہین پھر ایک دوسرے سے کبھی مزاحمت نہین کرتا کہ ”ہمارے گھر مین آج خوشی ہے تم اپنے ماتم پر کیون چیخین مارتے ہو“ یا ”ہمارے گھر مین آج غم ہے ہم اپنے بیاہ مین کیون خوشیان مناتے اور ڈھول بجاتے ہو“ اور اگر کوئی کسی سے اس قسم کی مزاحمت کرتا ہے تو اہل عقل کے نزدیک وہ بے وقوف قرار دیا جاتا ہے۔

قانون قدرت بھی ہمکو یہی دکھاتا ہے کہ تمام صفحۂ ہستی پہ ایک گھر غم والم کے سامان درپیش ہین اور اسکے ہمسایہ (قریب یا بعید) مین اسباب عیش وطرب مہیا - پھر ایک قانون خداوندی کو توڑنے اور اُٹھانے اور دوسرون سے اسکا خلاف کرانے کی جمہور خلایق سے کیونکر جرأت ہوسکتی ہے۔

اس عقل وقدرت کی شہادت سے ہمکو ضرور ماننا پڑتا ہے کہ ان فسادات کا منشا دسہرہ و محرم کا یکجا آنا نہین ہے - بلکہ وہی گاؤکشی ہے جسکو عموماً ہندو مسلمان اخبار تجویز و تسلیم کرچکے ہین یا کچھ اور۔

واقعات نفس الامریہ کی طرف ہم رجوع لاتے ہین تو ان مین بھی اُسی امر پر شہادت پاتے ہین جسپر عموماً اخبار متفق ہین اور عقل وقانون قدرت اس کے مجوز و مصدق

ان واقعات سے سردست ہم دو واقعہ پیش کرنا چاہتے ہین جنمین ایک پُرانا واقعہ ہے اور ایک "تازہ پیش آمد۔

پُرانا واقعہ یہ ہے کہ آریہ کے پریسیڈنٹ یا لیڈر سوامی دیانند سرستی نے اپنی زندگی مین (جنے ان سے جلد قطع تعلق کیا) یہ عزم مصمم لیا تھا کہ ملک ہندوستان سے گاؤکشی کا اثر و نشان مٹادین اور اس امر پر گورنمنٹ کو مجبور کرین۔ اس امر کو پورا کرنے کے لئے انہون نے ایک میموریل تیار کرنا چاہا تھا جسپر پانچ کروڑ اشخاص ہندوستان کی شہادت ثبت ہونے سے وہ پارلیمنٹ مین پیش کیا جاتا۔ اور ان کے خیال مین (جسکی تائید ان کے کسی یورپین دوست نے بھی کی تھی جو پارلیمنٹ کا ممبر تھا) وہ میموریل گورنمنٹ کو ان کی درخواست قبول کرنے پر مجبور کر دینے والا تھا۔

اس **میموریل** پر ان کی زندگی مین بہت سے اشخاص ہندوستان نے جن مین بعض ضعیف الاعتقاد مسلمان بھی شامل تھے دستخط کئے مگر وہ دستخط ہنوز کورم مفروض کو نہ پہنچے تھے کہ سوامی صاحب اعلے پارلیمنٹ مین بلائے گئے اور آریہ لوگ اپنے اس ارادہ مین کامیاب نہوئے۔

ان کے زمانۂ وفات سے اب تک ان کے چیلے اور دلاور پیرو اسی دُھن مین لگے ہوئے ہین۔ کہ جس طرح ہو سکے گاؤکشی کو ہندوستان سے اٹھادین اور اپنے پیشوا کے عزم بالجزم کو پورا کرین مگر اس عزم کے پورا کرنے مین وہ موجودہ چال چل رہی ہین۔

اس چال مین انکا یہ خیال ہے جسپر واقعات شاہد ہین کہ گورنمنٹ پر (جو گاؤکشی کو جائز رکھتی ہے اور اپنی قوم کے لئے اسکو بضرورت سمجھتی ہے) تو بدون جمعیت پانچ کروڑ اشخاص کے (جو ہمارے مفروضہ معتقد اور مذہبی رعب پیشوا کی خصوصیت تھی) جبر اور بس چل نہین سکتا چلو بالفعل گورنمنٹ کے ہم خیال و ہم عمل کمزور رعایا مسلمانون کو (جو نہ زر رکھتے ہین نہ زور نہ باہمی اتفاق و اتحاد) دباؤ اور ستاؤ۔ یہ ہماری ہر سال کی مارپیٹ اور عدالت کی داروگیر ان چالون

اور جبلپخانون) سے اور بھی کمزور ہو کر گاؤکشی چھوڑ دین گے تو پھر ہم گورنمنٹ سے بھی باسانی گاؤکشی چھوڑا دین گے۔

تازہ واقعہ یہ ہے جو ہوشیارپور مین ہوا ہے۔ اسکو اخبار رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۱۳۔ اکتوبر ۱۲ء سے نقل کیا جاتا ہے۔

ہوشیارپور مین ہندو مسلمانون کے فساد کی تواریخ گذشتہ دو سال سے شروع ہوتی ہے۔ جب سے کہ ہندو اور مسلمان عہدہ دارون کی تعداد ضلع مین برابر رکھنے کے اصول سے قطع نظر کیا گیا۔ اور بعض مسلمان عہدہ دارون نے اپنی خیر دیکھکر فی الفور اپنی تبدیلیان کرالین جن مین سے منصف غلام جیلانی اور منصف احمد شاہ صاحبان کا نام نمونہ کے طور پر لیا جاتا ہے۔ اب ہوشیارپور مین میدان اور بھی صاف ہوگیا اور ہندؤن کو موقع ملا کہ وہ اپنا معمولی جھگڑا گاؤکشی برپا کرین۔ اس بنا پر جو مقدمات شروع ہوئے انکا ڈپٹی کمشنر صاحب نے معمولی خلاف ورزی قانون کی تمہید مین خفیف سزاؤن پر خاتمہ کیا۔ ان خفیف سزاؤن نے ہندو پارٹی مین اور بھی برافروختگی پیدا کی اور انکا جذبہ انتقام اور بھی بڑھ گیا۔ جسکا ثبوت صرف اسی سے ہوسکتا ہے کہ جب باہم صلح و صفائی کی گفتگو شروع ہوئی تو اسوقت ہندؤن کی طرف سے اول یہ تجویز پیش کی گئی کہ مسلمانون کی طرف سے ہوشیارپور مین بالکل گاؤکشی مسدود کردینے کا عہد کیا جائے گو مسلمانون نے اپنے آپ کو کم طاقت سمجھکر یہ امر بھی منظور کرلیا تھا۔ مگر پھر بھی ہندؤن کے صلاح کارون نے اس امر پر اکتفا نہ کیا بلکہ انھون نے زور دیا کہ مسلمان اس اقرار کو لکھکر بدین مضمون حلف کرین کہ وہ آیندہ گائے کے گوشت کو سور کے گوشت کی برابر سمجھین گے۔ غرضکہ اسکے ساتھ ہی گذشتہ سال مین محرم اور دسہرہ یکجا واقع ہوا جسمین ایک معزز خاندان جشلمین شہزادہ فریدون انسپکٹر پولیس پر ہندؤن کی طرف سے حملے ہوئے۔ مگر ہندو پارٹی کی دباؤ سے افسرون کو مجبور ہونا پڑا کہ وہ شہزادہ صاحب کو اس نالش کی پیروی سے دست برداری پر مجبور کرین۔ اس واقعہ سے ہندؤن کے حوصلے اور بھی بڑھ گئے اور اسی اثنا مین ہندوؤن کے ایک شوالہ کا مقدمہ جو پیش ہوا تو اسنے اور بھی ان مخالفت کے خیالات کو

بڑھا دیا - باوجودیکہ گورنمنٹ کی طرف سے اسپر مکرر بنظر ثانی کے لئے ایسا ہوا - مگر غلبہ قومی نے ہنود صاحبان پر اسکا کچھہ اثر نہونے دیا - حتی کہ گورنمنٹ کے ایما اور صاحب ڈپٹی کمشنر کے حکم سے کمیٹی کو ہندؤون پر نالش کرنی پڑی - اس مقدمہ کو ہندو پارٹی نے اپنا ایک مذہبی مقدمہ بنا لیا تھا اسلئے یہ کوئی غیر متوقعہ بات نہ تھی کہ جو معزز مسلمان گواہ انکے برخلاف گذرے ان کی وجہہ سے وہ عام مسلمانون کی نسبت اپنے مخالفانہ خیالات کو اور بھی ترقی دینے کا موقع پائین -

یہ تو پچھلی تواریخ فساد کی تہی اب اس سال عید الضحی کے موقعہ پر چند ہنود و عہدہ داران نے مرزا اعظم بیگ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مال کو اپنے ساتھ شامل کرکے مسلمانون کو اس امر کی ترغیب دی کہ وہ اس سال گائے کی قربانی نہ کرین - مرزا صاحب جو ایک سیدھے سادھے صلح کل انسان ہین انہون نے بڑے زور سے اپنے ہندو ہمعصرون کے حکم کی تعمیل کرانی چاہی - دوپہر تک تو مسلمان اسکو سرکاری حکم خیال کرتے رہے - مگر جب ڈپٹی کمشنر صاحب کے ایک مسلمان اردلی نے صاحب بہادر سے قربانی گائے کی اجازت چاہی تو اسوقت صاحب موصوف کو اس مخالفت کا حال معلوم ہوا اور انہون نے بنظر معدلت گستری یہ حکم بہیجدیا کہ ہماری طرف سے گائے کی قربانی کی کوئی ممانعت نہین اسوقت مسلمانون نے چند گائین قربانی کین - اس واقعہ نے ہندوؤن کے غصہ کی جلتی آگ پر اور بھی تیل ڈالدیا - اور اس غصہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب محرم و دسہرہ کے موقعہ پر انہون نے چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ شروع کیا ۔ ''

یہ دونو واقعے* سچے ہین (اور گورنمنٹ کو ان کے سچے ہونے نہ ہونے کی تحقیق آسان ہے) تو اخبار نویسون کی وہ راے جسپر عقل و قانون قدرت کی بھی شہادت پائی جاتی ہے لائق تسلیم گورنمنٹ ہے - اسصورت مین اس فساد کے انسداد کی ان دو صورتون مین سے ایک ہی صورت ہے جو ذیل مین معروض ہے

---

* دوسرے واقعہ کے سچے ہونے پر مسٹر ہیرس کے اس فیصلہ مین جو مقدمہ شیخ مہر علی کو تفویض سشن کرنیکی بابت مین انہون نے (۲۰) نومبر ۹۳ء کو تحریر کیا ہے کسیقدر شہادت پائی جاتی ہے -

ان دو صورتون مین سے ہم اپنی طرف سے کوئی ایک صورت معین نہین کرتے کیونکہ ہم مسلمان ہین اور گاؤکشی کے مجوز لہذا جو صورت ہم اپنے راے سے معین کرین گے وہ مسلمانونکے حق مین مفید ہوگی تو یکطرفہ اور رعایتی راے سمجھی جائیگی - بلکہ گورمنٹ کی خدمت مین وہ دونو صورتین پیش کرتے ہین ان دونون مین سے جس ایک صورت کو گورنمنٹ ممکن العمل اور اپنی پالیسی کے موافق سمجھے عمل مین لاوے -

ایک صورت یہہ کہ گاؤکشی کو بالکل بند کردے مسلمانون کے علاوہ اپنی فوجون و کمسریٹون مین بھی اسکی ممانعت کا حکم جاری کرے - اس صورت سے ہمارے زور آور اور صاحب زر ہم وطن خوش ہوجائین گے - اور بخوشی خاطر گورنمنٹ اور اپنے زیردست ہم وطنون (مسلمانون) کو محبت کی نگاہ سے دیکھین گے - اور بیچارہ درماندہ گو وسیرت مسلمان بھی جو اسوقت نہ زر رکھتے ہین نہ زور نہ بکثرت شخصی وجاہت نہ قومیت اس حکم سے ناراض ہونگے جسکی دو وجہ ہین - اول یہی انکی کمزوری و بے دست پائی - دوسری یہہ کہ وہ اپنی اسی کمزوری کے سبب گائی کی جگہ بکری اونٹ سے کام لینگے - کہانہین تو اکثر مسلمان پہلے ہی سے ہندؤن کے میل جول کی خاطر بکریون سے کام لیتے ہین قربانی کے لئے وہ گائی کی جگہ اونٹ ذبح کرلینگے - اونٹ بھی سستے سو پچاس روپیہ میسر نہ آئی تو ناچار انہین بھی بکریون پر اکتفا کرینگے -

دوسری صورت یہہ کہ گاؤکشی کو ایسا وسیع کہدے کہ ہندؤن کو اسکے انسداد و موقوفی کی کسی عمل وتدبیر سے طمع نہ رہے - اس صورت مین ہمارے ہم وطن بہائی صاحب زور وزر (ہندو) مایوس ہوکر اپنے کمزور اور زیردست ہم وطنون سے صاف سینہ ہوجائین گے اور یہہ خیال فرمائین گے کہ جب ہماری زبردست قوم اس عمل کی حامی ہے اور اسکو ہندوستان سے اٹھانا نہین چاہتی تو ہمکو زیردست آزاری سے کیا فائدہ -

وسعت گاؤکشی کی ہماری خیال مین چند ایسے طریق ہین جن سے بلا احتمال کسی نقصان کے اسکی وسعت ہوسکتی ہے - اُن طرق کو ہم اسوقت عرض کرین گے جبکہ صورت دوم کیطرف

گورنمنٹ کی توجہ دیکھین گے ۔

سر دست ہم ایک طریق کے بیان کرنے سے رُک نہین سکتے گورنمنٹ صورت دوم (وسعت گاؤکشی) کو توجہ کی نگاہ سے دیکھے خواہ نہ دیکھے ۔

اس طریق کے بیان سے ہماری وطنی بھائیون (ہنود) کو یہ بھی معلوم ہو جاے گا۔ کہ وسعت گاؤکشی کیصورت مین ہم گورنمنٹ سے اپنے حق سے زاید اور غیر واجبی امر کی درخواست نہین کرتے اور نہ اس مین ہندؤن کے مذہب یا فعل سے کسی قسم کی تعرض و مداخلت چاہتے ہین ۔

وہ طریق یہہ ہے

توسیع گاؤکشی کے لئے گورنمنٹ ایک اشتہار جاری کرے اور ایک عملی کارروائی کرے

مضمون اشتہار یہہ ہو

گورنمنٹ کے زمانہ حکومت مین گاؤکشی کا انسداد ناممکن امر ہے اور حکم جواز گاؤکشی ناقابل تنسیخ ہے خواہ اس مین پانچ کروڑ نہین دس کروڑ اشخاص کی طرف سے درخواست انسداد پیش ہو۔ اس حکم کے جاری رکھنے پر گورنمنٹ کو وجوہات ذیل باعث ہین ۔

وجہ اوّل

انسداد گاؤکشی مین مسلمانون کے مذہب مین دست اندازی و بیجا مزاحمت پائی جاتی ہے جو گورنمنٹ کی نیوٹرلٹی کے مخالف ہے بخلاف ابقاء حکم گاؤکشی کے کہ اسمین ہندؤن کے مذہب اور فعل سے مزاحمت نہین ہے اور نہ انکو کسی امر خلاف مذہب پر مجبور کیا جاتا ہے ۔

ہندو اگر یہ خیال رکھتے ہین کہ گاؤکشی ہمارے مذہب کے مخالف ہے گو اس کے مرتکب دوسری اقوام (اہل اسلام و عیسائی) ہین اسلئے اسکا انسداد ضروری ہے تو ایک دن شاید انکو یہ خیال بھی پیدا ہوگا کہ مسلمانون کا اذان کہنا اور بتون کی عبادت نکرنا اور عیسائیونکا

پر چون مین نماز پڑھنا ہمارے اصول مذہب کے مخالف ہے یہہ بھی بند ہونا ضرور ہے - جو بحکم عقل و انصاف و اصول سلطنت خام خیال ہے - اور توجہ و لحاظ گورنمنٹ کا مستحق نہین ہے✻ - ایسا ہی ان کا وہ خیال ہے اگر انکو وہ خیال ہے

وجہ دوم

گورنمنٹ کی قوم اہل یورپ کے لئے جو ہندوستان مین آباد ہین گائے کا گوشت ایسا ضروری اور شرط صحت و مدار زندگی ہے جیسا ہندؤن کے لئے گائے وغیرہ کا دودہ اور گھی - بلکہ اس سے بھی بڑھکر لہذا گاؤکشی کے انسداد مین اہل اسلام کے مذہب مین بیجا مداخلت کے علاوہ گورنمنٹ کی قوم کی زندگی اور صحت کے خطرناک ہونیکا بھی یقین ہے -

ان وجوہات کی نظر سے حکم جواز گاؤکشی کو ہمیشہ کے لئے قائم و ناقابل نسخ قرار دیکر اعلان عام کیا جاتا ہے کہ جو شخص آیندہ کسی جلسہ عام یا کسی اخبار مین اس حکم گورنمنٹ کے مقابلہ مین انسداد گاؤکشی کا کوئی مضمون بیان یا تحریر مین لائے گا وہ مفسد و باغی قرار دیا جائے گا اور اسکی تحریر و تقریر کو اس غرض پر مبنی قرار دیا جائے گا کہ وہ ملک مین فساد قائم کرنا اور گورنمنٹ پر بیجا دباؤ ڈالنا چاہتا ہے - اور اس جرم کے بدلے وہ اسقدر (جسقدر گورنمنٹ مناسب سمجھے) سزا کا مستوجب ہوگا -

عملی کارروائی یہہ ہے کہ جس وقت اور جس مکان مین (بپابندی قواعد سابق) مسلمان اپنے کہانے یا قربانی کرنے کو گائے ذبح کرنا چاہین اسوقت اور اس مکان مین گورنمنٹ مسلمانوں کو خاص طور پر مدد دے اور مزاحمت ہندؤن سے انکی پیشگی حفاظت کرے -

اس اشتہار اور عملی کارروائی سے گاؤکشی کی ایسی وسعت مقصود ہے جس مین نہ کسی قسم کا مذہب یا فعل ہندو سے تعرض پایا جاتا ہے نہ مسلمانوں کی کوئی ناواجبی رعایت

✻ نوٹ [illegible]

اسمین موجود ہے لہذا اس سے ہندؤن کی طرف سے کسی قسم کی واجبی شکایت یا فساد پیدا ہونے کا احتمال نہین ہے بلکہ گاؤکشی کے انسداد سے ان کو مایوس ہونے اور اس مایوسی کے سبب اُن کی طرف سے فساد موقوف ہونے اور ملک مین امن قائم ہونے کی کامل امید ہے ۔

اہل حدیث کا خطاب (”اہلحدیث“) پرانا خطاب ہے اور وہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی کا باعث نہین ہو سکتا

لایق توجہ گورنمنٹ و اعیان اسلامی مذاہب

جو لوگ بلا واسطہ مجتہدین حدیث پر عمل کرتے اور اہلحدیث کہلاتے ہین انکا قدیم سے چلا آنا اور ان کے اس عمل کا زمانہ قدیم مین پایا جانا ہم اپنے مضمون ”اہل حدیث قدیم ہین یا جدید“ بضمن رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۵ ثابت کر چکے ہین ۔

اس مضمون مین یہہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ ان کا یہ خطاب بھی ویسا ہی قدیم ہے جیسا کہ ان کا وجود و عمل قدیم ہے اور اس خطاب سے کسی اسلامی فرقہ کی دل آزردگی متصور نہین ہے ۔ اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ یہ خطاب اب نیا تجویز ہوا ہے اور زمانہ قدیم مین کوئی خاص فرقہ اہلحدیث کے نام سے نامزد و مشہور نہ تھا ان ہی فقہا مذاہب اربعہ کو اہلحدیث کہا جاتا تھا اور اب کسی فرقہ کو اہل حدیث کہنے مین دوسرے اسلامی فرقون کے اہل حدیث نہونے کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جو انکی دل آزردگی کا موجب ہے“ وہ اسلامی تاریخ اور اسلامی مذاہب سے ناواقف ہین اور غور و تامل سے کام نہین لیتے ۔

اس مدعا کے ثبوت کے لئے ہم سردست تین دلائل پیش کرتے ہین۔

اوّل یہ کہ یہ خطاب "اہلحدیث" ایک گروہ خاص کے لئے خود ان ہی مذاہب کے اکابر و اعیان نے (جنکا اس خطاب سے دل آزردہ ہونا فرض و خیال کیا گیا ہے) تجویز کیا ہے اور اس خطاب سے اپنے فقہاء مذاہب کو مراد نہین ٹھہرایا ہے (جیسا کہ بعض ناواقفون کو وہم ہوا ہے) بلکہ ان فقہاء کے مقابلہ مین ایک جداگانہ گروہ کو اسکا مصداق قرار دیا ہے۔ پھر کیونکر ممکن و متصور ہے کہ اس خطاب سے انکی یا ان کے پیروان و مقلدین کی دل آزردگی ہوگی۔

اس دلیل کی تفصیل مین ہم چند کتب معتبرہ حنفیہ وغیرہ کی عبارات پیش کرتے ہین۔

فتاوی حمادیہ(۱) مین بذیل کتاب حدود اور رد المحتار(۲) مطبوعہ مصر کی جلد ۳ مین بصفحہ ۱۹۰ نقل کیا ہے کہ ابوبکر جوزجانی کے عہد مین امام ابوحنیفہؒ کے ایک پیرو نے ایک اہلحدیث کی بیٹی کا نکاح چاہا۔ تو اُسنے کہا تو اپنا مذہب حنفی چھوڑ دے اور نماز مین رفع الیدین اور امین بالجہر کرے تو مین تجھے لڑکی کا نکاح کردون گا اوس نے ایسا کیا تو اس کا معاملہ شیخ ابوبکر جوزجانی کے سامنے پیش ہوا۔ "تا آخر۔

> حکی ان رجلاً من اصحاب ابی حنیفةؒ خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنته فی عهد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترک مذهبه فیقرء خلف الامام و یرفع یدیه عند الانحطاط و نحو ذالك فاجابه فزوجه فقال الشیخ بعد ما سئل عن هذه و اطرق راسه النکاح جائز۔
> (فتاوی حمادیہ و رد المحتار ص۱۹۰ جلد ۳)

اور رد المحتار جلد ۳ مین بصفحہ ۲۴۴ کہا ہے کہ علامہ اکمل کی شرح(۳) اصول بزودی مین ہے کہ ہمارے اکثر ہم مذہب (حنفیہ) اور امام شافعیؒ کے اکثر پیرو اس امر کے قائل ہین کہ جن چیزون کی جواز یا ممانعت کی نسبت شرع کا کوئی حکم وارد نہوا وہ مباح الاصل

> وفی شرح اصول البزودی للعلامة الاکمل قال اکثر اصحابنا و اکثر اصحاب الشافعی ان الاشیاء التی یجوز ان یرد الشرع باباحتها و حرمتها قبل وروده علی الاباحة

وهي الاصل فيها حتى ابيح لمن لم يبلغه الشرع ان ياكل ماشاء واليه اشار محمد في الاكراه حيث قال اكل الميتة وشرب الخمر لم يحرما الا بالنهي فجعل الاباحة اصلا والحرمة بعارض النهي وهو قول الجبائي وابي هاشم واصحاب الظاهر وقال بعض اصحابنا وبعض اصحاب الشافعي ومعتزلة بغداد انها على الحظر وقالت الاشعرية وعامة اهل الحديث انها على الوقف حتى ان من لم يبلغه الشرع يتوقف ولا يتناول شيئاً

(ردالمحتار جلد ۳ صـ ۲۲۴)

ہین ان کے نزدیک اس شخص کو جسکو شریعت نہ پہنچے سب کچھ کہا لینا مباح ہے ۔ اسی کی طرف امام محمد کے اس قول کا کہ مردار اور خنزیر کو شرع ہی نے حرام کیا ہے اشارہ پایا جاتا ہے انہون نے سب چیزون کو مباح الاصل قرار دیا ہے اور حرمت اشیار کو نہی شارع کے سبب سے عارضی ٹھہرایا ہے یہی جبائی اور ابو ہاشم اور ظاہریہ کا قول ہے اور ہمارے بعض اہل مذہب اور امام شافعیؒ کے بعض پیرو اور بغداد کے معتزلہ قائل ہین کہ اصل حکم تمام چیزون مین ممانعت ہے اشعریہ اور اکثر اہلحدیث کا مذہب توقف ہے وہ کہتے ہین جسکو کسی چیز کی نسبت شرع سے جواز کا حکم نہ پہونچے وہ اُسکے کہانے سے توقف کرے۔

ایسا ہی مسلم الثبوت(۴) کے متن اور حاشیہ منہیہ(۵) اور ملامبین کے حاشیہ مسلم مین تمام چیزون کے اصلی حکم حرمت یا اباحت کی نسبت علمار کا اختلاف بیان کیا اور اس مین مذہب اہلحدیث کو مذہب حنفیہ وشافعیہ کے مقابلہ مین ذکر کیا ہے اس مقام مین حاشیہ ملامبین کی عبارت با ترجمہ نقل کیجاتی ہے۔

واما الخلاف المنقول عن اهل السنة ان الاصل في الاحكام الاباحة اى ليس في الفعل ثواب ولا في الترك عقاب كما هو اى الاصل الاباحة مختار اكثر الحنفية والشافعية قال الحاشية منهم العراقيون قالوا واليه اشار محمد فيمن هدد

اہل سنت کا یہ اختلاف کہ اصلی حکم اباحت ہے جسکے عمل پر نہ ثواب ہو نہ عذاب جیسے اکثر حنفیہ وشافعیہ کا مذہب ہے مصنف کی حاشیہ

بالقتل على اكل الميتة وشرب الخمر فلم يفعل حتى قتل يقول خفت ان يكون آثماً لان اكل الميتة وشرب الخمر لم يحرما الا بالنهي فجعل الاباحة اصلاً والحرمة بعارض النهي كذا في التقرير انتهى او الاصل الحظر كما ذهب اليه اي الى الحظر غيرهم اي غير اكثر الحنفية والشافعية قال في الحاشية منهم ابو منصور الماتريدي وصاحب الهداية وعامة اهل الحديث

(حاشیہ مسلم للامبین)

مین کہا ہے کہ عراقی فقہا ر حنفیہ اسی مذہب والون مین ہین وہ کہتے ہین اسی مذہب اباحت کیطرف امام محمد نے بھی اپنے اس قول مین اشارہ کیا ہے کہ جسکو مردار کھانے یا شراب پینے پر قتل سے کوئی ڈراوے اور وہ مردار نہ کھائے اور شراب نہ پیئے تو مجھے خوف ہے کہ وہ گناہگار ہوگا۔ کیونکہ مردار و شراب تو صرف حکم شرع سے حرام ہوئے ہین، اس قول مین انہون نے اباحت کو اصلی ٹھہرایا ہے اور حرمت کو عارضی۔ یا وہ اصل حکم ممانعت ہے چنانچہ اکثر حنفیہ و شافعیہ کے سوا اور لوگ قائل ہین۔ ان کی تمثیل مین مصنف نے حاشیہ منہیہ مین کہا ہے کہ از انجملہ امام ابومنصور ماتریدی اور صاحب ہدایہ ہین اور اکثر اہلحدیث۔

(۶) اشباہ والنظایر اور (۷) حموی شرح اشباہ والنظایر مطبوعہ کلکتہ مین صفحہ ۱۰۰ لکھا ہے کہ بعض اہل حدیث نے کہا ہے کہ اصل حکم اشیاء کا حرمت ہے ان کی دلیل یہہ ہے کہ ملک غیر مین بلا اذن اسکو تصرف جائز نہین ہے۔

وقال بعض اهل الحديث الاصل فيها الحظر ودليله ان التصرف من ملك الغير بغير اذنه لا يجوز۔

(حموی شرح اشباہ والنظایر صـ)

(۸) اور طحطاوی مطبوعہ مصر کی کتاب الذبایح مین صفحہ ۱۵۳ لکھا ہے کہ اگر کوئی معترض کہے کہ تمکو اپنا (اہل سنت حنفیہ شافعیہ وغیرہ کا) سیدہے راہ پر ہونا کیونکر معلوم ہوا حالانکہ ہر ایک اسلامی فرقہ شیعہ خارجی وغیرہ بھی دعوی کرتے ہین اہل حق کے

فان قلت ما وقوفك على انك على صراط مستقيم وكل واحد من هذه الفرق يدعي انه عليه قلت ليس ذلك بالادعاء والتشبث باستعمال الوهم القاصر والقول الزاعم بل بالنقل عن جهابذة هذه الصنعة وعلماء اهل الحديث الذين جمعوا صحاح الاحاديث في امور رسول الله صلعم واحواله وافعاله وحركاته وسكناته واحوال الصحابة والمهاجرين والانصار الذين اتبعوهم باحسان مثل امام البخاري ومسلم وغيرهما من الثقات المشهورين الذين اتفق اهل المشرق والمغرب على صحة ما اورده في كتبهم من امور النبي صلعم واصحابه رضي الله عنهم

(عجالہ نافعہ)

جواب مین مین کہون گا کہ یہ بات صرف دعوی اور وہم کے ساتھ تمسک کرنے سے نہین ہے بلکہ اس امر کے پرکھنے والون او اہل حدیث کی نقل کی شہادت سے ہے جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآ وسلم وصحابہ وتابعین کے احوال افعال واقوال مین حدیثین جمع کی ہین ۔

منها ان ايمان المقلد الذي لا دليل معه صحيح قال ابو حنيفة وسفيان الثوري ومالك والاوزاعي والشافعي واحمد وعامة الفقهاء واهل الحديث صح ايمانه ولكنه عاص بترك الاستدلال الخ (شرح فقه اكبر)

(۸) اور ملا علی قاری کی شرح **فقہ اکبر** مین ہے کہ از انجملہ ایک یہہ مسئلہ ہے کہ مقلد کا (جو خدا کو بلا دلیل مانے) ایمان معتبر ودرست ہے امام حنیفہ رح وسفیان ثوری وامام مالک واوزاعی وشافعی واحمد اور اکثر فقہا اور اہل حدیث کہتے ہین کہ اسکا ایمان صحیح ہے مگر وہ مقلد تارک بدلیل کے ترک کرنیسے گناہگار رہے ۔

وذكر في فتح القدير ان الخوارج الذين يستحلون دماء المسلمين واموالهم ويكفرون الصحابة حكمهم عند جمهور الفقهاء واهل الحديث

اور رد المحتار جلد ۳ مین بصفحہ ۲۹۳ وصفحہ ۳۰۹ **فتح القدیر** سے نقل کیا ہے کہ خوارج جو مسلمانون کی خونریزی اور مالون کو حلال سمجھتے ہین اور صحابہ کو کافر بتاتے ہین اکثر فقہا اور اہل حدیث کے نزدیک باغیون کے حکم مین ہین بعض

حكم البغاة وذهب بعض اهل الحديث الى انهم مرتدون قال ابن المنذر ولا اعلم احداً وافق اهل الحديث على تكفيرهم وهذا يقتضى نقل اجماع الفقهاء ـ

(رد المختار ص۲۹۳ و ص۳۰۹ جلد ۳)

اہلحدیث یہ کہتے ہین کہ وہ مرتد ہین امام ابن المنذر فرماتے ہین کہ مین نہین جانتا کہ ان اہلحدیث کا اس تکفیر خوارج مین کوئی اور موافق وہم خیال گذرا ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہا کا عدم تکفیر پر اجماع ہے ۔

لنا ان القنوت للنازلة مستمر لم ينسخ وبه قال جماعة من اهل الحديث وحملوا عليه حديث ابى جعفر عن انس ما زال يقنت حتى فارق الدنيا اى عند النوازل ـ

(فتح القدير ص۱۸۸)

اور فتح القدیر(۱۰) جلد اول مطبوعہ لکھنؤ مین بصفحہ ۱۰۸ کہا ہے کہ حوادث کے وقت نمازون مین دعاء قنوت پڑھنا برابر جاری رہا ہے اور منسوخ نہین ہوا ۔ اور اسی امر کی ایک جماعت اہلحدیث قائل ہے اور انہون نے حدیث انس کو کہ آنحضرت صلعم ہمیشہ قنوت پڑھتے رہے یہانتک کہ دنیا سے جدا ہوئے اس قنوت حوادث پر محمول کیا ہے ۔

فى شرح النقاية معزيا الى الغاية وان نزل بالمسلمين نازلة قنت الامام فى صلوة الجهر وهو قول الثورى واحمد وقال جمهور اهل الحديث القنوت عند النوازل مشروع فى الصلوة كلها ـ

(بحر الرائق ص۲۶۴)

اور بحر الرائق(۱۱) کی جلد اول مین بصفحہ ۲۶۴ کہا ہے کہ شرح نقایہ(۱۲) مین بحوالہ غایہ(۱۳) بیان کیا ہے کہ اگر مسلمانون پر کوئی حادثہ واقع ہو تو امام جہری نمازون مین دعاء قنوت پڑھے اور یہی سفیان ثوری اور امام احمد حنبل کا قول ہے اور اکثر اہلحدیث کا یہہ مذہب ہے کہ حوادث کے وقت سبھی نمازون مین سری ہون خواہ دعاء قنوت مشروع ہے ۔

او يحمل على قنوت النوازل كما اختاره

اور مستملی(۱۴) کی جلد اوّل مین بصفحہ ۷۰۴ حنفی مذہب مین بجز وتر دعاء قنوت کا مسنون نہونا بیان کرکے کہا ہے کہ جس قنوت کا

بعض اهل الحديث انه عليه الصلوٰة والسلام لم يزل يقنت في النوازل ۔ (مستملی صـ۲۲)

ذکر حدیث میں ہے اس سے وہ قنوت مراد ہے جو حوادث کے وقت پڑھا جاتا ہے چنانچہ اہل حدیث کا مذہب ہے ۔

اور رد المحتار مطبوعہ مصر کی جلد اول میں بصفحہ ۴۵۱ ۔ اور طحطاوی مطبوعہ مصر کی جلد اول میں بصفحہ ۲۴۴ کہا ہے کہ یہ جو درمختار میں کہا ہے کہ بقول بعض سبھی نمازوں میں (سری ہوں خواہ جہری) قنوت پڑھے اس سے ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قول بھی حنفی مذہب میں ہے مگر یہ تو جان چکا ہے کہ اس مسئلہ کا بجز شافعی کوئی امام قائل نہیں ۔ اور بحر الرائق میں اس مسئلہ کو جمہور اہلحدیث کیطرف منسوب کیا ہے اسصورت میں صاحب درمختار کو مناسب تھا کہ اس مسئلہ کو امام شافعی اور اہلحدیث کی طرف منسوب کرتا تاکہ اسکے کلام سے یہ وہم نہوتا کہ یہ حنفی مذہب میں ایک قول ہے ۔

وقيل في الكل قد علمت ان هذا لم يقل به الا الشافعي وعزاه في البحر الى جمهور اهل الحديث فكان ينبغي عزوه اليهم لئلا يوهم انه قول في المذهب ۔ (رد المحتار وطحطاوی)

اور خلاصہ(۱۵) کیدانی میں ہے نماز میں دسوان فعل حرام (حنفی مذہب میں) انگلی سے اشارہ کرنا ہے جیسے اہل حدیث کرتے ہیں ۔

العاشر الاشارة بالسبابة كاهل الحديث (خلاصہ کیدانی)

علامہ تفتازانی کی شرح خلاصہ(۱۶) کیدانی میں ہے رفع یدین اس محل میں جہاں شرع کا حکم نہیں اس سے رکوع کے بعد قومہ میں رفع یدین کرنے کی جیسا کہ شافعی اور اہلحدیث کرتے ہیں نفی کرنا مراد ہے ۔ کیونکہ وہی لوگ قومہ میں سینہ تک قبلہ کی طرف ہاتھ اٹھاتے

ورفع اليدين في غير ما شرع اراد به نفي الرفع بعد الركوع في القومة الى الصدر نحو القبلة كما يرفع للدعاء (شرح خلاصہ کیدانی)

ہین جیسے دعا مین اٹھائے جاتے ہین ۔

یہہ سولہ ۱۶ کتب مذہب حنفی کی عبارتین ہین جن مین متوفی علما حنفیہ متقدمین ومتاخرین کی اس امر پر شہادتین پائی جاتی ہین کہ ان علمار نے ایک خاص فرقہ کو جو نہ حنفی کہلاتا نہ شافعی اہلحدیث کہا ہے اور حنفیہ وشافعیہ وغیرہ اہل مذاہب کے مقابلہ مین اُن کا ذکر کیا ہے ۔

ایسی ہی ہمنے موجودہ علمار حنفیہ ہندوستان وپنجاب کے (جن مین بعض علمار کا حنفی مذہب مین پیشوا ہونا تمام ہندوستان مین مسلم ہے اور بعض علمار کا پنجاب مین) شہادتین حاصل کی ہین ۔ ان علمار کے نام نامی ہم تب ظاہر ومشتہر کرینگے جب ان کے فتوے کی نسبت اور علمار حنفیہ کی بلا روے رعایت رائے حاصل کرلین گے ۔ اور اُن کے انصاف وبے تعصبی کا امتحان کرین گے ۔ بالفعل صرف ان کا فتویٰ ذیل مین نقل کرتے ہین ۔

سوال

اہلحدیث قدیم ہین یا جدید اور ان کا یہ خطاب فقہار حنفیہ وغیرہ نے اپنی کتابون مین مسلم رکھا ہے یا نہین ۔

جواب

اہلحدیث قدیم ہین جنکے اکابر امام بخاری وامام مسلم وغیرہ ہین ۔ اور یہ خطاب اُن کے لئے ہمارے فقہار مذاہب نے تسلیم کیا ہے اور اپنی پُرانی کتابون مین انکے حق مین استعمال کیا ہے شرح نقایہ ۔ بحر الرائق ۔ طحطاوی ۔ فتح القدیر ۔ اشباہ والنظائر مستملی وغیرہ مین بذیل مسئلہ قنوت نوازل ۔ اور فتاوی حمادیہ مین بضمن کتاب الحدود ۔ اور طحطاوی مین بذیل کتاب الذبائح ۔ اور حاشیہ تنبیہ مسلم مین بضمن مسئلہ حکم قبل بعثت ۔ درالمختار ۔ وشامی ۔ وصراط مستقیم وغیرہ مین اس گروہ کو اہلحدیث کے خطاب سے یاد کیا ہے“۔

ان شہادتون کو پڑھکر پاینگے موجودہ مسلمانان ہندوستان وپنجاب سے جو غالباً حنفی المذہب

ہین ہرگز ممکن و متوقع نہین ہے کہ وہ کسی فرقہ کے اہلحدیث کہلانے پر دل آزردہ ہون اور اُن کے اس خطاب مین اپنے اہلحدیث ہونے کیطرف اشارہ سمجھین یہہ ہوتا تو وہ اس خطاب کو اپنے لئے مقرر کرتے اور اپنے سوائے کسیکو اہلحدیث نہ کہتے خصوصاً بالمقابلہ جسمین وہ اپنے آپ کو فقہاء و حنفی و شافعی کہتے ہین اور اپنے مقابلہ مین ایک فرقہ کو اہلحدیث کے خطاب سے یاد کرتے ہین۔ اس سے کس و ناکس کو بشرطیکہ فہم و انصاف رکھتا ہو یقیناً سمجھہ مین آسکتا ہے کہ کسی فرقہ کے اہلحدیث کہلانے سے وہ اپنی توہین نہین سمجھتے۔

ایک شہادت اس مقام مین ایسے شخص کی پیش کی جاتی ہے جو نہ حنفی کہلاتا ہے نہ شافعی بلکہ عام مسلمانون مین اسکا مذہبی خطاب کچھ اور ہی ہے ولہذا اسکی شہادت عام اہل اسلام پر مؤثر نہین ولیکن چونکہ اسکی رائے گورنمنٹ کی نظر مین وقعت و اعتبار سے دیکھی جاتی اور وہ ایک اسلامی رائے سمجھی جاتی ہے۔ لہذا اس کی شہادت اس مقام مین پیش کرنا فائدہ سے خالی نہین۔

وہ آنرایبل سید احمد خان صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی ہین جو اپنے رسالہ جواب ڈاکٹر مین صاف فرماتے ہین کہ اہل حدیث اُس گروہ پُرانا کا نام ہے۔ جس سے وہ زمانہ تقرر مذاہب اربعہ مین مشہور تھے۔

اصل کلام آنرایبل یہہ ہے

مذہب اسلام ابتداء مین بہت سے برسون تک ایک ایسا مذہب رہا جسکا منشاء صرف ذات باری کی پرستش تھی مگر سنہ ہجری کی دوسری صدی مین جبکہ اسکے اصول کی نسبت علماء کے خیالات قلمبند ہوئے تو اُس کے چار فرقہ قائم کئے گئے یعنی حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی اور کچھ عرصہ تک مسلمانون کو یہ اختیار حاصل رہا کہ ان فرقون مین سے جس کسی کے مسئلہ کو چاہین پسند کرین اور اسکی پیروی کرین لیکن جب بنی امیہ اور بنی عباس بادشاہ ہوئے

تو اونہون نے ایک حکم تمام مسلمانون کے نام اس مضمون کا جاری کیا کہ وہ ان چار فرقون مین کو کسی ایک فرقہ کی تمام مسلون کو قبول کرلین چنانچہ بعد اس حکم کے جو لوگ اسکے خلاف کرتے تھے اونکو سزا دیجاتی تھی چنانچہ اسی جبری حکم کے باعث سے آزادانہ رائے کا اظہار مسدود ہوگیا اور مذہبی دست اندازی کا بڑا زور شور ہوا مگر اسوقت مین بھی بہت سے آدمی ایسے تھے جو خفیہ اصلی مذہب کے پابند تھے اور ظاہراً اُن کی یہ جرات نہ تھی کہ سوائے چند معتمد آدمیون کے کسی سے اپنی رائے کا اظہار کرین اور ایسے لوگ اس زمانہ مین اہل حدیث کہلاتے تھے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے معتقد تھے اور مندرجہ بالا چارون فرقون کے مسلون کے پابند نہ تھے پس رفتہ رفتہ حکم مذکورۃ الصدر اور زیادہ تشدد کے ساتھ جاری کیا گیا یہان تک کہ آخرکار وہ بہت سے مسلمانون کے مذہب کا ایک بڑا اصول ہوگیا اور پھر اہلحدیث سے بھی عوام الناس رفتہ رفتہ عداوت کرنے لگے اور اصول شرع مین سچے مسلمانون کے نزدیک وہ قابل ملامت قرار دیئے گئے ۔ غرضکہ سنہ ۱۷ء کے شروع تک تمام مسلمانون کی یہی حالت رہی"۔

اس شہادت سے بھی ہمارے دعوی کا جزاول کہ "اس گروہ کا یہ خطاب قدیم ہے" بخوبی ثابت ہے گو اسکا جز ثانی کا کہ اس خطاب سے اور ونکی دل آزردگی متصور نہین اسمین صریح ثبوت نہین ہے

بالجملہ اس بیان سے ہماری پہلی دلیل کی کافی تفصیل ہوئی اور یہہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ اس گروہ کا خطاب اہلحدیث خود ان ہی لوگون کے پُرانی اور نئے کتب مذہبی مین تجویز و مسلم ہو چکا ہے جنکی دل آزردگی کا اندیشہ و خطرہ ناواقفون کے خیال مین گذرتا ہے ۔ اور در حقیقت یہ خطاب ان کی دل آزردگی کا باعث نہین ہوسکتا اگر وہ اپنے کتب و مذہب کے پابند رہین اور اپنے مقتداؤن کو عزت و تسلیم کی نگاہون سے دیکھین ۔

دوسری دلیل

اہلحدیث کا اپنے آپ کو اہلحدیث کہنا اس غرض و مراد سے نہین کہ حدیث نبوی سے خاصکر ان ہی لوگون کو تعلق ہے۔ دوسرے اسلامی گروہ حنفی شافعی وغیرہ حدیث سے سروکار نہین رکھتے (جس سے ان گروہون کی دل آزردگی متصور ہو) بلکہ ان کا اہلحدیث کہلانا اس نیت و مراد سے ہے کہ وہ زیادہ تر نقل و روایت حدیث سے مشغول رہتے ہین۔ اور استنباط مسایل خفیہ کیطرف توجہ کم رکھتے ہین۔ اور تخریج اقوال ایمہ مذاہب سے کام نہین رکھتے اور بلا واسطہ ایمہ مجتہدین ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہین اور کسی مذہب حنفی شافعی کیطرف منسوب ہونے کو ضروری نہین جانتے۔ جیسا کہ دوسرے اسلامی فرقہ جو فقہا یا اہل الرائے کہلاتے ہین زیادہ تر استنباط و تخریج سے مشغول رہتے ہین اور نقل و روایت حدیث کی طرف کم توجہ رکھتے ہین اور حدیث پر بواسطہ مجتہدین عمل کرتے ہین اور مجتہدین کے اقوال سے تخریج مسایل کرتے ہین اور اسی وجہ سے وہ اپنے آپ کو مجتہدین کیطرف منسوب کر کے حنفی شافعی وغیرہ کہلاتے اور ان ہی لقاب کو اپنا مذہبی خطاب ٹہرا لیتے ہین۔ بجاے ان خطابات کے وہ اہلحدیث کہلانا نہین چاہتے اور نہ کہلاتے ہین۔

اس بیان کی تصدیق و تائید مین ہم ایسے شخص کی شہادت پیش کرتے ہین جسکو ہندوستان کے سبھی اہل مذاہب سنیہ کیا اہلحدیث اور کیا حنفیہ وغیرہ اپنا مقتدا پیشوا سمجھتے ہین اور ان کی تحقیق و کلام کو مستند خیال کرتے ہین۔ وہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث و فقیہ دہلوی ہین۔ جو حنفی خاندان مین ہوئے۔ اور فقہ و حدیث دونون مین اعلے رتبہ کمال کو پہنچے۔ اور اسی وجہ سے اہلحدیث و اہل فقہ دونو گروہ مین وہ امام تسلیم کئے گئے ہین۔

اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین صفحہ ۱۵۲ سے صفحہ ۱۵۷ تک ایسی تقریر

کی ہے جو ہمارے بیان کے لفظ بلفظ مصدق ہے بلکہ سچ پوچھو تو ہمارا کلام اسی بیان سے مستفاد ہے -

ہم اس کلام کو اپنے ضمیمہ اشاعۃ السنۃ جلد اول کے متعدد نمبرون (۸ - ۹ - ۱۰) مین تمام نقل کر چکے ہین - اس مقام مین اپنی عادت عدم تکرار کے موافق اس کا خلاصہ نقل کرتے ہین جن شائقین کو ملاحظہ تمام کلام کا شوق ہو وہ حجۃ اللہ البالغہ ملاحظہ کرین وہ میسر نہو تو ضمیمجات اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ و ۹ و ۱۰ جلد ا طلب فرما کر ملاحظہ فرمائین - جناب ممدوح بصفحہ ۱۵۲ کتاب مذکور فرماتے ہین - اہل حدیث و اصحاب الرای مین

باب الفرق بين اهل الحديث واصحاب الرائے اعلم انه كان من العلماء في عصر سعيد بن المسيب وابراهيم والزهري وفي عصر مالك وسفيان و بعد ذلك قوم يكرهون الخوض بالرائے ويهابون الفتيا والاستنباط الا لضرورة لا يجدون منها بدا وكان اكبر همهم رواية حديث رسول الله صلعم × × × × × فوقع شيوع تدوين الحديث والاثر في بلدان الاسلام وكتابة الصحف والنسخ من حاجتهم لموقع عظيم فطاف من ادرك من عظائهم ذلك الزمان بلاد الحجاز والشام والعراق والمصر واليمن والخراسان و

صفحہ ۱۵۳

فرق کا بیان - جو علماء سعید بن مسیب و زہری و مالک و سفیان وغیرہ کے ہم عصر تھے وہ سب بلا ضرورت شدید قیاس و استنباط و فتوی کو پسند نہ رکھتے تھے - انکا خیال بہت اسطرف رہتا کہ جب کوئی ان سے سوال کرتا اسکے جواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نقل کرتے + + + پھر احادیث کی تصنیف و تالیف شروع ہوئی اور حدیث کی کتابت جاری ہوئی اور اکثر علماء ملک حجاز - شام عراق - مصر یمن کے شہرون مین پہنچے اور کتب احادیث بہم پہنچا کر تالیف کرنے لگے پس انکی کوشش و اہتمام سے اسقدر حدیثین جمع ہوئین جو پہلے نہ تھین اور حدیث کی اسناد مین اسقدر کثرت

وجمعوا الكتب وتتبعوا النسخ واجتمع باهتمام اولئك من الحديث والآثار مالم يجتمع لاحد قبلهم وتيسر لهم مالم يتسر لاحد قبلهم وخلص اليهم من طرق الحديث شئ كثير حتى كان يكثر من الاحاديث عندهم مائة طريق فما فوقها وظهر عليهم احاديث صحيحة كثيرة لم تظهر على اهل الفتوى من قبل - × × × ۱۵۲ فكان روس هولاء عبد الرحمن بن مهدى ويحيي بن سعيد القطان ويزيد بن هارون وعبد الرزاق وابو بكر بن ابى شيبه ومسدد وهناد واحمد بن حنبل و اسحاق بن راهويه والفضل بن دكين وعلى بن المدينى واقرانهم وهذه الطبقة هى الطراز الاول من طبقات المحدثين فرجع المحققون منهم بعد احكام فن الراوية ومعرفة مراتب الاحاديث الى الفقه فلم يكن عندهم من الرائى ان يجمع على تقليد رجل ممن مضى مع ما يرون من الاحاديث

ہوئی کہ ایک ایک حدیث سو سو سند سے بہم پہنچنے لگی اور حدیث کا موقع کہ وہ شاذ ہے یا مشہور انکو معلوم ہوا اور ان کو بہت سی ایسی حدیثیں صحیح معلوم ہوئیں جو پہلے اہل فتویٰ پر مخفی تھیں × × × اس طبقہ کے سردار یہ لوگ تھے عبد الرحمن بن مہدی - یحیی ابن سعید - یزید بن ہارون عبد الرزاق - ابوبکر بن ابی شیبہ - مسدد - ہناد - احمد بن حنبل - اسحاق بن راہویہ - فضل بن دکین - علی بن مدینی وغیرہ - یہ طبقہ محدثین کے طبقات سے اوّل نشان تھے - اس طبقہ کے محقق لوگ فن روایت کو مضبوط کرنے اور مراتب حدیث پہنچانے کے بعد فقہ کی طرف متوجہ ہوتے ان کے نزدیک فقہ اسکا نام نہ تھا کہ کسی ایک شخص کی تقلید کیجاوے باوجودیکہ مذاہب متقدمین سے ہر مذہب میں احادیث و آثار متناقضہ نظر آرہے ہیں - پس وہ کتاب اللہ و سنت رسول و آثار صحابہ و اقوال تابعین و مجتہدین کے سبب فقہی اعمد فقہی ذیل تفحص کرنے لگے -

والاثار المتناقضة فی کل مذہب من تلک المذاہب فاخذ وایتتبعون احادیث النبی صلعم واثار الصحابة والتابعین والمجتهدین علی قواعد حکموها فی نفوسهم وانا ابینها لک فی کلمات یسیرة کان عندهم انه اذا وجد فی المسئلة قران ناطق فلایجوز التحول منه الی غیره واذا کان القران محتملاً لوجوه فالسنة قاضیة علیه فاذا لم یجدوا فی کتاب الله اخذوا سنة رسول الله صلعم سواء کان مستفیضاً دایرا بین الفقهاء او یکون مختصا باهل بلد او اهل بیت او بطریق خاصة وسواء عمل به الصحابة والفقهاء او لم یعملوا به ومتی کان فی المسئلة حدیث فلایتبع فیها خلاف اثر من الاثار و لا اجتهاد احد من المجتهدین واذا فرغوا جهدهم فی تتبع الاحادیث ولم یجدوا فی المسئلة حدیثاً اخذوا باقوال جماعة من الصحابة والتابعین ولا یتقیدون

(۱) ان کا قاعدہ تھا کہ جب کسی مسئلہ مین قران ناطق پاتے تو پھر کسی کی طرف توجہ نہ کرتے - اور اگر قران کئی معانی کا محتمل ہوتا تو قران کا فیصلہ حدیث سے کرتے -

(۲) جب کتاب اللہ مین کوئی حکم نہ پاتے تو وہ حکم سنت (یعنی حدیث) سے لیتے خواہ وہ حدیث فقہا مین مشہور ہوتی خواہ کسی شہر یا لوگون سے مخصوص ہوتی - کسی صحابی یا تابعین کے نزدیک معمول ہوتی خواہ نہ ہوتی جب وہ کسی مسئلہ مین حدیث پاتے تو پھر اثر صحابی و اجتہاد مجتہد (جو اسکے خلاف ہوتا) کے پیچھے نہ جاتے

(۳) اور جب باوجود بہت تلاش و نہایت کوشش کے کوئی حدیث نہ پاتے تو جماعت صحابہ و تابعین کے اقوال کو لیتے بلا خصوصیت اسکے کہ وہ کسی قوم یا شہر یا گھر کے لوگ ہون جیسا کہ ان سے پہلے لوگ کیا کرتے تھے - پس جس امر پر اکثر خلفا و فقہاء کے اقوال متفق ہوتے اسپر اعتماد کرتے اگر کسی امر مین علماء کا اختلاف پاتے تو ان مین سے جو بڑا عالم یا متقی یا بہت ضابط ہوتا اسکے قول کو اعتبار کرتے - اور جس مسئلہ مین

يقوم دون قوم ولا بلد دون بلد كما كان يفعل من قبلهم فان اتفق جمهور الخلفاء والفقهاء على شئ فهو المقنع وان اختلفوا اخذ بحديث اعلمهم واورعهم ورعاً او اكثرهم ضبطاً او ما اشتهر عنهم فان وجد شيئاً يستوى فيه قولان فهى مسئلة ذات قولين فان عجزوا عن ذلك ايضاً تاملوا فى عمومات الكتاب والسنة وايماءاتهما واقتضاءاتهما وحملوا نظير المسئلة عليها فى الجواب اذا كانتا متقاربتين بادى الرأى لا يعتمدون فى ذلك على قواعد من الاصول ولكن على ما يخلص الى الفهم ويثلج به الصدر كما انه ليس ميزان التواتر عدد الرواة ولا حالهم ولكن اليقين الذى يعقبه فى قلوب الناس كما نبهنا على ذلك فى بيان حال الصحابة وكانت هذه الاصول مستخرجة عن صنيع الاوائل وتصريحاتهم۔

ص ۱۵۵ وكان ترتيب الفقه على هذا الوجه يتوقف على جمع شئ كثير من الاحاديث

دو قول مساوی پاتے اسکو دو طرح کا مسئلہ قرار دیتے۔

(۴) اور اگر ایسا مسئلہ بھی نہ پاتے تو کتاب وسنت کے عموم واشارہ واقتضا وغیرہ مین تامل کرتے پس جو نص سے سمجھ مین آتا اس کی نظیر کو اسپر محمول کرتے اگر دونو کو بادی الرائے مین باہم ملتا جلتا دیکھتے اسباب مین وہ قواعد اصولی پر بھروسہ نکرتے بلکہ اپنی سمجھ اور دل کے اطمینان پر اعتماد کرتے چنانچہ تواتر مین مدار صدق واعتبار راویون کی کثرت اور عدالت نہین بلکہ طمانیت ویقین قلب ہے جیسا کہ ہم نے تفصیل حال صحابہ کے ضمن مین بیان کیا ہے اور اس طور پر فقہ بنانا بہت سی جمعیت احادیث وآثار پر موقوف ہے یہان تک کہ امام احمد حنبل ؒ سے کسی نے پوچھا کہ فتویٰ دینی کے لیئے انسان کو ایک لاکھ حدیث کافی ہے؟ آپ نے فرمایا نہین ہے آخر کہا گیا کہ پانچ لاکھ حدیث کافی ہے۔ آپ بولے ہان امید کرتا ہون ایسا ہی کتاب غایۃ المنتہی مین بیان کیا ہے

والآثار حتى سئل احمد يكفي للرجل مايه الف حديث حتى يفتي قال لا حتى قيل خمس مايه الف قال ارجو كذا في غاية المنتهى ومراده الافتاء على هذا الاصل ثم انشأ الله تعالى قرناً آخر فرأوا اصحابهم قد كفوا مؤنة جمع الاحاديث وتمهيد الفقه على اصولهم فتفرغوا الفنون اخرى كتمييز الحديث الصحيح المجمع عليه بين كبراء اهل الحديث كيزيد بن هارون ويحيي بن سعيد القطان واحمد واسحاق واضرابهم وكجمع احاديث الفقه التي بنى عليها فقهاء الامصار وعلماء البلدان مذاهبهم وكالحكم على كل حديث بما يستحقه وكالشاذة والفاذة من الاحاديث التي لم يروها او طرقها التي لم يخرجوا مخرجها الاوائل مما فيه اتصال او علو سند او رواية فقيه عن فقيه او حافظ عن حافظ ونحو ذلك من المطالب العلميه ـ وهولاء هم البخاري ومسلم وابو داود وعبد بن حميد والدارمي وابن ماجة وابو يعلى

اس سے انکی مراد ان اصول و قواعد کے موافق فتوی دینا ہے جنکا بیان اوپر ہوچکا ہے ـ

انکے بعد خدا تعالی نے اور (محدث) لوگون کو پیدا کیا ـ اونہون نے دیکھا کہ ہم سے پہلے محدثون نے حدیث کو جمع کردیا ہے اور قواعد اہل حدیث کے موافق فقہ کی بناء بھی قایم کردی ہے تو انہون نے اور علوم حدیث کے لئے فارغ ہوکر اہتمام کیا جیسے حدیث صحیح کو جسپر اکابر اہلحدیث (امثال یزید بن ہارون ویحیی بن سعید واحمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ) کا اتفاق ہو غیر سے علیحدہ وممیز کرنا اور ان احکامی وفقہی احادیث کو جنپر مجتہدین وفقہا بلاد نے اپنے مذہب کی بنا قائم کی ہے اکٹھا کرنا اور ہر ایک حدیث پر اسکے موافق حکم لگانا اور شاذ و نادر حدیثون کو جنکو پہلون نے روایت نہین کیا یا انکی خاص اسنادون سے تعرض نہین کیا ـ اور ان مین اتصال یا علو اسناد یا فقیہ کی فقیہ سے یا حافظ الحدیث کے حافظ الحدیث سے

والترمذی والنسائی والدارقطنی والحاکم والبیهقی والخطیب والدیلمی وابن عبدالبر وامثالهم وکان اوسعهم علماً عندی وانفعهم تصنیفاً واشهرهم ذکراً رجال اربعة متقاربون فی العصر اوّلهم ابوعبدالله البخاری وثانیهم مسلم النیشاپوری وثالثهم ابوداؤد السجستانی ورابعهم ابوعیسی الترمذی

× × ×

وکان بازاء هولاء فی عصر مالك وسفیان وبعدهم قوم لایکرهون المسائل ولایهابون الفتیا ویقولون علی الفقه بناء الدین فلابد من اشاعته ویهابون روایة حدیث رسول صلعم والرفع الیه حتی قال الشعبی علی من دون النبی صلعم احب الینا فان کان فیه زیادة او نقصان کان علی من دون النبی صلعم وقال ابراهیم اقول قال عبدالله وقال علقمة احب الینا۔ وکان ابن مسعود اذا حدث عن رسول الله صلعم تربد وجهه و قال هکذا او نحو هکذا او نحوه۔

روایت پائی جاتی ہے یا ایسے ہی اَور علمی مطالب انکو بیان کرنا۔ وہ لوگ یہ آئمہ ہین امام بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ عبد بن حمید۔ دارمی۔ ابن ماجہ۔ ابویعلی ترمذی۔ نسائی۔ دارقطنی۔ حاکم بیہقی خطیب (بغدادی) دیلمی ابن عبدالبر اوران کے امثال واقران ان سب مین سے ہمارے خیال بڑے وسیع العلم اور تصنیف سے خلائق کو نفع رسان اور مشہور چار شخص ہین جو باہم قریب زمانہ تھے۔ اوّل ابوعبد بخاری دوّم امام مسلم نیشاپوری تیسرے امام ابوداؤد السجستانی۔ چوتھے امام ابوعیسی ترمذی۔

× × ×

ان لوگون کے مقابلہ مین امام مالک اور سفیان کے زمانہ مین اوران کے پیچھے ایسے لوگ بھی ہوئے (جو استنباط واجتہادی) مسائل بنانے اور فتوی دینے سے نہ ڈرتے اور یہ خیال کرتے کہ دین کی بنا فقہ (و اجتہاد) پر ہے اسکی اشاعت ضرور چاہیے اور آنحضرت سے حدیث کرنے سے ڈرتے شعبی کا قول ہے کہ آنحضرت سے ورے کسی اَور کا قول

× × × فوقع تدوین الحدیث والفقه
والمسائل من حاجتهم بموقع من وجه آخر
وذلك انه لم یکن عندهم من الاحادیث
والآثار ما یقدرون به علی استنباط
الفقه علی الاصول التی اختارها اهل
الحدیث ولم تنشرح صدورهم للنظر فی اقوال
علماء البلدان وجمعها والبحث عنها واتهموا
انفسهم فی ذلك وکانوا اعتقدوا فی ائمتهم
انهم فی درجة العلیا من التحقیق وکان قلوبهم امیل شیء
الی اصحابهم × × × × فمهدوا الفقه
علی قاعدة التخریج وذلك ان یحفظ کل احد
کتاب من هو لسان اصحابه واعرفهم باقوال
القوم واصحهم نظرا فی الترجیح فیتامل فی
کل مسئلة وجه الحکم فکلما سئل عن شیء
او احتاج الی شیء رای فیما یحفظ من تصریحات
اصحابه فان وجد الجواب فیها و الا
نظر الی عموم کلامهم فاجراه علی هذه
الصورة او اشارة ضمنیة لکلام فاستنبط
منها وربما کان لبعض الکلام ایماء و
اقتضاء یفهم المقصود وربما کان
للمسئلة المصرح بها نظیر یحمل علیها وربما

بیان کرنا مجھے پسند ہے کیونکہ اسمین کمی بیشی
بھی ہوجائے تو اسی (وبال اس شخص پر
ہوگی نہ رسول اللہ پر ابراہیم کا قول ہے کہ مین
جواب مسائل مین صرف یہ کہدون کہ عبداللہ
نے یون کہا ہے تو مجھے بہت پسند ہے -
اور ابن مسعود جب حدیث آنحضرت سے روایت
کرتے انکا چہرہ (اکمی بیشی ہوجانے کے خوف
سے) متغیر ہوجاتا اور یہ کہتے کہ آنحضرت نے
ایسا فرمایا ہے یا مثل اسکی اور کچھہ ×
× × پس حدیث اور فقہ اور مسائل کی
تصنیف انکی حاجت کے مطابق اور طور سے
ہوئے جسکا بیان یہ ہے کہ ان کے پاس احادیث
و آثار تو اسقدر نہ تھے جس سے وہ اہل حدیث
کے اصول پر استنباط مسائل فقہ کرسکتے اور
علما کے اقوال مین نظر اور بحث کرنا انہون نے
پسند نہ کیا اس امر مین وہ اپنی نسبت بدگمان
رہے اور اپنے آپکو اس امر کے لائق نہ سمجھے اور اپنی
ائمہ کے حق مین یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ وہ بڑی
عالی رتبہ تحقیق پر تھے - اور ان کے دل
ان کی طرف بہت مائل تھے - × × ×
انہون نے اس قاعدہ تخریج (بات سے بات نکالنی)

نظروا فی علة الحکم المصرح به بالتخریج اوبالیسر والحذف فاداروا حکمه علی غیر المصرح به وربما کان له کلامان لو اجتمعا علی هیئة القیاس الاقترانی اوالشرطی انتجا جواب المسئلة وربما کان فی کلامهم ما هو معلوم بالمثال والقسمة غیر معلوم بالحد الجامع المانع فیرجعون الی اهل اللسان ویتکلفون فی تحصیل ذاتیاته وترتیب حد جامع مانع له وضبط مبهمه وتمیز مشکله وربما کان کلامهم محتملا لوجهین فینظرون فی ترجیح احد المحتملین وربما یکون تقریب الدلایل خفیاً فیبینون ذلك وربما استدل بعض المخرجین من فعل أئمتهم وسکوتهم ونحو ذلك فهذا هو التخریج ویقال له القول المخرج لفلان کذا ویقال علی مذهب فلان اوعلی اصل فلان اوعلی قول فلان جواب المسئلة کذا وکذا ویقال لهولاء المجتهدون فی مذهب وعنی هذا الاجتهاد علی هذا الاصل من قال من

پر فقہ کی پہلی جمائی تخریج کی صورت یہہ ہے کہ کسی ایسے شخص کی جو اقوال مذاہب ائمہ سے خوب واقف ہو کتاب کو یاد کر لیا۔ اور ہر مسئلہ مین حکم کسوجہ کو سمجھ رکھا پس جب کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا تو اگر اس کتاب مین ائمہ کا صریح قول پایا تو اسکا جواب مین پڑھ سنایا نہین تو کسی قول کے عموم کو دیکھا اسمین وہ مسئلہ داخل سمجھا تو اسپر وہ حکم جاری کیا اور اگر اس قول مین کوئی اشارہ پایا تو اس سے مسئلہ نکال لیا اور بعض اقوال مین کچھہ اقتضا و ایما بہی پائی جاتی ہے جس سے مطلب کا سمجھنا ممکن ہوتا ہے اور بعض مسائل کی نظیر ملجاتی ہے جسپر وہ مسئلہ محمول ہو سکتا ہے۔ اور کبھی علما ائمہ کے کسی صریح حکم سے علت نکال لیتے ہین اور اسپر اسکی نظیر کو قیاس کرتے ہین اور بعضے امامون کے ایسے دو قول پائے جاتے ہین جنکو بطور قیاس اقترانی یا شرطی ملانے سے جواب مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی مجتہد کی کلام مین ایسی باتین پائی جاتی ہین جو بطور مثال معلوم ہوتی ہین انکی پوری حقیقت و تعریف مذکور نہین ہوتی۔ پس اس مجتہد کے پیرو علما ان باتون کے جاننے مین محاورۂ اہل

حفظ المبسوط کان مجتہدا ای وان لم یکن له علم بروایة اصلا ولا بحدیث واحد فوقع التخریج فی کلّ مذهب وکثر (حجة الله البالغه صـ۱۵۴ وغیره)

زبان کی طرف رجوع کرکے اپنی طرف سے بتکلف انکی حدین و تعریفین مقرر کرتے ہین اور ان مثالون کو قواعد کلیہ بنا دیتے ہین اور کبھی ان کے اقوال دو معنے کے محتمل ہوتے ہین تو وہ ایک معنے کو ترجیح دیتے ہین کبھی انکے دلائل کا بیان وسیاق خفی ہوتا ہے تو وہ اسکو واضح کردیتے ہین اور بعض اوقات تخریج کرنے والے اپنے امامون کے فعل وسکوت سے کوئی بات نکال لیتے وعلی ہذا القیاس۔ تخریج اسی فعل کا نام ہے اور اس بات کو جو نکالی جاتی ہے قول مخرج (نکالی ہوئی بات) کہا جاتا ہے اور اسکو یون بھی کہا جاتا ہے کہ یہہ بات فلانے مجتہد کے مذہب یا قول یا اصول سے نکالی ہوئی ہے اور ان لوگون کو جو ایسی بات نکالتے ہین مجتہد فی المذہب* کہا جاتا ہے اسی طور پر اجتہاد کرنا اس شخص کے قول مین مراد ہے جسنے کہا ہے کہ جسنے کتاب مبسوط یاد کرلی وہ مجتہد ہے۔ یعنی اگرچہ اس کو ایک روایت یا حدیث کا علم بھی نہو۔ اس طور سے تخریج سب مذاہب مین ہوچکی ہے۔

اور جناب ممدوح اس کتاب مین **بصفحہ ۱۶۶** فرماتے ہین کہ منجملہ ان مسائل کے جنمین

ومنها (ای من مسائل ضلت فی بوادیها الافهام وزلت الاقدام وطغت الاقلام) انی وجدت بعضهم یزعمون ان هنالك فرقتین لا ثالث لهما اهل الظاهر واهل الرای وان کل من قاس واستنبط فهو من اهل الرای کلا والله بل لیس المراد بالرای نفس الفهم والعقل فان ذلك لاینفك من احد من العلماء ولا الرای الذی لایعتمد

فہم چوک گئی اور قدم پہسل گئے اور قلم تیر گئی ہین ایک یہ مسئلہ ہے کہ مینے بعض علما کو اس خیال پر پایا ہے کہ اہل سنت کے یہان دو ہی فرقے ہین (اہل ظاہر اور اہل الرائے تیسرا کوئی فرقہ نہین) اور جسنے قیاس یا استنباط مسائل کیا وہ اہل الرای ہوگیا۔ اور درحقیقت بخدا ایسا ہرگز نہین ہے اور رائے سے صرف سمجھ اور عقل مراد نہین اس سے تو کوئی بھی عالم خالی نہین اور نہ وہ رائے

---

* یہ دہم ایک اصطلاح ہے اور جو ان کمال اشا نے مجتہدین کی سات طبقہ ٹہرائے ہین اور از انجملہ مجتہد فی المذاہب کو دوسرے طبقہ مین

على سنتہ اصلاً فانہ لا ینتحلہ مسلم البتۃ ولا القدرۃ علی الاستنباط والقیاس فان احمد واسحق بل الشافعی ایضاً لیسوا من اہل الرائی بالاتفاق وہم یستنبطون ویقیسون بل المراد من اہل الرائی قوم توجہوا بعد المسائل المجمع علیہا بین المسلمین او بین جمہورہم الی التخریج علی اصل رجل من المتقدمین فکان اکثر امرہم حمل النظیر علی النظیر والرد الی اصل من الاصول دون تتبع الاحادیث والآثار والظاہری من لا یقول بالقیاس ولا باٰثار الصحابۃ والتابعین کداؤد وابن حزم وبینہما المحققون من اہل السنۃ کاحمد واسحٰق۔ (حجۃ اللہ البالغہ ص۱۶۶)

مراد ہے جو حدیث کی طرف مستند نہو ایسی رائے کو تو کوئی بھی مسلمان نہین لے سکتا اور نہ استنباط و مسائل اور قیاس پر قادر ہونے کا نام رائے ہے۔ یہہ رائے تو امام احمد و اسحاق مین بھی پائی جاتی ہے جنکو بالاتفاق اہل الرای نہین کہا جاتا۔ بلکہ اہل الرائے سے وہ لوگ مراد ہین جو اتفاقی مسائل کے بعد متقدمین و متاخرین سے کسی ایک امام کے اقوال سے تخریج مسائل کیطرف متوجہ ہوئے انکا کام غالباً یہہ تھا کہ ایک چیز کا حکم اسکی نظیر سے نکالین اور انکو اصول کی طرف رجوع کرین نہ یہ کہ احادیث و آثار کی تلاش مین لگین اور ظاہری سے وہ شخص مراد ہے جو نہ قیاس کا قائل ہو نہ آثار صحابہ و تابعین کا قائل ہو جیسے داؤد اور ابن حزم تھے اُن دونون فرقون اہل سنت کے مابین تیسرا فریق محققین اہل سنت کا ہے جیسے امام احمد و اسحاق تھے (جو احادیث و آثار سے بھی تمسک کرنے اور قیاس و استنباط کے بھی قائل تھے"۔

اس بیان سے ہماری دوسری دلیل کی بھی پوری تائید و تفصیل ہوئی۔ اور یہہ بات ثابت ہوگئی کہ اہل حدیث کا "اہلحدیث" کہلانا اور دوسرے لوگون کو اہل الرائے کہنا اس معنے و مراد سے نہین جس سے دوسرے لوگون کا حدیث سے بے تعلق ہونا اور رائے محض غیر مستند بحدیث پر چلنا مفہوم ہو اور اس سے ان

لوگون کی دل آزردگی متصور ہو۔ بلکہ اس معنی و مراد سے ہے جسکو دوسرے لوگ بخوشی تسلیم کرتے ہین اور ان ہی معنے کی نظر سے وہ اصحاب ظواہر کو اہلحدیث کہتے ہین اور خود بڑی فخر کے ساتھ اصحاب الرائے کہلاتے ہین۔

ہماری دلیل دوم اور اسکی مویدات کو ہماری غائبانہ دوست اڈیٹر **سراج الاخبار** جہلم غور سے ملاحظہ فرماوین اور اپنی اس سوء ظنی سے جو سراج الاخبار مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۸۶ء مین ظاہر کر چکے ہین درگذر فرماوین اپنے منصب ریفارمیشن کو پیش نظر رکھکر دشمنون کو دوست بنائین دوستون کو دشمن نہ بنائین **ولنعم ما قیل**

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا   دلِ دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود این مقام   کہ با دوستانت خلاف است و جنگ

تیسری دلیل

نام مین اگر وہ بامعنی ہو یہ دعوی کسیکو نہین ہوتا کہ اُسکے معنے مسمے کے سوائے کسی دوسری مین پائے نہین جاتے اور اسپر اس معنی کا اطلاق صحیح نہین اسمین صرف یہ دعوے ہوتا ہے کہ اس معنی کو اس شخص سے جسکا نام مقرر کیا گیا ہے تعلق ہے گو دوسری سے بھی اسکا تعلق ہو۔

مثلاً کوئی اسلامی سوسائٹی اپنا نام محمدن ایسوسی ایشن مقرر کرے تو اس کا دعوی و مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ اس سوسائٹی کو محمدی مذہب سے تعلق ہے یہ دعوی و مقصود ہرگز نہین ہوتا کہ اہل اسلام کی دوسری سوسائٹیان جو اس شہر یا ملک مین قائم ہین انکو محمدی مذہب سے تعلق نہین ہے۔

ہمارے شہر لاہور مین اسوقت تین اسلامی سوسائٹیان قائم ہین۔ انجمن اسلامی۔ انجمن ہمدردی اسلامی۔ انجمن حمایت اسلام۔ اوّل کا اپنے نام مین یہ دعوے نہین کہ دوسری

انجمنین اسلامی نہین۔ دوسری کا یہ دعوی نہین کہ باقی ہین ہمدردی نہین۔ تیسری کا یہ دعوی نہین کہ دوسری دو مین جماعت اسلام نہین۔ ایسا ہی باقی بامعنے اسما کو سمجھنا چاہیئے ۔

یہی وجہ ہے کہ نام اور وجہ تسمیہ کا تعریف کی مثل جامع و مانع ہونا ضروری نہین سمجھا جاتا اور کسی نام کی نسبت اگر وہ بامعنے ہو کوئی یہ دعوے نہین کرتا کہ جس چیز مین اس نام کے معنے پائے جاوین اسپر اس نام کا اطلاق ضروری ہے اور جس فرد مسمے مین وہ معنی پائے نہ جاوین اسپر اس نام کا اطلاق جائز نہین ہے۔

بنا ٔعلیہ خطاب "اہلحدیث" کا قدیم ہونا اور خود کتب حنفیہ و شافعیہ مین بحق اہلحدیث مستعمل ہونا (جو دلیل اوّل مین بیان ہوا ہے) تسلیم نہ بھی کیا جاوے اور اس فرق اور وجہ تسمیہ اہلحدیث کو جسکا ذکر دلیل دوم مین ہوا ہے نیز صحیح نہ سمجھا جاوے تب بھی یہ نام و خطاب دوسرے فرقون کے اہلحدیث نہونے کی طرف مشعر اور ان کی دل آزردگی کا موجب نہین ہو سکتا۔ اس نام و خطاب کا مفہوم و مفاد صرف یہی ہوتا ہے کہ اس فرقہ کو حدیث سے کوئی تعلق ہے گو وہ تعلق دوسرے فرقون کو بھی ہو۔ ان دلایل ثلاثہ سے ہمارے دعوی کا کہ "اہلحدیث" پرانا خطاب ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی کا موجب نہین ہو سکتا۔ ہر ایک جز بخوبی ثابت ہوا۔ پہلی اور دوسری دلیل سے دونون جز۔ اور تیسری دلیل سے جز دوم۔ **اب ہم اپنے ناظرین** (خصوصًا اپنے علاتی بھائی سنیہ حنفیہ سے) **انصاف** کے طالب و منتظر ہین اور امید رکھتے ہین کہ وہ اہل اسلام کی حالت ضعف و تفرقہ پر رحم فرما کر اور تنازعات جزئیہ سے جو فریقین کے نادان و ناعاقبت اندیش وکیلون کی جانب سے برپا ہو رہے ہین نظر اوٹھا کر ہمارے دعوی اور اسکے دلایل ثلاثہ سے اتفاق رائے کرینگے۔ اور اس اتفاق سے اس باب منازعت کو بند کرائینگے ۔

اس مضمون کی تحریر اور گروہ عاملین کے لئے خطاب اہلحدیث کی تجویز سے ہمارا مقصود صرف باہمی اتحاد و امن قایم کرنا ہے اور تنابز بالالقاب کو (کہ ایک فریق دوسرے کو وہابی و لامذہب یا غیر مقلد کہتا ہے۔ اور وہ دوسرا اسکو لہابی و بدعتی) دور کرنا۔ اگر ہمارے علاتی بھائی حنفیہ وغیرہ اتباع فقہا نے گروہ عاملین بالحدیث کے لئے خطاب اہلحدیث پسند کرلیا جیسا کہ ان کے اکابر آئمہ مذاہب نے تسلیم و تجویز کیا ہوا ہے تو جانب ثانی سے بھی انکا لقب سنی حنفی یا شافعی جسکو وہ بڑے فخر کے ساتھ اپنا لقب ٹھہراتے ہین بخوشی تسلیم کرلیا جائے گا۔ پھر نہ کوئی کسیکو وہابی و لامذہب یا غیر مقلد کہیگا نہ کوئی کسیکو لہابی و بدعتی۔ چنانچہ اسوقت فریقین ایک دوسرے کو ان ہی مکروہ و ناجائز القاب سے یاد کرتے ہین۔ اور فریقین مین امن و اتحاد قایم ہوگا اور ہر ایک فریق دوسرے کو اپنا بھائی سمجھیگا۔ اور ایک کا دوسرے کے مذہب سے بیجا مقابلہ موقوف ہوگا۔ فروعات جزئیہ مین اختلاف رہا تو اُسی صورت و پیرایہ مین رہیگا جیسا کہ سلف صالحین مین تھا۔

اس رفع نزاع اور وقوع اتفاق کا جو نتیجہ ظاہر ہوگا وہ مخفی نہین ہے۔ خصوصاً ایسی حالت اور ایسے وقت مین کہ اہل اسلام دین و دنیا مین تحتانی درجہ انحطاط کو پہنچ گئے ہین۔ اور باہمی تنازعات کے سبب ان کے جان و مال تباہ ہورہے ہین۔ اسی باہمی تنازعات اور ان کے انحطاط کا نتیجہ ہے کہ وہ اس وقت دوسری اقوام کی نظرون مین ذلیل و خوار ہین اور بہت سی تکالیف کے زیربار۔

مسلمانون مین باہمی اتحاد ہوتا اور اس اتفاق کے ذریعہ سے انکی دین و دنیا کو عروج ہوتا تو کیا ممکن تھا؟ کہ وہ ہندؤن کے ہاتھون سے جوتیان کہاوین مارین جاوین اپنی جورو بیٹیون کی بےحُرمتی کرائین پھر وہی عدالتون سے مجرم قرار پاکر جیل خانہ کو بھرپور کرین۔ چنانچہ آج کل پنجاب و ہندوستان کے متعدد

بشہرون (ہوشیارپور - لودہانہ - انبالہ - دہلی - اٹاوہ وغیرہ) مین ہورہا ہے ۔

یہ سبھی آپس باہمی تنازع بیجا کا نتیجہ ہے جس سے بانی اسلام نے قرآن کی اُس آیۃ مین جس مین ارشاد ہے کہ تم آپسمین نہ جھگڑو تم بزدل ہوجاؤگے اور تمہاری باو (عزّت) جاتی رہیگی ۔ اس کی پیشین گوئی کی ہے ۔ اب بھی اہل اسلام اپنا آپ سنبھالین اور پچھلے تنازعات بیجا پر خاک ڈالین اور فروعات جزئیہ سے نظر اوٹھاکر اصل اصول اسلام کی نظر سے باہمی اتحاد پیدا کرین تو پھر ان کو وہی جمعیت وہی شوکت وہی عزّت وہی ثروت حاصل ہوسکتی ہے ۔ جو کسی زمانہ مین مسلم تھی ۔

ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم
(انفال رکوع ۷)

ان مضار و منافع کو ہمارے اخوان دین اہلحدیث اور حنفیین غور و انصاف سے سوچین تو ممکن نہین ہے کہ ہمارے اس مضمون مین اور اسی قسم کے دوسرے مضامین صُلح آمیز مین نزاع کرین ۔ اور ان کی تائید و تصدیق مین ایک آن بھی توقف کرین ۔ گو اسمین کوئی علمی یا مذہبی غلطی پاوین ۔

اسلام کی **پولیٹکل ہدائیتون** و تعلیمون سے وہ آشنا ہون تو اس علمی یا مذہبی غلطی کو بھی بالائے طاق رکھکر بہ نظر مصلحت وقت و مقتضائے حالت ہماری اس قسم کی تجویزون سے اتفاق کرین اور اُس غلطی پر ہمکو دوسرے وقت مین اور کسی اور پیرایہ مین متنبہ کرین ۔ مگر جب تک توفیق رفیق نہو یہہ بات ان کے خیال مین کب آتی ہے ۔

ہمارے **خیال** مین ہمارے بہائیون کو اس مضمون مین کوئی علمی یا مذہبی غلطی نکالنے کی گنجایش نہین ۔ اس مضمون مین جو دعوے ہے اور اسکے دلایل یہ سب مسلمات سے ہین اس لایق ہین کہ وہ انکو بلاچون وچرا تسلیم کرلین ۔ اس مضمون مین انکا عذر ہے تو یہی ہے

کہ زمانہ حال کے اہلحدیث ان اہلحدیث مین داخل نہین جنکا اہل حدیث ہونا ہمارے نزدیک مسلم ہے اور ہماری کتب مذہبی مین انکو اہلحدیث کہا گیا ہے - مگر یہہ عذر ہمارے دعویٰ اور اوسکے دلائل کے مخالف نہین ہے کیونکہ اس مین اہل حدیث زمانہ حال سے خاصکر بحث و تعرض نہین ہوا و معہذا اس عذر کا جواب ہمارے پچھلے مضمون "اہلحدیث قدیم ہین یا جدید" بضمن رسالہ نمبر (۱۱) (جلد ۸) ادا ہو چکا ہے علاوہ بران ایک جواب اسکا ہم اور دینا چاہتے ہین جسکو آیندہ "اشیو" مین شائع کرینگے وہ جواب انشاء اللہ تعالی ایسا ہوگا کہ اس مین ہمارے بھائیون کو سر ہو مقال کی مجال نہ ہوگی -

اس مضمون حال سے یہہ بات تو ثابت ہوگئی کہ اہل اسلام مین کوئی فرقہ اہلحدیث بہی کہلا چکا ہے جسکو مقلدین مذاہب مشہورہ خصوصاً حنفیہ نے اپنے اور دیگر اہل مذاہب اربعہ کے مقابلہ مین اہل حدیث کے خطاب سے یاد کیا ہے - اور یہ خطاب کسی دوسرے فرقہ کے حق مین (اس مین اہل حدیث زمانہ حال داخل ہون خواہ خارج) استعمال کرنا انکی دل آزردگی کا باعث نہین ہوسکتا - وہو المدعا -

سرمہ چشم آریہ

یہ کتاب لاجواب مؤلف براہین احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی تصنیف ہے جو بغرض تحریر ریویو مصنف عالی ہمت نے ہماری پاس بہجوائی ہے اس مین جناب مصنف کا ایک ممبر آریہ سماج سے مباحثہ شائع ہوا ہے جو معجزہ شق القمر اور تعلیم وید پر بمقام ہوشیارپور ہوا تہا - اس مباحثہ مین جناب مصنف نے تاریخی واقعات اور عقلی وجوہات سے معجزہ شق القمر ثابت کیا ہے - اور اس کے مقابلہ مین آریہ سماج کی کتاب (وید) اور اسکی تعلیمات و عقاید (تناسخ وغیرہ) کا کافی دلائل سے ابطال کیا ہے ہم **بجائی تحریر ریویو** اس کتاب کے **بعض مطالب** نقل اصل عبارت ہدیۂ ناظرین کرتے ہین - وہ مطالب بحکم مشک آنست کہ خود ببوید کہ عطار بگوید خود شہادت دینگے

کہ وہ کتاب کیسی ہے اور ہمارے ریویو لکھنے کی حاجت باقی نہ رہتی دیگر

مصنف باخبر نے مباحثہ سے پہلے ایک مقدمہ لکھا ہے اس مقدمہ مین بصفحہ ۱۳ کتاب فرمایا "سمجھنا چاہیے کہ جو لوگ شق القمر کے معجزہ پر حملہ کرتے ہین انکے پاس صرف یہی ایک ہتھیار ہے اور وہ بھی ٹوٹا ہوا کہ شق القمر قوانین قدرتیہ کے برخلاف ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ اول ہم انکے قانون قدرت کی کچھ تفتیش کرکے پھر وہ تاریخی ثبوت پیش کرین جو اس واقعہ کی صحت پر دلالت کرتے ہین سو جاننا چاہیے کہ نیچر کے ماننے والے یعنی قانون قدرت کے پیرو کہلانے والے اس خیال پر زور دیتے ہین کہ یہ بات بدیہی ہے کہ جہانتک انسان اپنی عقلی قوتون سے جان سکتا ہے وہ بجز قدرت اور قانون قدرت کے کچھ نہین یعنے مصنوعات و موجودات مشہودہ موجودہ پر نظر کرنے سے چارون طرف یہی نظر آتا ہے کہ ہر ایک چیز مادی یا غیر مادی جو ہم مین اور ہمارے ارد گرد یا فوق و تحت مین موجود ہے وہ اپنے وجود اور قیام اور ترتیب آثار مین ایک سلسلہ انتظام سے وابستہ ہے جو ہمیشہ اوسکی ذات مین پایا جاتا ہے اور کبھی اس سے جدا نہین ہوتا۔ قدرت نے جس طرح پر جسکا ہونا بنا دیا بغیر خطا کے اسی طرح ہوتا ہے اور اسیطرح جیسا ہوگا پس وہی سچ ہے اور اصول بھی وہی سچے ہین جو اس کے مطابق ہین۔ مین کہتا ہون کہ بلاشبہ یہ سب سچ مگر کیا اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ قدرت آلہی کے طریقے اور اوس کے قانون اسی حد تک ہین جو ہمارے تجربہ اور مشاہدہ مین آچکے ہین اس سے زیادہ نہین۔ جس حالت مین آلہی قدرتون کو غیر محدود ماننا ایک ایسا ضروری مسئلہ ہے جو اسی سے نظام کارخانہ الوہیت وابستہ اور اسی سے ترقیات علمیہ کا ہمیشہ کے لیے دروازہ کھلا ہوا ہے تو پھر کسقدر غلطی کی بات ہے کہ ہم یہ ناکارہ حجت پیش کرین کہ جو امر ہماری سمجھ اور مشاہدہ سے باہر ہے وہ قانون قدرت سے بھی باہر ہے بلکہ جس حالت مین ہم اپنے مونہہ سے اقرار کرچکے ہین کہ قوانین قدرتیہ غیر متناہی اور غیر محدود ہین تو پھر ہمارا یہ اصول ہونا چاہیے کہ ہر ایک نئی بات جو ظہور مین آوے پہلے ہی اپنے عقل سے بالاتر دیکھ

اسکو رد نکرین بلکہ خوب متوجہ ہوکر اس کے ثبوت یا عدم ثبوت کا حال جانچ لین اگر وہ ثابت ہو تو اپنے قانون قدرت کی فہرست مین اسکو بھی داخل کرلین اور اگر وہ ثابت نہو تو صرف اتنا کہدین کہ ثابت نہین مگر اس بات کے کہنے کے ہم ہرگز مجاز نہین ہونگے کہ وہ امر قانون قدرت سے باہر ہے۔ بلکہ قانون قدرت سے باہر کسی چیز کو سمجھنے کے لیے ہمارے لئے یہ ضرور ہے کہ ہم ایک دائرہ کیطرح خدا تعالے کے تمام قدرتین ازلی و ابدی پر محیط ہوجائین اور بخوبی ہمارا فکر اسبات پر احاطہ تام کرے کہ خدا تعالے نے روز اول سے آجتک کیا کیا قدرتین ظاہر کین اور آیندہ اپنے ابدی زمانہ مین کیا کیا قدرتین ظاہر کرے گا۔ کیا وہ جدید در جدید قدرتون کے ظاہر کرنے پر قادر ہوگا یا کولہو کے بیل کیطرح انہین چند قدرتون مین مقید اور محصور رہیگا جنکو ہم دیکھ چکے ہین اور جنپر ہمارا جزئی احاطہ ہے اور اگر انہین مین مقید اور محصور رہیگا تو باوجود اس کے غیر محدود الوہیت و قدرت اور طاقت کے یہ مقید اور محصور رہنا کس وجہ سے ہوگا کیا وہ آپ ہی وسیع قدرتون کے دکھلانے سے عاجز آئیگا یا کسی دوسرے قاسر نے اسپر جبر کیا ہوگا یا اوس کی خدائی کو انہین چند قسم کی قدرتون سے قوت پہونچتی ہے اور دوسری قدرتون کے ظاہر کرنے سے اوسپر زوال آتا ہے۔ بہرحال اگر ہم خدا تعالے کی قدرتون کو غیر محدود مانتے ہین تو یہ جنون اور دیوانگی ہے کہ اسکی قدرتون پر احاطہ کرنیکی امید رکھین کیونکہ اگر وہ ہمارے مشاہدہ کے پیمانہ مین محدود ہوسکین تو پھر غیر محدود اور غیر متناہی کیونکر رہین اور اس صورت مین نہ صرف یہ نقص پیش آتا ہے کہ ہمارا فانی اور ناقص تجربہ خدائے ازلی و ابدی کی تمام قدرتون کا حدبست کرنے والا ہوگا بلکہ ایک بڑا بھاری نقص یہ بھی ہے کہ اوسکی قدرتون کے محدود ہونے سے وہ خود بھی محدود ہوجائیگا اور پھر یہ کہنا پڑیگا کہ جو کچھ خدا تعالے کی حقیقت اور کنہ ہے ہم نے سب معلوم کرلی ہے اور اس کے گہراؤ اور تہ تک ہم پہونچ گئے ہین اور اس کلمہ مین جسقدر کفر اور بے ادبی اور بے ایمانی بھری ہوئی ہے وہ ظاہر ہے حاجت بیان نہین سو ایک محدود زمانہ کے محدود در محدود تجارب کو پورا پورا

قانون قدرت خیال کر لینا اور اس غیر متناہی سلسلہ قدرت کو ختم کر دینا اور آئندہ کو نئے اسرار کہلنے سے نا امید ہو جانا ان پست نظرون کا نتیجہ ہے جنہون نے خدائے ذوالجلال کو جیسا کہ چاہیے شناخت نہین کیا اور جو اپنی فطرت مین نہایت منقبض واقعہ ہوئے ہین یہانتک کہ ایک کنوئین کی مینڈک ہو کر یہ خیال کر رہے ہین کہ گویا ایک سمندر ناپیداکنار پر انکو عبور ہو گیا ہے تمام خوشیان عارفون کی اور تمام راحتین غمزدون کی اس مین ہین کہ خدا تعالے کی قدرتون کا کنارہ لایُدرک ہے مین یہ نہین کہتا کہ بے تحقیق اور بے ثبوت عقلی یا آزمائشی یا تاریخی کسی نئی بات کو مان لو کیونکہ اس عادت سے بہت سے رطب یابس کا ذخیرہ اکٹھا ہو جائے گا بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ خدائے ذوالجلال کی تعظیم کر کے اس کے نئے کامون کی نسبت (جو تمہاری محدود نظرون مین نئے دکہائی دیتے ہین) بیجا ضد مت کرو کیونکہ جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون خدا تعالے کی عجائب قدرتون اور فائق حکمتون اور پیچ در پیچ اسرارون کے ابہی تک انسان نے کلی حدبست نہین کی اور نہ آگے کو اسکی لیاقت و طاقت ایسی نظر آتی ہے کہ اس مالک الملک کے ورا الورا بہیدون کی ایک چہوٹے سے رقبہ زمین کیطرح پیمایش کر سکے یا کسی ایک چیز کے جمیع خواص پر احاطہ کرنیکا دم مار سکے مجہے ان صاحب وطن لوگون کے آگے منطقی دلائل کی حاجت نہین جو اپنے اوس پیارے مالک سے دلی محبت رکہتے ہین کیونکہ مین جانتا ہون کہ خود انکو وہی انکی سچی محبت یہ طریق ادب سکہاوے گی کہ ذات جامع الکمالات حضرت احدیت کے علم کے ساتہہ اپنے محدود علم کو برابر جاننا اور اسکی ازلی ابدی قدرتون کو اپنے مشاہدات یا معلومات سے زیادہ نہ سمجہنا بہت برا اور نالائق خیال ہے جو ادب اور تعظیم اور عجز اور عبودیت کی حقیقت سے نہایت دور پڑا ہوا ہے لیکن مین ان خشک فلسفیون کو جو عشق الہی اور اسکی بزرگ ذات کی قدرشناسی سے غافل ہین جہانتک مجہے طاقت عقلی دی گئی ہے بدلائل شافیہ راہ راست کیطرف پہیرنا چاہتا ہون کیونکہ مین دیکہتا ہون

کہ انکی روحانی زندگی بہت ہی کمزور ہوگئی ہے اور اونکی بیجا آزادی اور ضعف ایمانی نے بہت ہی
برا اثر انکے ارادت باطنی اور اونکی دینی اولوالعزمی اور اونکی اندرونی حالت پر ڈالا ہے
اور عجیب طور پر انہون نے ضلالت کو صداقت کے ساتھہ ملا دیا ہے"۔ پہر ان فلسفیوں
کی فہمائش کے لیے بصفحہ ۴۵ فرمایا ہے - کہ قانون قدرت کوئی ایسی شے نہین ہے
کہ ایک حقیقت ثابت شدہ کے آگے ٹہر سکے کیونکہ قانون قدرت خدا تعالے کے ان
افعال سے مراد ہے جو قدرتی طور پر ظہور مین آئے یا آئندہ آئینگے لیکن چونکہ ابہی خدا
تعالے اپنی قدرتون کے دکہلانے سے تہک نہین گیا ہے اور نہ یہہ کہ اب قدرت
نمائی سے بے زور ہو گیا ہے یا کسی طرف کو تہک گیا ہے یا کسی خارجی قاسر سے
مجبور کیا گیا ہے اور مجبوراً آئندہ کے عجائب کامون سے دستکش ہو گیا ہے اور ہمارے
لیے وہی چند صدیون کی کارگذاری یا اس سے کچہ زیادہ سمجہ لو چہوڑ گیا ہے اس لیے ساری
عقلمندی اور حکمت اور فلسفیت اور ادب اور تعلیم اسی مین ہے کہ ہم چند موجودہ مشہودہ
قدرتون کو جن مین ابہی صدہا طور کا اجمال باقی ہے مجموعہ قوانین قدرت خیال نکر
بیٹہین اور اسپر نادان لوگون کیطرح ضد نکرین کہ ہمارے مشاہدات سے خدا تعالے
کا فعل ہرگز تجاوز نہین کر سکتا کیونکہ یہ صرف احمقانہ دعوی ہے جو ہرگز ثابت نہین کیا
گیا اور نہ ثابت کیا جا سکتا ہے - ہمنے مانا کہ مذہب نیچر کا نقیض نہین ہے مگر یہ آپ
کیونکر ہم سے تسلیم کراتے ہین کہ سب خواص نیچر پر انسان محیط ہو چکا ہے کیا اسپر کوئی
دلیل بہی ہے یا نرا تحکم ہی ہے سو منہہ بند کرنا چاہتے ہین یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر تجارب
و مشاہدات جو آجتک قلمبند ہو چکے ہین صحیح اور کامل ہوتے تو علوم جدیدہ کو قدم رکہنے
کی جگہہ نرہتی حالانکہ آپ لوگ بہی کہا کرتے ہین کہ علوم جدیدہ کا دروازہ ہمیشہ کے لیے
کہلا ہے مین سچ سچ کہتا ہون کہ کیونکر ایسی چیزین کامل اور قطعی طور پر مقیاس الصداقت
یا میزان الحق ٹہر سکتی ہین جنکے اپنے ہی پورے طور کے انکشاف مین ابہی بہت سی منازل

باتی ہین اور اس پیچ در پیچ معمائے یہانتک حکما کو حیران اور سرگردان کر رکھا ہے کہ بعض ان مین سے حقائق اشیاء کے منکر ہی ہو گئے (منکرین حقائق کا وہی گروہ ہے جسکو سوفسطائی کہتے ہین) اور بعض ان مین سے یہ بھی کہہ گئے کہ اگرچہ خواص اشیاء ثابت ہین تاہم دائمی طور پر اُن کا ثبوت نہین پایا جاتا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے مگر ممکن ہے کہ کسی ارضی یا سماوی تاثیر سے کوئی چشمہ پانی کا اس خاصیت سے باہر آ جاوے آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے مگر ممکن ہے کہ ایک آگ بعض موجبات اندرونی یا بیرونی سے اس خاصیت کو ظاہر نہ کر سکے کیونکہ ایسی عجائب باتین ہمیشہ ظہور مین آتی رہتی ہین حکما کا یہی قول ہے کہ بعض تاثیرات ارضی یا سماوی ہزارون بلکہ لاکہون برسون کے بعد ظہور مین آتی ہین جو ناواقف اور بیخبر لوگون کو بطور خارق عادت معلوم دیتی ہین اور کبھی کبھی کسی کسی زمانہ مین ایسا کچھ ہو رہتا ہے کہ کچھ عجائبات آسمان مین یا زمین مین ظاہر ہوتے ہین جو بڑے بڑے فیلسوفون کو حیرت مین ڈالتے ہین اور پھر فلسفی لوگ انکے قطعی ثبوت اور مشاہدہ سے خیرہ اور متندم ہو کر کچھ نہ کچھ تکلفات کر کے طبعی ماہیت مین انکو گھسیڑ دیتے ہین تا ان کے قانون قدرت مین کچھ فرق نہ آ جائے ایسا ہی یہ لوگ ادہر کی اودہر لگا کر اوپری باتون کو کسی علمی قاعدہ مین جوڑ جاڑ کر گذارہ کر لیتے ہین جب تک پردار مچہلی نہین دیکہی گئی تھی تب تک کوئی فلسفی اسکا قائل نہ تہا اور جب تک متواتر دُم کے کٹنے سے دم کٹے کتے پیدا نہ ہونے لگے تب تک اس خاصیت کا کوئی فلاسفر اقراری نہ ہوا اور جب تک بعض زمینون مین کسی سخت زلزلہ کی وجہ سے کوئی ایسی آگ نہ نکلی کہ پتھرون کو پگھلا دیتی تھی مگر لکڑی کو جلا نہین سکتی تھی تب تک فلسفی لوگ ایسی خاصیت کا آگ مین ہونا خلاف قانون قدرت سمجھتے رہے جب تک اسپیرٹیہ کا آلہ نہین نکلا تھا کس فلسفی کو معلوم تھا کہ عمل ٹرینسفیوژن آف بلڈ یعنے ایک انسان کا خون دوسرے انسان مین داخل کرنا قانون فطرت مین داخل ہے پہلا اُس فلاسفر کا نام لینا چاہیے جو ایک

مشین یعنے بجلی کی کل نکلنے سے پہلے اس بجلی لگانے کے عمل کا قائل تھا ۔

فلسفی را چشم حق بین سخت نابینا بود ۔ گرچہ بیکن باشد و یا بو علی سینا بود ۔

یہ ثابت ہو چکا اور ہمیشہ مشاہدہ مین آتا ہے کہ جو لوگ خواہ نخواہ قانون قدرت کے پابند کہلاتے ہین وہ اپنی رائے مین بہت کچے ہوتے ہین اگر دس بیس معتبر اور نہایت عقلمند اور انکے ہم رتبہ آدمی کوئی عجیب بات ہنسی کے طور پر بھی بیان کر دین مثلاً یہ کہدین کہ ہم ایک پر دار آدمی کو بچشم خود دیکھ آئے ہین یا ایک پتھر مین سے شہد مترشح ہوتا ہم نے دیکھا کیا بلکہ کھایا ہے یا آسمان سے ہم نے پھول برستے دیکھے اور پھولون مین سے سونا نکلا یا شاید کوئی واقعہ صحیح ہی پیش آوے جیسے آجکل کے بعض اخبارون مین شائع کیا گیا ہے کہ یورپ کے ایک ملک مین ایک پتھر تیس من وزنی برسا جس مین ہڈیان بھی ملی ہوئی ہین شاید اون کی ہڈیان ہین جو چاند کے کرہ مین رہنے والے ہین تو فی الفور ایک فلاسفر صاحب کے دل مین ایک دہڑکا سا شروع ہو جائیگا تو یہہ دہڑکا اور اضطراب اس کم بخت کا اس کے نقصان عقل اور فہم پر صریح شہادت دیتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر سرمایہ اسکا ظن ہے کیونکہ کسی قطعی ثبوت مین انسان کبھی تردد نہین کر سکتا مثلاً اگر کسی زندہ آدمی کو دس بیس آدمی ملکر یہ کہین کہ تو زندہ نہین بلکہ مرا ہوا ہے ۔ تو اس قدر کیا وہ دس ہزار آدمی کی شہادت سے بھی اپنی زندگی سے شک مین نہین پڑے گا بلکہ بے شمار اشخاص کا مجمع بھی اپنے حلفی گواہون سے اسکو اضطراب مین نہین ڈالے گا کیونکہ اسکو اپنی زندگی پر پورا پورا الیقین ہے ۔ یہہ بھی دیکھا گیا کہ فلسفہ مین جو واقعی دانا ہین وہ تجارب فلسفہ پر بہت ہی کم یقین رکھتے ہین کیونکہ انکے معلومات وسیع ہین اور انکو اپنے فلسفہ کی اندرونی حقیقت معلوم ہے ۔

علامہ شارح قانون جو طبیب حاذق اور بڑا بھاری فلسفی ہے ایک جگہہ اپنی کتاب مین لکھتا ہے جو یونانیون مین یہہ قصے بہت مشہور ہین جو بعض عورتون کی جواہر قیمتین

عفیفہ اور صالحہ تہین بغیر صحبت مرد کے حمل ہو کر اولاد ہوئی ہے پھر علامہ موصوف بطور رائے کے لکہتا ہے کہ یہہ قصے افترا اور مجہول نہین ہو سکتے کیونکہ بغیر کسی اصل صحیح کے مختلف افراد اور مہذب قومون مین ایسے دعاوی ہرگز رونما نہین پا سکتے ہین اور نہ عورتون کو جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ زانیہ ہونے کی حالت مین اپنے حمل کی ایسی وجہ پیش کرین جس سے اور بہی ہنسی کرائین اور ہمین اسبات سے پرہیز کرنا چاہیے کہ خواہ نخواہ ایسی تمام عورتون پر زنا کا الزام لگائین جو مختلف ملکون اور قومون اور زمانون مین مستور الحال گذر چکی ہین کیونکہ طبعی قواعد کے رو سے ایسا ہونا ممکن ہے وجہ یہ کہ بعض عورتین جو بہت ہی نادر الوجود ہین بباعث غلبہ رجولیت اس لائق ہوتی ہین کہ انکی منی دونو قوت فاعلی وانفعالی رکہتی ہو اور کسی سخت تحریک خیال شہوت سے جنبش مین آ کر خود بخود حمل ٹہرنیکا موجب ہو جائے۔ مین کہتا ہون کہ ایسے قصہ ہندون مین بہی مشہور ہین سورج بنسی اور چندر بنسی خاندان کے انہین قصون پر بنیاد پائی جاتی ہے۔

غرض یہ خیال ہندوؤن مین بہی پرانا چلا آتا ہے یہانتک کہ رگ وید مین لکہا ہے کہ ایک نیک بخت رشی کی لڑکی کو فقط اندر دیوتا کی ہی توجہ سے حمل ہو گیا تہا اور ایسا ہی شمس وقمر سے بہی شرفا آریہ کی پاکدامن لڑکیون کو حمل ہوتا رہا ہے اب ان قصون اور کہانیون کو جو بکثرت مختلف قومون مین پائی جاتی ہین یک مرتبہ مردود اور باطل سمجہ کر پایۂ اعتبار سے ساقط کر دینا حکیمانہ طریق نہین ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ اگر ان قصون کو انکے زوائد سے الگ کر کے دیکہا جائے تو انکے نیچے وہی ایک دقیق خاصہ علم طبعی کا چہپا ہوا نظر آتا ہے جسکی طرف علامہ نے اشارہ کیا ہے اور اسبات پر چند نہین کرنی چاہیے کہ اگر یہ بات کچہ حقیقت رکہتی ہے تو پہر عام طور پر کیون وقوع مین نہین آتی کیونکہ اول تو یہہ سوانح ایسے نادر الوقوع نہین ہین جیسے آجکل کے نئے فلسفی انکو خیال کر رہے ہین بلکہ مختلف قومون مین انکے آثار سلسلہ وار چلے آئے

ہین اگرچہ عبرانیون مین تو صرف حضرت مسیح اس طرز کی پیدایش مین بیان کیے گئے ہین لیکن یونانیون اور آریون کی کتابون مین اس کی نظیرین بہت پائی جاتی ہین۔ اور حال کے زمانہ اور اس کے قریب قریب ہی بعض ممالک کی عورتین حملدار ہو کر ایسا کچھ بیان کرتی رہی ہین اب ان سب قصون کی نسبت گو کسی منکر کی کیسی ہی رائے ہو مگر صرف ان کے نادر الوقوع ہونے کی وجہ سے وہ سب کے سب رد نہین کیے جا سکتے اور ان کے ابطال پر کوئی دلیل فلسفی قائم نہین ہو سکتی بلکہ اکثر یونانی فلسفی (آسمانون کے ماننے والے) اور انہین مین سے **افلاطون** اور ارسطو بھی اس بات پر متفق ہین کہ حادث چیزون کی مبادی آسمانون کی حرکتین اور اونکے مختلف دورے ہین۔ اسی جہت سے علوی اور سفلی چیزون کی حکم اور حال مختلف ہوتے ہین اور اسی بنا پر انکے مذہب کے رو سے ممکن ہے کہ ایک دَوْر مین ایسی عجائب چیزین یا عجائب شکلون کے جانور پیدا ہون کہ نہ تو دورہ سابق مین اور نہ دور لاحق مین انکی نظیر پائی جائے۔ غرض نادر الظہور اشیاء کا سلسلہ اس وضع عالم کو لازمی پڑا ہوا ہے۔ اور علامہ موصوف نے اس مقام مین ایک تقریر بہت ہی عمدہ لکھی ہے وہ لکھتے ہین کہ اگرچہ سب انسان ایک نوع مین ہونے کی وجہ سے باہم متناسب الطبع واقعہ مین مگر پھر بھی اون مین سے بعض کو نادر طور پر کبھی کبھی کسی کسی زمانہ مین خاص خاص طاقتین یا کسی اعلے درجہ کی قوتین عطا ہوتی ہین جو عام طور پر دوسرون مین نہین پائی جاتین جیسے مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ مین تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے جو بطور خارق عادت ہے اور بعض کی قوت حافظہ یا قوت نظر ایسے کمال درجہ کو پہونچی ہے جو اوسکی نظیر نہین پائی گئی اور اس قسم کے لوگ بہت نادر الوجود ہوتے ہین جو صدہا یا ہزارون برسون کے بعد کوئی فرد ان مین سے ظہور مین آتا ہے اور چونکہ عوام الناس کی نظر اکثر امور کثیر الوقوع اور متواتر الظہور پر ہوا کرتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ عام لوگون کی نگاہ مین جو باتین کثیر الوقوع اور متواتر

الظہور ہون وہ بطور قاعدہ یا قانون قدرت کے مانی جاتی ہین اور انہین کی سچائی پر پختہ اعتماد ہوتا ہے اس لیے دوسرے امور جو نادر الوقوع ہوتے ہین وہ بمقابل امور کثیر الوقوع کے نہایت مضمحل اور مشتبہ بلکہ باطل کے رنگ مین دکہائی دیتے ہین اسیوجہ سے عوام کیا بلکہ خواص کو بہی ان کے وجود مین شک اور شبہات پیدا ہو جاتے ہین سو بڑی غلطی جو حکما کو پیش آتی ہے اور بڑی بہاری ٹہوکر جو انکو آگے قدم رکہنے سو روکتی ہے یہی ہے کہ وہ امور کثیر الوقوع کے لحاظ سے نادر الوقوع کی تحقیق کے درپے نہین ہوتے اور جو کچہ ان کے آثار چلے آتے ہین انکو صرف قصہ اور کہانیان خیال کرکے اپنے سر پر سے ٹال دیتے ہین حالانکہ یہہ قدیم سے عادت اللہ ہے جو امور کثیر الوقوع کے ساتہہ نادر الوقوع عجائبات بہی کبہی کبہی ظہور مین آتے رہتے ہین اسکی نظیرین بہت ہین جنکا لکہنا موجب تطویل ہے اور حکیم بقراط نے اپنی ایک طبی کتاب مین چند چشم دید بیمارون کا بہی حال لکہا ہے جو قواعد طبی اور تجربہ اطبا کی رو سے ہرگز قابل علاج نہین تہی مگر ان بیمارون نے عجیب طور پر شفا پائی جسکی نسبت انکا خیال ہے کہ یہ شفا بعض نادر تاثیرات ارضی یا سماوی سے ہے۔ اس جگہہ ہم اس قدر اور لکہنا چاہتے ہین کہ یہ بات صرف نوع انسان مین محدود نہین کہ کثیر الوقوع اور نادر الوقوع خواص کا ہمین سلسلہ چلا آتا ہے بلکہ اگر غور کرکے دیکہین تو یہ دوسرا سلسلہ ہر یک نوع مین پایا جاتا ہے۔ مثلاً نباتات مین سے اک کے درخت کو دیکہو کہ کیسا تلخ اور زہرناک ہوتا ہے مگر کبہی مدتون اور برسون کے بعد ایک قسم کی نبات اس مین پیدا ہو جاتی ہے جو نہایت شیرین اور لذیذ ہوتی ہے اب جس شخص نے اس نبات کو کبہی نہ دیکہا ہو اور معمولی قدیمی تلخی کو دیکہتا آیا ہو بےشک وہ اس نبات کو ایک امر طبعی کی نقیض سمجہے گا ایسا ہی بعض دوسری نوع کی چیزون مین بہی دور دراز عرصہ کے بعد کوئی نہ کوئی خاصہ نادر ظہور مین آجاتا ہے۔ پہر اس مقدمہ کو ختم کرنے کے بعد اصل اعتراض مخالفین کا کہ معجزہ شق القمر قانون قدرت کے مخالف ہے اور تاریخی واقعات مین اسپر شہادت پائی نہین جاتی۔ پہلا عقلی جواب دیا ہے اور بحمد اللہ مقدمہ

اسکا قانون قدرت کے مخالف نہ ہونا ثابت کیا ہے اس کے بعد اسپر تاریخی شہادت کا ثبوت دیا اور بصفحہ ۴۷ یہ کہا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنہون نے عام اور علانیہ طور پر یہ دعوے مشہور کر دیا تہا کہ میرے ہاتہہ سے معجزہ شق القمر وقوع مین آگیا ہے اور کفار نے اسکو بچشم خود دیکہہ بہی لیا ہے مگر اوسکو جادو قرار دیا اپنے اس دعوی مین سچے نہین تہے تو پہر کیون مخالفین آنحضرت جو اسی زمانہ مین تہے جنکو یہ خبرین گویا نقارہ کی آواز سے پہنچ چکی تہی چپ رہے اور کیون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مواخذہ نہ کیا کہ آپ نے کب چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکہایا اور کب ہم نے اوسکو جادو کہا اور اوسکی قبول سے موںہہ پہیرا اور کیون اپنے مرتے دم تک خاموشی اختیار کی اور موںہہ بند رکہا یہانتک کہ اس عالم سے گذر گئے کیا انکی یہ خاموشی جو ان کی مخالفانہ حالت اور جوش مقابلہ کے بالکل برخلاف تہی اس بات کا یقین نہین دلاتی کہ کوئی ایسی سخت روک تہی جسکی وجہ سے کچہہ بول نہین سکتے تہے مگر بجز ظہور سچائی کے اور کون سی روک تہی یہ معجزہ مکہ مین ظہور مین آیا تہا۔ اور مسلمان ابہی بہت کمزور اور غریب اور عاجز تہے پہر تعجب یہ کہ انکے بیٹون پوتون نے بہی انکار مین کچہہ زبان کشائی نکی حالانکہ اونپر واجب و لازم تہا کہ اتنا بڑا دعوے اگر افترا محض تہا اور صدہا کوسون مین مشہور ہو گیا تہا اس کے رد مین کتابین لکہتے اور دنیا مین شائع اور مشہور کرتے اور جب کہ لاکہون آدمیون عیسائیون عربون یہودیون مجوسیون وغیرہ مین سے رد لکہنے کی کسی کو جرات نہ ہوئی اور جو لوگ مسلمان تہے وہ علانیہ ہزارون آدمیون کی روبرو چشم دید گواہی دیتے رہے جنکی شہادتین آج تک اس زمانہ کی کتابون مین مندرج پائی جاتی ہین تو یہ صریح دلیل اس بات پر ہے کہ مخالفین ضرور شق القمر مشاہدہ کر چکے تہے اور رد لکہنے کے لیے کوئی بہی گنجایش باقی نہین رہی تہی اور یہی بات تہی جس نے انکو منکرانہ شور و غوغا سے چپ رکہا تہا سو جب کہ اسی زمانہ مین کروڑہا مخلوقات مین شق القمر معجزہ مشہور ہو گیا مگر ان لوگون نے خجالت زدہ ہو کر اس کے مقابلہ پر دم

بھی نہ مارا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے مخالفین اسلام کا چپ رہنا شق القم
کے ثبوت کی دلیل ہے نہ کہ اس کے ابطال کی کیونکہ اس بات کا جواب مخالفین اسلام کے
پاس کوئی نہین کہ جس دعوی کا رد انہین ضرور لکھنا چاہیئے تھا انہون نے کیون نہین
لکھا آنحضرت کوئی معمولی درویش یا گوشہ نشین نہین تھے تا یہ عذر پیش کیا جائے کہ
ایک فقیر صلح مشرب جس نے دوسرے مذہب پر کچھ حملہ نہین کیا چشم پوشی کے لائق تھا
بلکہ آن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عام مخالفین کا جہنمی ہونا بیان کرتے تھے اس
صورت مین مطلق طور پر جوش پیدا ہونے کے موجبات موجود تھے۔ ماسوا اسکے
یہ بھی کچھ ضروری معلوم نہین ہوتا کہ واقعہ شق القمر پر جو چند سیکنڈ سے کچھ زیادہ نہین تھا
ہر ایک ولائت کے لوگ اطلاع پا جائین کیونکہ مختلف ملکون مین دن رات کا قدرتی
تفاوت اور کسی جگہہ مطلع ناصاف اور پر غبار ہونا اور کسی جگہہ ابر ہونا ایسا ہی کئی
اور ایک موجبات عدم رویت ہو جاتے ہین۔ اور نیز بالطبع انسان کی طبیعت اور
عادت اس کے برعکس واقع ہوئی ہے کہ ہر وقت آسمان کیطرف نظر لگائی رکھے
بالخصوص رات کے وقت جو سونے اور آرام کرنیکا اور بعض موسمون مین اندر بیٹھنے
کا وقت ہے ایسا التزام بہت بعید ہے۔

پھر ان سب باتون کے بعد ہم یہ بھی لکھتے ہین کہ شق القمر کے واقعہ پر ہندؤن
کی معتبر کتابون مین بھی شہادت پائی جاتی ہے مہابھارت کے دہرم پرب مین
بیاس جی صاحب لکھتے ہین کہ ان کے زمانہ مین چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا تھا او
وہ اس شق القمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے بسوامتر کا معجزہ قرار دیتے ہین
لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققون کے بیان سے
پایا جاتا ہے کہ مہابھارت وغیرہ پران کچھ قدیم اور پرانے نہین ہین بلکہ بعض
پرانون کی تالیف کو تو صرف آٹھ سو اور نو سو برس ہوا ہے اب قرین قیاس

ہے کہ مہابہارتہ یا اسکا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہا لکہا گیا اور بسوامتر کا نام صرف بیجا طور کی تعریف پر جیسا کہ قدیم سے ہندون کی اپنے بزرگون کی نسبت عادت ہے درج کیا گیا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندون مین مولف تاریخ فرشتہ کیوقت مین بھی بہت کچہ پہیلی ہوئی تہی کیونکہ اس نے اپنی کتاب کے مقالہ یازدہم مین ہندون سے یہہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی ہے کہ شہر دہار کہ جو متصل دریاے چنبل صوبہ مالوہ مین واقعہ ہے اب اسکو شاید دہارانگری کہتے ہین وان کا راجہ اپنے محل کی چہت پر بیٹہا تہا ایک بارگی اوس نے دیکہا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پہر ملگیا اور بعد تفتیش اس راجہ پر کہل گیا کہ یہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے تب وہ مسلمان ہوگیا اس ملک کے لوگ اوس کے اسلام کی وجہ یہی بیان کرتے تہے اور اس گردنواح کے ہندون مین یہ ایک واقعہ مشہور تہا جس بنا پر ایک محقق مؤلف نے اپنی کتاب مین لکہا ۔ بہرحال جب آریہ دیس کے راجون تک یہ خبر شہرت پاچکی ہے اور آریہ صاحبون کے مہابہارتہ مین درج بہی ہوگئی اور پنڈت دیانند صاحب پر اون کے زمانہ کو داخل زمانہ نبوی سمجہتے ہین اور قانون قدرت کی حقیقت بہی کہل چکی تو اگر اب بہی لالہ مرلیدہر صاحب کو شق القمر مین کچہ تامل باقی ہو تو انکی سمجہ پر ہمین بڑے بڑے افسوس ہین گے ۔)

پہر صفحہ ۸۴ سے آریہ کے اصول تناسخ پر دلچسپ بحث کی ہے پہر **صفحہ ۹۱** سے ۲۰۰ تک آریہ کے اصول اعتقادات اور وید کی تعلیمات کے صحیح نہونے پر بحث کی ہے جو ملاحظہ ناظرین کے لائق ہے

جو صاحب ان مباحث سے حظ اٹہانا چاہتے ہین وہ اصل کتاب بقیمت عمہ ۱۲ار جناب مصنف سے جو قادیان ضلع گورداسپور مین مقیم ہین طلب فرماکر ملاحظہ فرماوین ۔

اور **حمیت وحمایت اسلام** تو یہی چاہتی ہے ۔ کہ ایک ایک مسلمان اس کتاب کے دس

دس ہین بیس نسخہ خرید کر ہندو مسلمانون مین تقسیم کرے۔ ہمین ایک **فائدہ** تو یہ ہے کہ اصول اسلام کی خوبی اور اصول مذہب آریہ کی برائی زیادہ شیوع پائیگی۔ اور اس سے آریہ سماج کی ان مخالفانہ کارروائیون کو جو اسلام کے مقابلہ مین وہ کرتے ہین روک ہوگی۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کتاب کی قیمت سے دوسری تصانیف مرزا صاحب مثل سراج منیر وغیرہ کے جلد چھپنے اور شائع ہونے کی ایک صورت پیدا ہوگی۔

ہمنے **سنا** ہے کہ اسوقت تک سراج منیر کا طبع ہونا عدم موجودگی زر کے سبب معرض التوا مین ہے اور اسکے مصارف طبع کے لیے آمد قیمت سرمہ چشم آریہ کا انتظار ہے **یہ** بات صحیح ہے تو مسلمانون کی حالت پر کمال افسوس ہے کہ ایک شخص اسلام کی حمایت مین تمام جہان کے اہل مذاہب سے مقابلہ کے لیے وقف اور فدا ہو رہا ہے پھر اہل اسلام کا اس کام کی مالی معاونت مین یہ حال ہے۔ شاید ان خام خیالون کو یہ خیال ہوگا کہ مرزا صاحب اپنے دس ہزار روپیہ کی جائداد جسکو انہون نے **مخالفین اسلام** کو مقابلہ پر **انعام** دینے کے لیے رکہا ہوا ہے فروخت کر کے صرف کر لین تو پیچھے گروہ انکو مالی مدد دینگے ان کا واقعی یہی خیال ہے تو ان کا حال اور بہی افسوس کے لائق ہے۔ اس افسوس پر بھی انکا یہی حال رہا اور انہون نے بہت جلد "سرمہ چشم آریہ" کو ہاتھون ہاتھ اٹہا کر مصارف طبع سراج منیر کے لیے روپیہ مہیا نہ کر دیا تو ہمکو ان کے حال پر آنسو بہانا پڑے گا۔ **اے خداتعالی** تو ایسا نہ کر مسلمانون کو دل ہمت سماحت ہمدردی عطا فرما آمین ثم آمین۔

بقیہ مضمون

"بغض و تہاجر"

(جو نمبر تین مین نا تمام رہا ہے)

یہ بات محتاج ثبوت نہین ہے کہ بغض و تہاجر باہمی تراحم کے مخالف ہے جسکا اس آیۃ (نمبر ۴) مین معنًی ارشاد ہے۔

(۵) اور خداے تعالے نے فرمایا ہے "خدا کو پوجو اور اسکا شریک کسی کو نہ بناؤ اور قرابت والون ۔ اور یتیمون ۔ اور مسکینون ۔ اور ہمسایئون سے جو نزدیک ہون اور جو دور ہون اور مسافرون اور غلامون سے جنکے تم مالک ہو احسان کرو خدا اون سے خوش نہین جو متکبر ہو اور مفخر کرے"۔

واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين احسانا وبذي القربى واليتمى والمساكين والجار ذي القربى والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبيل وما ملكت ايمانكم ان الله لا يحب من كان مختالا فخورا (نساء رکوع ۷)

یہ حکم احسان ایسا عام ہے کہ ما فوق اہل ایمان قرابتیون و ہمسائیون وغیرہ کے علاوہ کفار ہمسایہ و قرابتیون وغیرہ کو بھی شامل ہے۔ اور یہ بات بھی ظاہر ہے و محتاج بیان نہین ہے کہ تہاجر اس احسان کے مخالف ہے کیونکہ خوش خلقی سے کلام کرنا و خندہ پیشانی سے ملنا احسان کا ادنی درجہ ہے۔

اس قسم کی بیسیون عمومات قرآن مین جن سے عموماً اہل ایمان کے ساتھ (جن مین گنہگار مومن بھی داخل ہین) یہ احسان کا حکم ہے جو بغض و تہاجر کے صریح مخالف ہے اور اس مضمون کی **احادیث** نبوی و آثار سلفی بہت ہی کثرت سے وارد ہین از انجملہ چند احادیث و آثار کی نقل پر اقتصار کیا جاتا ہے۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالے اوسپر رحم نہ کریگا جو لوگون پر رحم نہین کرتا ۔

عن جریر قال رسول الله صلعم لا یرحم الله من لا یرحم الناس ۔ (بخاری ص ۸۸۹ مشکوٰۃ ص ۴۲۳ مسلم)

(۲) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالے رحم والون پر رحم کرتا ہے تم زمین والون پر رحم کرو تمپر وہ رحم کرے گا جو آسمان مین ہے ۔

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلعم الراحمون یرحمهم الرحمٰن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ۔ (ابو داؤد ص ۳۱۹ ترمذی ص ۱۵ جلد ۲)

اس مضمون کی احادیث اور بہت ہین جنہین عموماً خلق خدا پر رحم کا حکم ہے کسی مسلمان سے اوسکی خصوصیت نہین ہے بلکہ جس رحم کا ان احادیث مین ذکر ہے اس رحم کے مستحق زیادہ تر وہی لوگ ہین جو گناہون کی بلا مین مبتلا ہین اور یہ ظاہر ہے کہ بغض و تہاجر اس رحم کے مخالف ہین رحم کا مقتضا یہی ہے کہ انکو پیار سے ملین اور بلاطفت سے انکو گناہون سے نکالین ۔ نہ یہ انکو مطرود اور مردود رہنے دین ۔ پس جو کسی مبتلا گناہ (فضول مسلمان گنہگار) سے بغض اختیار کرکے بے پرواہ ہوا اسپر ترس کہا کہ اسکی ہدایت کا طالب ہوا اسنے ان احادیث کا صریح خلاف کیا ۔ اس بیان کا پورا مؤید شیخ کا قول ہے نمبر (۲۱) پر نقل ہوگا

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو مومنون کو باہم رحم و محبت کرنے اور ایک کو دوسرے کیطرف بدل مائل ہونے مین ایسا پائیگا جیسے ایک جسم ہے جس کا ایک عضو دکھے تو تمام جسم اسکی ہمدردی مین بے خوابی و بخار مین شریک ہوتا ہے ۔

عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تری المؤمنین فی تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم کمثل الجسد اذا اشتکی عضواً تداعی له سائر الجسد بالسهر والحمّی ۔ (بخاری ص ۸۸۹ مسلم ص ۳۲۱ جلد ۲)

پہلی دو حدیثین عموماً خلق خدا پر رحم کو واجب کرتے ہین اور یہ حدیث خاص کر مومنون

(جنہین اہل معاصی بہی شامل ہین اور وہ زیادہ تر ترحم کا محل ہین) کو باہم رحم و پیار کرنا خوب کرتی ہین اور باہم بغض و تہاجر سے مانع ہین۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین شب سے اوپر (مسلمان) بہائی سے ترک کلامی حلال نہین ہے۔ ایک دوسرے کو ملتا ہے تو ایک ادہر سونہہ پہیرتا ہے دوسرا ادہر اور ان دونون سے اچہا وہ ہے جو پہلے سلام کرے

عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول الله صلعم لا یحل لاحد ان یهجر اخاه فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض هذا ویعرض هذا وخیرهما الذی یبدأ بالسلام (بخاری صـ۸۹۶ مسلم صـ۳۱۶ جلد۲)

ایک روایت مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جس نے تین دن سے اوپر ترک کلامی کی اور وہ مرگیا تو آگ مین داخل ہوا۔

عن ابی هریرة عن النبی صلعم من هجر فوق ثلث فمات دخل النار (احمد وابوداؤد صـ۳۱۶ ج۲)

اور ایک روایت مین فرمایا ایک برس تک بہائی سے ترک کلامی کرنا ایسا ہے۔ جیسے اس کی خون ریزی کرنا۔

عن ابی خراش عن النبی صلعم من هجر اخاه سنة فهو کسفک دمه (ابوداؤد صـ۳۱۶ ج۲)

(۶) اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ظن سے بچو ظن بڑی جہوٹی بات ہے اور کسی کی نیکی اور بدی تلاش نکرو اور کسیکو ضرر دینے کے لیے کبہی چیز کے دام نہ بڑہاؤ اور آپس مین حسد عداوت قطع کلامی (یا بدگوئی) نکرو اور خدا کے بندے آپس مین بہائی ہوجاؤ۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلعم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد الله اخوانا بخاری صـ۸۹۶ مسلم صـ۳۱۶ جلد۲

(۷) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا نے حکم بہیجا ہے

عن عیاض قال قال رسول اللہ صلعم قال ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد (ریاض الصالحین ص ۲۱۵ و مسلم ص ۳۸۵ جلد ۲)

کہ تم آپس مین فروتنی اختیار کرو اور ایک دوسرے پر فخر نہ کرے یعنی اپنے آپ کو اس سے اچھا نہ سمجھے ۔

(۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہشت مین نہ جائیگا جس کے دل مین ذرہ کی برابر تکبر ہوگا ۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو سب کوئی چاہتا ہی کہ میرا کپڑا اچھا ہو اور میری جوتی اچھی ہو آپ نے فرمایا خدا تعالی باجمال ہی وہ جمال (خوبصورتی) کو پسند کرتا ہی یعنی خوبصورتی تکبر نہین ہے تکبر یہ ہی کہ حق کے سامنے اتراوین اور لوگون کو حقارت سے دیکھین ۔

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنا قال اللہ تعالی جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس ترمذی ص ۲۲ جلد ۲ و مشکوۃ ص ۴۳۳ و مسلم ص ۶۵ ج ۱

(۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہی نہ وہ اس کی خیانت کرے نہ اس سے جھوٹ کہے نہ اسکو ذلیل کرے مسلمان کا مسلمان پر سبھی کچھ (آبرو و خون اور مال) حرام ہے پرہیزگاری کا محل دل ہی انسان کو برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم المسلم اخو المسلم لا یخونہ ولا یکذبہ ولا یخذلہ کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ ومالہ ودمہ التقوی ھھنا بحسب المرء من الشر ان یحقر اخاہ (مسلم ص ۳۱۷ جلد ۲ و ترمذی ص ۱۵ جلد ۲)

اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو شخص کسی گناہ کے سبب دوسرے کو برا جانتا ہے اور اسکو برا سمجھکر اس سے ترک کلامی کرتا ہے وہ اپنے آپ کو اس سے بہتر جانتا ہی اور

اور اُس پر فخر کرتا ہے ۔ وہ اپنے آپ کو اسکی مثل کبھی گناہ کا مرتکب سمجھے تو اسکو ایک گناہ کے سبب مطلقاً بُرا نہ جانے اسکو اپنی مثل مبتلا گناہ سمجھکر ترس کہائے اور پیار کے ساتھ اسکو گناہ سے ہٹائے ۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا قول جو نمبر (۲۱) پر منقول ہو گا ہمارے اس بیان کا بھی پورا مؤید ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا سلف صالحین نے کسی سے کسی گناہ کے سبب ترک کلامی کی ہے تو فخر و تکبر سے نہین کی اور نہ اس اعتقاد سے کہ وہ شخص ایک گناہ کے سبب مطلقاً بُرا ہو گیا ہے انکی ترک کلامی صرف نصیحۃً و نصاحۃً و ہدایۃً تھی چنانچہ ان احادیث کے جواب مین اسکی تفصیل ہو چکی ہے ۔

(۱۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان کے مسلمان پر چھہ حق ہین ملے تو سلام کرنا ۔ دعوت کرے تو اُس کی دعوت قبول کرنا ۔ کچھہ پوچھے تو خیر خواہی کی بات کہنا ۔ چھینک مار کر حمد کہے تو رحمت کی دعا دینا ۔ بیمار ہو تو اسکو پوچھنا مر جائے تو اُس کے جنازہ کے ساتھ جانا ۔

عن ابی هريرة قال قال رسول صلی الله علیه واله وسلم حق المسلم علی المسلم ست اذا لقیته فسلم علیه واذا عطس فحمد الله فشمته واذا مرض فعده واذا مات فاتبعه (مسلم ص۲۱۳ جلد۲)

ان احادیث مین جو مومن اور مسلم کا ذکر اور اس کے حقوق کا بیان ہے یہ گناہگار اہل ایمان کو بھی اپنے عموم سے شامل ہے جو شخص گناہگار اہل ایمان کو مذہب خوارج کا مقلد ہو کر دایرہ ایمان و اسلام سے خارج کرے یا مذہب معتزلہ کے موافق انکے ایمان مین توقف کرے وہ ان دلائل کتاب و سنت کا جواب دے جنکو ہم مضمون "کفر و کافر" مین ضمیمہ جلد چہارم بیان کر چکے ہین ۔

(۱۱) آنحضرت نے فرمایا ہے کسی نیکی کو ہلکا یعنی تہوڑا نہ سمجھو اور نہین تو یہی سہی کہ اپنے بہائی (یعنے مسلمان) کو

عن ابی ذر قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم

لا تحقرن من المعروف شیئاً ولو ان تلقی اخاك بوجه طلق صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۲۹

خندہ پیشانی سے ملو۔

عن عائشة ان رجلا استاذن علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ائذنوا له فبئس اخو العشیرة فلما جلس تطلق النبی صلی الله علیه وسلم فی وجهه وانبسط الیه فلما انطلق الرجل قالت عائشة یا رسول الله قلت له کذا وکذا ثم تطلقت فی وجهه وانبسطت الیه فقال رسول صلی الله علیه واله وسلم متی عاهدتنی فحاشا ان شر الناس عند الله منزلة یوم القیمة من ترکه الناس اتقاء شره - (بخاری ص ۸۹۱ مسلم ص ۳۲۳ جلد ۲)

(۱۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے حاضر ہونا چاہا آنحضرت صلعم نے اسکو اذن دیا اور اس کے آنے سے پہلے فرمایا کہ یہ شخص برا ہے جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر بیٹھا تو آپ نے خندہ پیشانی اور خوش خلقی سے اس سے بات کی وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رض نے سوال کیا کہ اے حضرت پہلے تو آپ نے اس کی نسبت ایسا کہا اور جب وہ آیا تو اس سے خندہ پیشانی و انبساط سے خطاب فرمایا۔ آپ نے جواب دیا کہ اے عائشہ تو نے مجھے بدخلق یا بدگو کب پایا ہے قیامت کے دن سب سے برے درجہ مین وہ شخص ہوگا جسکو لوگ اُسکی بدخلقی یا بدگوئی سے بچنے کے لئے چھوڑ رکھین۔

عن ابی ذر قال قال رسول صلعم اتق الله حیث ما کنت واتبع السیئة الحسنة تمحها وخلق الناس بخلق حسن - (ابن ماجه والترمذی ص ۲۱ جلد ۲

(۱۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر کو فرمایا ہے خدا سے ڈر جہان کہین ہو اور بدی کے پیچھے بھلائی کو لگا اس سے تو بدی کو مٹا دے گا اور لوگون سے اچھے خلق کے ساتھ میل جول رکھ۔

(۱۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان لوگون مین ملا رہے اور اور انکی تکلیف پر صبر کرے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو ان سے جُدا رہے اور انکی تکلیف پر صبر نکرے ۔

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذٰہم افضل من الذی لایخالطہم ولا یصبر علی اذٰہم ۔ (ترمذی وابن ماجہ صفحہ ۸۳ جلد ۲ ع ۴۳۳)

(۱۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مین سے اچھا شخص وہ ہے جو خوش خلق ہے ۔

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلعم خیارکم احسنکم اخلاقاً (بخاری ومسلم ومشکوٰۃ ص ۹۲ ج ۵ ص ۴۲۲)

ان احادیث مین خوش خلقی کا حکم عام ہے متقی مسلمانون سے مخصوص نہین اور گنہگار اہل ایمان اس حکم سے مستثنی نہین ہین بلکہ حدیث نمبر ۱۳ تو خاصکر ان ہی لوگون کے حق مین ہے جو مسلمانون کو تکلیف دیتے ہین اور اُس تکلیف دہی کے سبب وہ گنہگار ہوتے ہین ۔

(۱۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مین ایک اعرابی نے آکر بول کر دیا اور لوگ اسکے گرد ہوئے تو آپ نے فرمایا اسکا بول بند نکرو جب وہ بول کر چکا تو اوسکو آپ نے نرمی سے سمجھایا ۔ اور لوگون سے کہا کہ تم کو خدا نے آسانی کے لئے بھیجا ہے نہ مشکل ڈالنے کے لئے ۔

عن ابی ھریرۃ قال قام اعرابی فبال فی المسجد فتناولہ الناس فقال لہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوہ وھریقوا علی بولہ سجلاً من الماء او ذنوباً من ماء فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین (بخاری ص ۳۵ و ص ۸۹ وغیرہ)

(۱۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] ایک دفعہ [illegible] حضرت عائشہ

عن عائشة رضؓ قالت دخل رهط من الیہود علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیك ففهمتها فقلت علیکم السام واللعنة فقال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم مہلًا یا عائشة فان اللہ یحب الرفق فی الامر کلہ ۔ (بخاری ص ۹۲۵) وفی روایة قال یا عائشه ان اللہ تعالی رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق ما لا یعطی علی العنف (مسلم ص ۳۲۲) وفی روایة علیك بالرفق وایاك والعنف والفحش (مسلم ص ۳۲۳ ومشکوة ص ۴۲۳) وعن جریر من یحرم الرفق یحرم الخیر (مسلم ص ۳۲۲ ومشکوة ص ۴۲۴)

نے جواب مین کہا کہ تم ہی پر موت اور لعنت ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو سخت گوئی سے منع کیا اور فرمایا اے عائشہ نرمی کر خداوند تعالے نرمی کو پسند کرتا ہے ۔ اور ایک حدیث مین ہے خدا تعالی رفیق ہے وہ رفق (نرمی) کو پسند کرتا ہے ۔ نرمی پر وہ عنایت کرتا ہے جو سختی پر نہین کرتا ۔ ایک حدیث مین فرمایا اے عائشہ نرمی اختیار کرو اور بدگوئی سختی سے بچو اور جریر کی حدیث مین ہے جو نرمی سے محروم رہا وہ ہی خیر سے محروم رہا ۔ اور ظاہر ہے کہ جو لوگ بغض و تہاجر اختیار کرتے ہین ان کو مسلمان گناہگارون کے ساتھ نرمی و آسانی نہین ہوتی جب وہ ان سے بولین گے سخت کہین گے اور جب انکو دیکھینگے قہر کی نگاہ سے دیکھین گے ؛

(۱۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپس مین درستی نماز و روزہ صدقہ سے بہتر ہے اور آپس مین فساد دین کو مونڈنے والا ہے اور ایک حدیث مین فرمایا کہ حسد اور بغض پہلی امتون کی مرض تم مین چلی آئی ہین بغض مونڈنے والی چیز ہے مین یہ نہین کہتا کہ

عن ابی الدرداء قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجة الصیام والصدقة والصلوة قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ہی الحالقة ۔

بال کو مونڈتا ہے وہ تو دین کو مونڈ ڈالتا ہے۔

(ابوداؤد ص۳۱۲ والترمذی ص۸۳ جلد ۲)

وعن الزبیر قال قال رسول اللہ صلعم دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء هی الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین (احمد والترمذی ص۸۳ جلد ۲)

(۱۹) حضرت علی المرتضیٰ کا قول ہے۔ لوگوں میں ایسے ہو رہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھیاں ہیں جنکو سبھی پرندہ حقیر سمجھتے ہیں۔ وہ اگر جانیں جو انکے پیٹوں میں برکت (شہد) ہے تو انکو حقیر نہ سمجھیں۔ تم لوگوں کے ساتھ زبانوں اور جسموں سے ملے رہو اور عملوں سے اور دلوں سے (یعنی اگر وہ بدعمل و بداعتقاد ہوں) جدا رہو ہر ایک کو اس کا بدلہ ملے گا جو اس نے کمایا۔ اور ہر شخص قیامت کے دن اسکے ساتھ ہوگا جس کو اس نے دل سے دوست رکھا یعنی اسکے دلی اعتقاد اور اعمال کو پسند کیا۔

عن علیؓ قال کونوا فی الناس کالنحلة فی الطیر انه لیس من الطیر شیء الا وهو یستضعفها ولو یعلم الطیر ما فی اجوافها من البرکة لم یفعلوا ذلك بها خالطوا الناس بالسنتکم واجسادکم وزایلوهم باعمالکم وقلوبکم فان للمرء ما اکتسب وهو یوم القیمة مع من احب (دارمی ص۵۰)

(۲۰) حضرت ابو الدرداء صحابی کا قول ہے ہم ایسے لوگوں سے ہنس ہنس باتیں کرتے ہیں جن سے ہمارے دل خوش نہیں ہوتے یا اُن کو لعنت کرتے ہیں۔

ویذکر عن ابی الدرداء انا لنکشر فی وجوه اقوام وان قلوبنا لتلعنهم او تقلیهم (البخاری ص۹۰۵)

راقم کہتا ہے وہ لوگ ایسے ہی ہوں گے جنہیں حضرت ابو درداء نے کوئی وجہ محبت نپائی لعنت ہے اسکے مناسب حال سمجھی جب ایسے لوگوں سے سلف صالحین کے مداراۃ و خوش خلقی و خندہ پیشانی سے بات کرنا ثابت ہے تو مسلمان

اہل معاصی سے مداراۃ و خوش خلقی و خندہ پیشانی سے بات کرنا کیون جائز نہیں، سلف صالحین کے خیال اور اس زمانہ کے متدینون کے حال کی وہ رباعی کیا عمدہ حکایت ہے جو بصفحہ (۱۴۱) منقول ہو چکی ہے:-

(شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا۔ الخ

(۲۱) حضرت مسیح ارشاد فرمایا کرتے لوگو! ذکر الٰہی کے سوا بہت نہ بولا کرو اس سے تمہارے دل سخت ہو جائینگے اور سخت دل خدا سے دور ہو جاتا ہے۔ پر تمکو علم نہیں ہوتا۔ اور تم لوگون کے گناہونکو ایسا نہ دیکھو کہ گویا تم خدا ہو (یعنے اپنے آپ کو گناہون سے پاک اور گنہگارونکو واصلِ جہنم سمجھنے والے) تم اپنے گناہونکی طرف ایسا دیکھو کہ گویا تم بندے ہو (یعنے جو گناہ کرتے اور عذاب الٰہی سے ڈرتے ہین)

انہ بلغہ ان عیسی بن مریم کان یقول لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فتقسو قلوبکم فان القلب القاسی بعید من اللہ ولکن لا تعلمون ولا تنظروا فی ذنوب الناس کانکم ارباب وانظروا فی ذنوبکم کانکم عبید فانما الناس مبتلی ومعافا فارحموا اہل البلاء واحمدوا اللہ علی العافیۃ۔

(موطا امام مالک ص۳۸۶)

تمام لوگ دو ہی قسم کے ہین ایک مبتلا بگناہ۔ دوسرے گناہون سے عافیت مین۔ پس تم مبتلاؤن پر ترس کھاؤ۔ اور خود گناہون سے عافیت مین ہو تو اسپر خدا کا شکر بجا لاؤ (نہ یہہ کہ اپنی عافیت پر اتراؤ اور لوگون کو حقارت سے دیکھو اور جہنمی بتاؤ ◆

حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ ارشاد اس ارشاد **آنحضرت صلعم** کے **موافق** ہے جو ابوذر غفاری کو آپنے فرمایا ہی کہ جو تجھے اپنے عیوب معلوم ہون

عن ابی ذر فی حدیث طویل قلت اوصنی یا رسول اللہ۔ قال لیحجزک عن

ما تعلم من نفسك۔

(شعب الایمان بیہقی ومشکوٰۃ صلا)

جو تجھے لوگون کی عیب بینی سے روکین ﷺ

ان ہی ارشادات انبیاء علیہم السلام کا ترجمہ ہے جو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کو ان کے پیر نے فرمایا تھا۔ جسکو شیخ علیہ الرحمۃ نے رباعی ذیل مین بیان کیا ہے ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش دگر آنکہ بر غیر بد بین مباش

آپنے اس ارشاد کے موافق حضرت مسیح علیہ السلام کا عمل ایسا تھا کہ آپ لوگون کی کھلم کھلی اور چشم دید برائیون سے چشم پوشی کر لیتے اور صرف انکے ایمان و بیان پر حسن ظنی فرما کر اس برائی سے انکو بری کرتے۔

صحیح مسلم مین حدیث ہے کہ حضرت مسیح نے ایکدفعہ کسی کو چوری کرتے ہوئے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای عیسی بن مریم رجلا یسرق فقال لہ عیسی سرقت قال کلا والذی لا الہ الا ھو۔ فقال عیسی امنت باللہ وکذبت نفسی

(صحیح مسلم صـ۲۶۵ ج۲)

دیکھا تو اس سے کہا۔ کیا تو نے چوری کی ہے؟ وہ بولا خدا کی قسم ہے جسکے سوا کوئی دوسرا معبود نہین مین نے چوری نہین کی تو آپ نے صاف فرما دیا کہ مین خدا تعالے پر ایمان لایا اور مینے اپنے آپ کو اس گمان مین جھوٹا قرار دیا

اس معاملہ مسیح علیہ السلام کی وجہ ہمارے خیال* مین وہی اہل ایمان پر حسن ظنی

---

* ایسا ہی امام نووی نے شرح مسلم مین بیان کیا ہے جو ہماری نظر سے بعد تحریر توجیہ مذکور گذرا۔ آپ فرماتے ہین

قال القاضی ظاہر الکلام صدقت من حلف باللہ تعالی وکذبت ما ظہر لی من ظاہر سرقتہ فلعلہ اخذ مالہ فیہ حق او باذن صاحبہ او لم یقصد الغصب والاستیلاء او ظہر لہ من مد یدہ انہ اخذ شیئا فلما حلف لہ اسقط ظنہ ورجع عنہ (شرح مسلم صـ۲۶۵)

ہے اور اپنے نفس پر بدگمانی ۔ اُنہون نے اس شخص کی قسم اور کلمہ توحید سے یہ سمجھا کہ جو ہم نے اس شخص پر چوری کرنے کا گمان کیا تھا وہ بُرا گمان تھا ۔ اسپر یہ نیک گمان بھی ہو سکتا تھا کہ جس چیز کو اُس نے لیا تھا اُسکے لینے کا باجازت مالک یا اَور وجہ وہ مستحق و مجاز تھا ۔

یہہ تو آپ کی اہل ایمان کے آگے فروتنی اور حسن اخلاقی ہے آپ نے خنزیر جیسے حیوانات سے تخاطب کیا ہے تو اس مین بھی اپنی خوش خلقی اور حسن کلامی کو ترک نہین کیا ۔ جسمین اہل ایمان کے لئے صاف ہدایت و نصیحت ہے کہ وہ اپنے ہم جنس انسان خصوصاً اہل ایمان سے تو خوش کلامی سے پیش آوین ۔ ان کو خنزیر سے تو بدتر نہ سمجھین ۔ جیسا کہ آج کل متدینون کا عمل ہے ۔

موطا مین یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم خنزیر کو ملے تو اس سے فرمانے لگے تو سلام یا سلامتی کے ساتھ نکل جا ۔ کسی نے پوچھا آپ خنزیر کو ایسا فرماتے ہین ۔ آپ نے جواب مین فرمایا مین اس سے ڈرتا ہون کہ میری زبان سے کوئی بُری بات نہ نکلے ۔

> عن مالک عن یحیی بن سعید ان عیسی
> بن مریم لقی خنزیرا فقال له انفذ
> بسلام فقیل له تقول هذا لخنزیر
> فقال عیسی بن مریم انی اخاف
> ان اعود لسانی المنطق بالسوء
> (موطا ص ۳۸۶)

حضرت مسیح کا یہ قول کہ تم لوگون کے گناہون کو ایسا نہ دیکھو کہ گویا تم رب ہو الخ آج کل کے متدین اہل تباغض کے عین حسب حال ہے وہ واقعی دوسرے گناہگاران اہل ایمان کو ایسے غضب کی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ گویا وہ خود خدا قہار ہین اور انکو جہنم کے سوا کہین جگہ نہ دینگے ۔ اور اپنے گناہون سے وہ ایسے آنکھ بند کئے ہوئے ہین کہ گویا وہ جنت کے مالک ہین ۔ ایسے خود بینون کا مآل اس شخص کا حال ہی جسکا ذکر

اس حدیث نبوی مین ہے کہ بنی اسرائیل مین دو شخص دوست تھے ایک بڑا عابد تھا دوسرا کہتا تھا کہ مین تو گنہگار ہون۔ وہ عابد گنہگار کو گناہ سے روکتا تو وہ جواب مین کہتا کہ تو مجھے میرے ربّ کے سپرد کر۔ ایکدن اُسنے اُسکو ایک ایسے گناہ پر پایا جسکو اُسنے بہت بڑا سمجھا تو اُس سے منع کیا اسکے جواب مین گنہگار نے وہی کلمہ کہکر کہا کہ کیا تو میرا محافظ ہے؟ اسپر اس عابد کو غیظ آیا اور اس نے اسکو یہ کہدیا کہ قسم ہے تجھے خدا نہ بخشے گا۔ اور تو دوزخ مین داخل ہوگا۔ خدا نے ان دونون کیطرف ملک الموت کو بھیجا اور اُنکو اپنے پاس بُلا لیا پھر اس گنہگار کو تو فرمایا تو میری رحمت سے بہشت مین داخل ہو اور عابد کو کہا کہ تو میری رحمت کو میرے بندے سے روک سکتا ہے اور فرشتون کو حکم دیا کہ اسکو جہنم مین لے جاؤ۔

> عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان رجلین کانا فی بنی اسرائیل متحابین احدھما مجتھد فی العبادۃ والاخر یقول مذنب فجعل یقول اقصر عما انت فیہ فیقول خلنی وربی حتی وجدہ یوما علی ذنب استعظمہ فقال اقصر فقال خلنی وربی ابعثت علیّ رقیبا فقال واللہ لا یغفر اللہ لک ابداً ولا یدخلک الجنۃ فبعث اللہ الیھما ملکا فقبض ارواحھما فاجتمعا عندہ فقال للمذنب ادخل الجنۃ برحمتی وقال للاخر اتستطیع ان تحظر علی عبدی رحمتی فقال لا یا رب فقال اذھبوا بہ الی النار۔
>
> (مشکوۃ بروایت احمد صـــ ۱۹۷)

ہمارے متدین بھائی اس حدیث کو عبرت کی آنکھ سے دیکھین اور حضرت مسیح کی اس نصیحت پر عمل کرین۔

بعض حضرات متدین اس خود بینی کے علاوہ غیر کے مبتلا بگناہ ہونے پر خوش ہوتے ہین اور اس بلا سے انکی مخلصی نہین چاہتے۔ ان کے حال و مال سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مین ڈرایا اور فرمایا ہے کہ تو بھائی کے مبتلا بگناہ ہونے پر خوش نہو ایسا کرے گا تو خداوند تعالے اسکو عافیت دے گا اور تجھے اس بلا مین مبتلا کرے گا ؛

عن واثلہ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلعم لا تظہر الشماتۃ لاخیك فیرحمہ اللہ ویبتلیك ۔ ترمذی ص٨ ج ٢

اس قسم کی احادیث و آثار اور بہت ہین جن کے عموم یا خصوص سے مسلمانون پر عموماً اور گناہگار مومنون پر خصوصاً ترحم اور اون سے خوش خلقی اور کشادہ پیشانی سے میل جول کی فضیلت ثابت ہے جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل دین تراحم وخوش خلقی وحسن معاشرت وطلاقت چہرہ ہے نہ غضب و بغض ومہاجرت وبدگوئی وترشش روئی جو صرف ضرورت کے وقت بعض مواقع مین سلف صالحین کی استعمال مین آئی ہے ۔ اسی نظر سے امام نووی نے اس طریق میل جول کو تمام انبیا اور سلف صالحین طریق ٹھیرایا ہے چنانچہ کتاب ریاض الصالحین مین بصفحہ (١٦٣ فرمایا ہے ؛

لوگون سے میل جول رکھنے ۔ اور ان کے جمعہ جماعتون اور نیک مجلسون مین اور ان کے ساتھ ذکر کی مجلسون مین حاضر ہونے اور ان کے بیمارون کی عیادت کرنے اور ان کے جنازون مین شریک ہونے اور ان کے محتاجون سے احسان کرنے اور ان کے نادانون کو راستہ بتانے

الباب السبعون فی فضل الاختلاط بالناس وحضور جمعہم وجماعتہم ومشاہد الخیر ومجالس الذکر معہم وعیادۃ مریضہم وحضور جنائزہم ومواساۃ محتاجہم وارشاد جاہلہم وغیر ذلك من مصالحہم

لمن قدر علی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر وقمع نفسہ عن الایذاء وصبر علی الاذی اعلم ان الاختلاط بالناس علی الوجہ الذی ذکرتہ ہو المختار الذی کان علیہ رسول اللہ صلعم وسائر الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم وکذلک الخلفاء الراشدین ومن بعدہم من علماء المسلمین و اخیارہم وہو مذہب اکثر التابعین و من بعدہم وبہ قال الشافعی واحمد واکثر الفقہاء رضی اللہ رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ قال اللہ تعالی وتعاونوا علی البر والتقوی والایات فی معنی ما ذکرتہ کثیرة معلومة ۔

(ریاض الصالحین ص ۲۶۷)

ایسے ہی اور نیک کامون کے افضل ہونے کا بیان ۔ اس شخص کے حقمین جو اچھی بات کا لوگون کو حکم کرے اور بُری بات سے منع کرے اور لوگون کو تکلیف رسانی سے نفس کو روکے ۔ اور لوگون کی تکالیف اپنے نفس پر سہارے ۔ ایسے طور پر لوگون سے میل جول ایسا طریق ہے جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیاء تھے ایسی ہی خلفاء راشدین اور ان کے سوا اور صحابہ و تابعین اور ان سے پچھلے علماء مسلمین اور برگزیدہ صالحین ۔ اور یہی اکثر تابعین کا مذہب ہے اور تبع تابعین کا اور یہی امام شافعی اور اور امام احمد اور اکثر فقہاء کا قول ہے ٭

اس مذہب پر دلیل وہ آیت قرآن ہے جسمین ارشاد ہے کہ نیکی اور پرہیزگاری پر لوگون کی مدد کرو ۔ اور اس باب میں بہت سے آیات ہین جو لوگون کو معلوم ہین ٭

راقم کہتا ہے انبیاء علیہم السلام کا اپنی قوم سے (کفار تھے خواہ مؤمنین گناہگار) ملے جلے رہنا ۔ ان سے جدا نہونا ۔ اور ان کے جفاؤن پر تحمل کرنا اور

کمال خلق و ملاطفت و اخلاص و محبت سے ان کے ساتھ پیش آنا ایسا یقینی اور بدیہی امر ہے جیسا کہ انبیاء کا وجود یا ان کی نبوت۔ جسمین کسی مسلمان کو جو انبیاء پر ایمان اور کتب سماوی خصوصاً قرآن مجید بین نظر رکھتا ہو شک و تردد نہین ہے +

قرآن مین بہت سے انبیاء کا حال منقول ہے کہ ان کی قوم نے ان کو زبان سے برا (مجنون کاذب وغیرہ) کہا ہاتھون سے مارنے کا قصد کیا بلکہ بعض انبیاء کو قتل ہی کر دیا پھر بھی انبیاء نے ان کے جفا پر سہارا کیا اور یا قوم یا قوم کہکر ملاطفت و خوش خلقی سے اُن کو جواب دیا +

صحیحین کی حدیث مین ایک نبی کے حال کی حکایت ہے کہ ان کو قوم نے مار کر خون آلودہ کر دیا وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے اور یہہ کہتے تھے کہ خدایا میری قوم کو تو معاف کر وہ مجھے جانتے (پہچانتے) نہین +

عن عبد اللہ بن مسعود رض قال کان انظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیاً من الانبیاء وضربہ قومہ فادموہ وھو یمسح الدم من وجہہ ویقول اللھم غفر لقومی فانہم لا یعلمون (بخاری ص۴۹۵ ومسلم ص۱۰۸ ج۲)

اس طریق انبیاء اولین و آخرین اور سیرت سلف صالحین کو دیکھنے اور اُن آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور آثار سلف اور مذاہب و اقوال ائمہ کی طرف خیال کرنے سے صاف طور پر اور آسانی سے یقین ہو سکتا ہے کہ جو آیات قرآنیہ مین (جن سے اہل تہا غض تمسک کرتے ہین) ظالمون اور کافرون سے محبت نکرنے اور بغض و بیزاری ظاہر کرنے کا حکم ہے وہ عام نہین ہے کہ ہر ایک کافر کو ہر ایک موقع و ہر حالت مین شامل ہو ایسا ہی جو احادیث و آثار متمسک بہا ان حضرات ہین آنحضرت و صحابہ و تابعین کا بعض اہل معاصی

سے کلام وسلام ترک کرنا پایا جاتا ہے وہ بھی ہر موقع وہر شخص کے لئے عام عمل ہوتا ور نہ تھا - بلکہ اس حکم قرآنی اور عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ تابعین کے لئے خاص خاص مواقع اور خاص خاص محل تھے ٭ ان آیات قرآنی واحادیث کے جواب مین ضمن نمبر ۱۲ جلد ۵ ونمبر ۱۳ جلد ۹ بیان ہو چکے ہین ٭

عام حکم اور عام طریق جس پر اگلے اور پچھلے انبیاء اور ان کے صالحین اتباع چلے آئے ہین یہی خوش خلقی وحسن **معاشرت** اور صبر وتحمل سے اختلاط اور کشادہ پیشانی سے کس وناکس کی مدارات ہے ٭

پس جن لوگون نے صرف بعض موقع پر بعض اشخاص **سے آنحضرت** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا سلف صالحین کی ترک کلامی پیش نظر رکھکر عموماً بغض وتہاجر کو دین ٹہرالیا ہے اور اس کے مقابلہ صدہا عمومات وخصوص قرآن وحدیث سے آنکھ بند کر کے باہمی عفو وتراحم وخوش خلقی وملاطفت وخندہ پیشانی کو بیدینی قرار دیا ہے - ان لوگون نے تھوڑے حصہ قرآن وحدیث وآثار کو لے لیا ہے اور اکثر حصہ کو پس پشت ڈالدیا ہے اور آیۂ أفتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض اور ع **حفظت شیئا وغابت عنك اشیاء** کا مورد ومصداق بنکر دکہایا ہے - عصمنا اللہ وایاہم ویاخذ بایدینا وایدیہم اجمعین ٭

اس **مضمون** مین ہمارے اصلی مخاطب ہمارے عینی بھائی اہلحدیث پنجاب امرتسر ہین - اور اُنہی پر ہمکو زیادہ افسوس ہے کہ قرآن وحدیث پر عمل کرنے کے مدعی اور قال اللہ وقال رسول اللہ سے مشتغل ہوکر اپنے عینی بھائیون اہلحدیث (چہ علاتی اخوان حنفیہ وغیرہ اہل تقلید) سے صرف بعض جزئی امور پر

لا جیسے خطبہ جمعہ یا عیدین مین عربی عبارت کا ہندی زبان مین ترجمہ کرنا یا نہ کرنا وعلی ہذا القیاس) ملاقات وسلام وکلام ترک کر بیٹھے ہین اور عیدین کی جماعت علیحدہ کراتے ہین اور اس مہاجرت اور علیحدگی کو کمال ایمان سمجھ بیٹھے ہین۔ وہ اس خیال مین سچے ہین تو وہ ہم کو کم سے کم ایک آیت یا ایک حدیث یا کسی صحابی یا تابعی کی ایک روایت ایسی دکھاوین جس سے صراحۃ یا اشارۃ یہہ ثابت ہو کہ "خدا تعالی کی رحمت سے اسکا غضب غالب ہے۔

ولہذا وہ اپنے بندون خصوصاً مسلمانون کے باہمی بغض اور سر پھٹول یا پھوٹ مین (جسکا سبب کسی کا کوئی ایک گناہ ہو) انکے باہمی تراحم و محبت سے (جس کے اسباب ومقتضیات صدہا حسنات توحید اسلام۔ نماز روزہ وغیرہ ہین) زیادہ خوش ہوتا ہے"۔ یا یہہ کہ "خدا تعالی اور اسکے رسول اور اسکے پیرؤن کے نزدیک جزئیات (کوئی عمل نیک یا بد) اصول ہین۔ اور کلیات (ایمان و عقاید اسلام) فروع ہین ولہذا انکے نزدیک جزئیات (ایک آدہ گناہ) کی رعایت کلیات (ایمان اسلام امہات حسنات) کی رعایت سے مقدم ہے"۔ یا یہ کہ "ہر شخص سے اسکے کفر یا فسق کے سبب بہر حال بغض و مہاجرت واجب ہے کسی سے عفو و مسامحت و مداراۃ جائز نہین ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانبیا و سابقین اور ان کے اتباع و سلف صالحین نے کسی گناہگار کے ساتھ عفو و مسامحت و خلق و مداراۃ کا معاملہ نہین کیا"۔ یا یہہ کہ "بعض لوگون سے بعض منکرات کے سبب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ و تابعین نے ترک کلامی کی ہے وہ صرف ظاہری طور پر اور بنظر تنبیہ و ہدایت ومصلحت وقت نہ تھے بلکہ وہ ترک کلامی دلی بغض و عداوت کے سبب ہے اور بطور حد و عقوبت تھی"۔ آنحضرت اور اون کے پیرؤن نے ان لوگون کو ان منکرات کے

سبب اسلام سے خارج کر کے محض بغض و عقوبت کے لایق سمجھا تھا۔ انکی کسی نیکی ایمان و اسلام کو لحاظ فرما کر ان کو لایق عفو و مسامحت نہ جانا تھا"۔

جب تک وہ ان مضامین سے کوئی ایک مضمون کسی آیت یا حدیث یا قول صحابی یا تابعی سے ثابت نکرین گے وہ آنحضرتؐ یا صحابہ و تابعین یا ائمہ مجتہدین کے کسی موقع کی ترک کلامی سے اپنے بغض و تہاجر کے جواز پر استدلال نہین کر سکتے۔

ان آیات سے وہ استدلال کرینگے تو علاوہ اس کلام کے جو ہم ان آیات کے جواب مین کر چکے ہین ان آیات کی نسبت یہ کہا جائے گا کہ وہ آیات عمومات ہین جنکے مخالف و معارض اور عمومات بھی موجود ہین جو بغض و تہاجر کے مخالف حب و ترحم و ملاطفت کے مثبت ہین۔ پھر دونو قسم کے عمومات کی تطبیق سے جو تنویع* سے ہو سکتی ہے وہی بات ثابت ہوگی جو ہمنے کہی ہے کہ حکم مہاجرت و ترک کلام و سلام عام حکم نہین ہے۔

۱۰ اور اگر وہ کسی خاص واقعہ سے (جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا صحابہ و تابعین سے ترک کلامی پائی جاتی ہے) استدلال کرین گے تو اسکے

---

* تنویع کے لغوی معنی قسم قسم کرنا ہین۔ اصولیون کی اصطلاح مین تنویع یہ ہے کہ دو عامون سے ایک عام کو بعض افراد سے مخصوص کرین اور دوسرے کو بعض اور افراد سے۔ مثلاً جن نصوص مین کفار سے دوستی کی ممانعت وارد ہے انمین کفار سے وہ کفار مراد لین جو مسلمانون کو ستاتے ہین۔ اور جن نصوص سے کفار کی دوستی کا جواز نکلتا ہے ان مین کفار سے وہ کافر مراد قرار دین جو مسلمانون کی محسن و مربی ہون اس تنویع سے دو متعارض عامون مین تطبیق کرنا کتب اصول مین بیان ہوا ہے۔ چنانچہ مسلّم مین کہا ہے ثم الجمع فی العامین بالتنویع۔

مقابلہ مین وہ خاص واقعات پیش کئے جائینگے جن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کی مرتکبین منکرات سے ملاطفت اور حسن اخلاقی ثابت ہوتی ہے ۔ (چنانچہ کعب بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کی ترک کلامی کے مقابلہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاطب بن ابی بلتعہ سے باوجود ارتکاب جاسوسی ومخبری کے ملاطفت سے پیش آنا اور حضرت عمرؓ کو اُن کی مزاحمت وسختی سے روکنا ہم پیش کرچکے ہین (دیکھو رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۳ جلد ۹ صفحہ ۹۰) اور حضرت ابن الزبیر سے حضرت عائشہ کی ترک کلامی کے مقابلہ مین حضرت ابن الزبیر کا یہ قول کہ حضرت عائشہ کو مجھ سے ترک کلامی حلال نہین ہے ۔ اور خود حضرت عائشہ کا اس فعل پر افسوس وندامت ہم پیش کرچکے ہین (دیکھو اشاعۃ السنۃ ع۳ جلد ۹ صفحہ ۸۷) وعلی ہذا القیاس) اس سے بھی وہی بات ثابت ہوگی کہ یہ ترک کلامی عام حکم نہین ہے بلکہ بعض مواقع اور بعض حالات سے مخصوص ہے ۔

الحاصل اُن عمومات قرانیہ اور واقعات خاصہ سے (جنکے مقابلہ ومعارضہ مین دوسری عمومات اور واقعات ثابت ہین) اُن کا خیال ومقال ہرگز ثابت نہوگا جب تک کہ وہ ان عمومات وواقعات کے ساتھ ان مضامین کو بھی ثابت نکرینگے جنکا ثبوت ہم نے طلب کیا ہے ۔ اور بلا اثبات مضامین معروضہ بالا اُنکا اپنے معمولی بغض وتہاجر کو (جسکی تشریح ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین بصفحہ ۴۴۳ کرچکے ہین) دین قویم وصراط مستقیم ٹھہرانا اور اس کی تائید وثبوت مین بن سمجھے بوجھے الفاظ قران احادیث وآثار کو ہاتھ مارنا بجز اس کے کسی امر کا ثبت نہوگا کہ ان کو قران وحدیث سے بجز اوراق گردانی اور الفاظ خوانی کوئی تعلق نہین ہے ۔ ہم حسبۃً للہ ونصیحۃً لخلق اللہ ان کی خدمت مین بڑے ادب وانکسار سے ملتمس ہین کہ آپ بھی وہ غور وتامل وفہم وفکر سے کچھ کام لین اور

ان آیات واحادیث وآثار کو جو ان کے متمسکات کے معارضہ مین ہم نے پیش کیئے ہین اور اُن کے نظایر کو جو قران وکتب حدیث مین اور بہت کثرت سے موجود ہین انصاف سے دیکھین اور جانبین کے دلایل کا میزان عدل مین موازنہ کرین اور ان مین تطبیق وتوفیق کیصورت نکالین - اس غور وتامل وفہم وانصاف وموازنہ وتطبیق کے بعد امید ہے کہ وہ اپنی معمولی تباغض وتہاجر کو چھوڑ دین گے اور آپس مین ترک سلام وکلام وہ اسی حدتک اور اسی غرض سے کرینگے جس حدتک اور جس غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین صحابہ تابعین نے کی تھی (جسکو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین بصفحہ ۳۵۶ و صفحہ ۳۶۲ ونمبر ۳ جلد ۹ مین بصفحہ ۸۶ وغیرہ عرض کرچکے ہین)

ہمارے علاتی بہائی حنفیہ وغیرہ مقلدین اہل سنت بلکہ اہل تشیع وغیرہ اہل اسلامی ملت بھی ہمارے خطاب کے احاطہ سے خارج نہین ہین ؂

ان لوگون کے حق مین جو ہم اپنے عینی بہائیون اہل حدیث سے چاہتے ہین وہ ہم نمبر ۱۲ جلد (۸) اور نمبر ۳ جلد ۹ مین عرض کرچکے ہین کہ "وہ کسی اسلامی فرقہ کو (اہل سنت کہلاتے ہون خواہ اہل بدعت) دین سے خارج نہ سمجھین اور ان سے بغض وعداوت اختیار نہ کرین - گو ان کے بعض عقاید واعمال کو برا سمجھین اور خصوصاً حنفیہ وشافعیہ وغیرہ کو تو وہ اپنی مثل اہل سنت سمجھین ان کو بدعتی ومشرک کہنے سے احتراز کرین - چنانچہ انکے پیشوائے طریقت اور امام مذہب حضرت مولانا اسمعیل شہید رح ایضاح الحق مین وصیت فرماگئے ہین ؂

اس مقام مین علاوہ بران ہم یہ کہنا بھی ضروری اور اپنا منصبی فرض جانتے ہین کہ ہمارے اہل حدیث بہائی اپنے علاتی بھائیون

حنفیہ کو (جو ان کے ہم وطن و ہم جوار ہین) اسی محبت کی نگاہ سے دیکھین جیسے اپنے عینی بھائیون اہل حدیث کو دیکھتے ہین اور اُن کے اکابر مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اکابر اتباع کو اسی عظمت کی نگاہ سے دیکھین جس نگاہ سے وہ اپنے آیمہ اہل حدیث امام بخاری و امام مسلم وغیرہ کو دیکھتے ہین گو ان مین اُن مین بعض فروعات جزئیہ رفع الیدین و آمین بالجہر و قرأۃ فاتحہ خلف الامام وغیرہ مین فرق ہے ۔

ہمارے تیز مزاج بھائی جو اصول و فروع مذہب سے بے خبر ہین اور صرف سنی سنائی باتون پر ایمان لاکر حنفیہ کی بدگوئی اور ان کے آئمہ مذاہب سے بدظنی کے خوگیر ہین ہماری اس ناصحانہ التماس کو سنکر یکایک چونک پڑین گے اور حیرت و تعجب سے کہین گے کہ ”صاحب اشاعۃ السنۃ نے یہ کیا غضب ڈہایا ہے کہ اہلحدیث اور مقلدین حنفیہ کو یکسان کردیا ۔ اور امام ابو حنیفہ کو امام بخاری کا ہمسر بنا دیا ۔ کُجا آسمان و کُجا ریسمان“ ہم لوگ حدیث پر عامل اور حنفیہ مقلدین حدیث کے ”تارک بلکہ منکر ۔ اور امام بخاری علم حدیث مین امام اور امام ابو حنیفہ قلیل الحدیث بلاکلام حتی کہ اُن کی نسبت ہماری جماعت مین مشہور ہے کہ اُن کو صرف سترہ صحیح حدیثین پہنچی ہین“ ۔ لیکن اگر وہ صبر و تحمل سے ہمارے پورے مضمون کو پڑہین گے تو اپنے اس تعجب پر افسوس کرینگے ۔ اور اپنے ان خیالات کو جو حنفیہ اور ان کے امام مذہب کی نسبت وہ رکھتے ہین افترا و بہتانات سمجہین گے اور ہماری وصیت کو افراط و تفریط سے بری اور عین انصاف پر مبنی خیال کرین گے ۔

نصیحت مساوات محبت اہلحدیث و اہل تقلید ہمارا مقصود یہ نہین ہے کہ مقلدین حنفیہ اور اہلحدیث اپنے فروعی مذہب اور حدیث صحیح پر عمل کرنے مین مساوی ہین ۔ بلکہ اس سے ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ اہلحدیث اور مقلدین حنفیہ اصول عقائد مین

متفق ہین گو بعض فروعات مین مختلف بھی ہین ۔ ان فروعات اختلافیہ مین بھی اُن سب کا اصل اصول ایک ہے ۔ مقلدین حنفیہ بھی اپنے فروعات مین ویسا ہی اتباع قران وحدیث کو پیش نظر رکھتے ہین جیسا کہ عاملین بالحدیث ،، گو ان مین اُن مین یہ فرق ہے کہ وہ بواسطہ مجتہدین قران وحدیث پر عمل کرتے ہین یہ بلاواسطہ +

(۳) جن احادیث پر مقلدین عمل واستدلال کرتے ہین وہ غالباً اُنہی لوگون کے نزدیک صحیح یا لائق عمل ہین ۔ اور احادیث معمول بہا اہلحدیث غالباً فریقین کے نزدیک صحیح و لائق عمل ہین

(۴) قران وحدیث سے کسی مسئلہ کی دلیل نہ ملنے کے وقت وہ محض تقلید ائمہ پر اکتفا کرتے ہین یہ اسوقت بھی کسی کی تقلید نہین کرتے اپنی رائے سے اباحت اصلیہ وغیرہ پر عمل کرتے ہین ۔ ایسا ہی اور وجوہ فرق ہین جن سے کوئی منصف مزاج یہ نہین نکال سکتا کہ حنفیہ قرآن وحدیث سے متمسک نہین ہین اور اُن کا اصل اصول اہلحدیث کی اصل اصول کے مخالف ہے ۔

ہان **حنفیہ مین بعضے لوگ ایسے ضدی اور ہٹ دہرم** بھی ہین جن پر بعض احادیث کی صحت ثابت ہو جاتی ہے اور اُس مین دعوے نسخ یا تاویل کی گنجایش بھی نہین ہوتی ۔ ومعہذا وہ حدیث پر عمل کرنے کو بُرا جانتے ۔ اور حدیث کے مقابلہ مین تقلید کو واجب سمجھتے ہین **ایسے حنفیہ** ہماری بحث وخطاب سے خارج ہین ۔ بلکہ خود منصف حنفیہ ان کو خارج از بحث سمجھتے ہین چنانچہ ہمارے زمانہ کے منصف مزاج حنفی مولوی محمد عبد الحی صاحب لکھنوی (جنکو ہم اسی محبت وعزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین جس سے اپنے گروہ اہلحدیث کے اعیان واکابر کو دیکھتے ہین اور اپنے گروہ کے ان نوجوانون پر جو ان کو نا ملائم الفاظ اہل بدعت وغیرہ سے یاد کرتے ہین سخت افسوس

کہتے ہین اپنے رسالہ فواید بہیہ فی تراجم الحنفیہ کے صفحہ ۴۹ مین امام عصام بن یوسف شاگرد امام ابو یوسف کے نماز مین رفع الیدین کرنے کی روایت نقل کرکے فرماتے ہین۔ کہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حنفی کسی مسئلہ مین اپنے امام کا مذہب بلحاظ قوت دلیل مذہب مخالف چھوڑ دے تو وہ اسکی تقلید سے خارج نہین ہوتا۔ بلکہ اس ترک مذہب مین (جسمین دلیل قوی پر عمل کیا جاوے) عین تقلید مذہب پائی جاتی ہے (کیونکہ دلیل قوی پر عمل کرنا عین ارشاد امام ہے) دیکھو امام عصام بن یوسف نے مسئلہ رفع یدین مین امام ابو حنیفہؒ کا مذہب چھوڑ دیا۔ اور باوجود اس کے وہ حنفیون مین شمار ہوتے ہین۔ اسی کا موید ہے جو ہمارے معتبر اہل فتاوی نے نقل کیا ہے۔ کہ امام ابو یوسف نے ایکدن مسئلہ طہارت قلتین مین امام شافعی کے قول پر عمل کرلیا تھا۔ پس ہمارا گلہ (یا فریاد) اپنی زمانہ کے جاہلون کی طرف سے خدا کی جناب مین ہے۔ کیونکہ وہ اس شخص کو جو بلحاظ قوت دلیل کسی مسئلہ مین اپنے امام کی تقلید ترک کرے طعنے کرتے ہین اور اسکو اسکے

> ویعلم ایضاً ان الحنفی لو ترك فی مسئلة مذهب امامه لقوة دلیل خلافه لا یخرج به عن ربقة التقلید بل هو عین التقلید فی صورة ترك التقلید الا تری الی ان عصام بن یوسف ترك مذهب ابی حنیفة فی عدم الرفع ومع ذلك هو معدود فی الحنفیة ویؤیده ما حكاه اصحاب الفتاوی المعتمدة من اصحابنا من تقلید ابی یوسف یوما الشافعی فی طهارة القلتین والی الله المشتكی من جهلة زماننا حیث یطعنون علی من ترك تقلید امامه فی مسئلة واحدة لقوة دلیلها ویخرجونه عن مقلدیه ولا عجب عنهم فانهم من العوام انما العجب ممن تشبه بالعلماء و یمشی مشیهم كالانعام۔
>
> ص ۴۹
> (فواید بہیہ)

مقلدون سے نکال دیتے ہین۔ ان کے اس فعل پر کیا تعجب ہے وہ تو عامی ہی ہین تعجب تو اُن لوگون سے آتا ہے جو علماء بن بیٹھے ہین اور جانورون کی طرح اون جاہلون کی چال چلتے ہین“۔

ولیکن یہ یاد رہے کہ ایسے ضدی حنفی اس ملک مین بہت کم ہین ان کے سبب کل حنفیہ بدنام نہین ہوسکتے۔

ایسا ہی نصیحت **مساواۃ تعظیم** ائمہ سے ہمارا مقصود یہ نہین ہے کہ وہ سب ائمہ جملہ کمالات وصفات مین مساوی ہین۔ ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ وہ سب واجب التعظیم ہونے مین مساوی ہین۔ گو بعض کمالات سے بعض ائمہ کو مزید خصوصیت ہے جیسے کثرت حدیث سے امام بخاری وغیرہ آئمہ حدیث کو خصوصیت ہے اور مزید قوت استنباط واجتہاد سے امام ابو حنیفہ وغیرہ آئمہ فقہاء کو وعلی ہذا القیاس۔ اور اس تفاوت صفات وخصوصیات سے کیسکی تعظیم کے وجوب مین فرق نہین آتا۔ اس تفصیل مقصود سے ہماری نصیحت کا انصاف پر مبنی ہونا ثابت ہوا۔ اور اس کے ضمن مین یہ بھی بیان ہوا کہ عموماً حنفیہ کو تارک یا منکر حدیث کہنا محض افترا ہے۔ اور اُسکا تفصیلی ثبوت جلد اول ضمیمہ اشاعۃ السنۃ مین موجود ہے جسکا خلاصہ رسالہ نمبر (۵) جلد (۹) مین اب منقول ہوا ہے۔

رہا ہمارے بھائیون کا یہہ کہنا کہ امام ابو حنیفہ قلیل الحدیث ہین اور ان کو صرف سترہ صحیح حدیثین پہنچی ہین“۔ اسکا پہلا حصہ تو مصنفین حنفیہ کے نزدیک بھی مسلم ہے وہ صاف تصریح کر چکے ہین کہ پچھلے آئمہ مجتہدین امام شافعی وامام احمد بن حنبل اور آئمہ محدثین کی نسبت امام ابو حنیفہ کو احادیث کم پہنچی ہین۔ امام شعرانی نے کتاب میزان کے صفحہ ۴ وغیرہ مین کہا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے وقت حدیثین جمع نہوئی تہین اسلئے حدیث اُن کو کم ملی۔ دوسرے امامون کے وقت

حدیثین جمع ہو گئین تو ان کو زیادہ ملیسر آئین جسکو ہمارے زمانہ کے مصنف حنفی مولوی **عبد الحی** صاحب لکھنوی نے اپنی کتاب **النافع الکبیر** کے صفحہ (۱۸) مین نقل وتسلیم کیا ہے اور یہ سب عبارتین ہمارے ضمیمہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۲۳ مارچ سنہ ۹۴ء مین منقول ہین ؞

مگر اس کا دوسرا حصہ **محض افترا** ہے جسکا منشا ان لوگون کی بے علمی و نافہمی ہے ۔ اس امر کا کوئی اہل عقل قایل نہین اور نہ ہو سکتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کو صرف سترہ حدیثین صحیح پہنچی تہین ؞

ان لوگون کے اس **افترا** کا منشا یہ ہے کہ **ابن خلدون** حضرمی نے اپنی تاریخ العبر مین کہا ہے (جسکو نواب صاحب بہوپال نے اپنے رسالہ حطہ مین بصفحہ ۴۴ نقل کیا ہے) کہ امام ابوحنیفہ کی روایت حدیث سترہ تک پہنچی ہے ۔ جسکے صحیح معنے یہ ہین کہ جو حدیثین امام ابوحنیفہؒ نے لوگون کو سنائین اور روایت کی ہین انکی تعداد سترہ ہے اس سے ہمارے بے علم بھائیون نے یہ سمجھ لیا کہ جو حدیثین امام ابوحنیفہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچی ہین اُن کی تعداد سترہ ہے اور ان بیچارون نے نہ سوچا کہ ایک شخص کا لوگون کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو روایت کرنا اور امر ہے اور اس کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حدیث کا پہنچنا دوسرا امر ہے ۔ اُنھون نے امر اوّل کو امر دوم سمجھ لیا اور لوگون یہ سنایا اور سمجھایا کہ ابوحنیفہؒ کو صرف سترہ حدیثین پہنچی تہین ۔ ان کے اس **افترا** کا **جواب** خود ابن خلدون کی اسی کلام مین موجود ہے جسکا ایک ٹکڑا یہ حضرات سے بھاگے ہین کلام سابق کے متصل ہی **ابن خلدون** نے کہا ہے (چنانچہ حطہ مین بھی

> فابوحنیفۃ رح یقال بلغت روایتہ
> الی سبعۃ عشر حدیثا او نحوہ ۔
> (تاریخ ابن خلدون وحطہ

بصفحہ ۴۳ منقول ہے) کہ بعض دشمنون اور ظالمون نے یہ بکواس کی ہے کہ آئمہ مجتہدین میں سے جس نے روایت حدیث کم ہے اس کی بضاعت علم حدیث مین کم تھی (یعنے اس کو حدیث کم پہنچی تھی) اسی لئے اُس نے روایت بھی کم کی ۔ اور در حقیقت اکابر آئمہ کی جناب مین ایسے (بد) اعتقاد کو کوئی راہ نہین ہے ۔ کیونکہ شریعت تو کتاب و سنت سے لیجاتی ہے پہر جس امام شریعت کی علم حدیث مین پونہچی کم تھی اسپر واجب تھا کہ اسکی طلب و تحصیل مین کوشش کرتا تاکہ صحیح اصول سے دین کو اخذ کرتا ۔ ان آئمہ سے جس نے روایت حدیث کم لی ہے اُس نے امور طعن کے سبب جو صحت حدیث پر عارض ہوتے ہین روایت حدیث کم کی ہے اس کا اجتہاد احادیث محل اعتراض کے ترکِ روایت پر باعث ہوا ہے اِسی وجہ سے اسکی نقل روایت مین کمی ہوئی ÷

وقد تقول بعض المبغضين المتعسفين الى ان منهم من كان قليل البضاعة فى الحديث فلهذا قلت روايته ولا سبيل الى هذا المعتقد فى كبار الائمة لان الشريعة انما توخذ من الكتاب والسنة ومن كان قليل البضاعة من الحديث فيتعين عليه طلبه وروايته والجد والتشمير فى ذلك لياخذ الدين عن اصول صحيحة ويتلقى الاحكام عن صاحبها المبلغ لها وانما قلل منهم من قلل الرواية لاجل المطاعن التى تعترضه فيها والعلل التى تعترض فى طرقها سيما والجرح ~~مقدم~~ عند الاكثر فيوديه الاجتهاد الى ترك الاخذ بما يعرض مثل ذلك فيه من الاحاديث وطرق الاسانيد ويكثر ذلك فتقل روايته لضعف فى الطرق ۔

(تاریخ ابن خلدون وحطہ ص۳۴)

راقم کہتا ہی ابن خلدون نے جو اس قلت روایت کی علت بیان کی ہی۔ اس سے ہمکو

اتفاق نہین ہی (چنانچہ ضمیمہ سفیر ہند نمبر ۱۱ مطبوعہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۶۸ء مین ہم اس امر کا اظہار کر چکے ہین) ہمارا اتفاق ابن خلدون کی اسبات سے ہے کہ امام ابوحنیفہ کے سترہ احادیث روایت کرنے سی یہہ سمجھ لینا کہ ان کے معلومات بھی اسیقدر قلیل تھے حق و انصاف نہین ہے۔

اب امید ہی ہماری ناواقف بہائی اہلحدیث امام ابوحنیفہ کی نسبت یہ بات کہ اُن کو صرف سترہ حدیثین پہنچی ہین نہ کہینگی۔ اور اس غلط بیانی سے باز آئین گے۔

ایسا ہی ہم اپنے علاتی بہائیون حنفیہ سے اپنے عینی بہائیون **اہلحدیث** کے حقین یہ **چاہتے ہین** کہ وہ ان کو فروعی اختلاف کے سبب دین سے خارج نہ سمجھین اور بنظر اصول و عقائد انکو اسی محبت کی نگاہ سی دیکھین جس سی وہ اپنی بہائیون حنفیہ یا اور علاتی بہائیون شافعیہ وغیرہ مخالفین فی الفروع کو دیکھتے ہین اور اپنی کتب اصول و فروع کیطرف مراجعت فرماکر یہ خیال کرین۔ کہ ان کی اکابر مذہب نے اُن **اہل قبلہ** کی جو اصول و فروع دونو مین ان کے مخالف ہین (جیسے شیعہ خوارج وغیرہ) تکفیر نہین کی۔ اور صاف تصریح کردی ہی۔ کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے **اہلحدیث** تو صرف بعض فروعات مین ان کے مخالف ہین جنکے خلافیات کی نسبت ان کے متشدد علمانے بھی یہ کہدیا ہے کہ وہ ایسے خطا ہین جن مین صواب کا احتمال ہے۔

اور یہ بھی ان کے نزدیک مسلم ہے کہ اجتہادیات مین خطا محل عفو ہی بلکہ یہ خطا صواب کی مثل ہی جسپر ایک ثواب ملنی کی امید ہے۔

لا نکفر احدا من اہل القبلۃ۔

(شرح عقائد وغیرہ)

اذا سئل عن مذہبنا و مذہب خصومنا قلنا مذہبنا صواب یحتمل الخطا و مذہب خصومنا خطأ یحتمل الصواب۔

(اشباہ وغیرہ)

شاید ہماری علاتی بہائی حنفیہ یہ **عذر** پیش کرین کہ جس حالت مین آج کل کہ اہلحدیث

ہمکو بدعتی و مشرک و بیدین سمجہتے ہین تو ہم اُن کو کیون بیدین نہ کہین ۔ اس عذر کے جواب مین اوّلاً تو ہم یہ کہتے ہین کہ بدگوئی کے بدلہ بدگوئی مردانگی نہین فتوت و مرّوت یہ ہے کہ بدگوئی کا جواب نکوئی سے دین ؂

بدی را بدی سہل باشد جزا
اگر مردی احسن الی من اساء

بناءً علیہ ہمارے علاقی بہائی حنفیہ کو جو اپنے اصول و فروع کی پابند ہین مناسب ہے کہ اگر کوئی نادان گروہ اہلحدیث سے انکو بُرا بہی کہے تو اُس کے بدلے وہ ہمکو بُرا نہ کہین اور اسمین اپنے اسلاف کی پیروی کرین جو خوارج جیسے متشدد و مکفرین خلایق اور روافض جیسے مکفرین طبقہ اعلی اہل اسلام کو کافر نہین کہتے ؂

اس التماس کو ہمارے علاقی بہائی حنفیہ معرض قبول مین جگہ دین تو ان کے اس عذر کے جواب مین ثانیاً ہم یہ گذارش کرتے ہین کہ اگر ہمارے بہائی بدگوئی کے بدلے بُرا کہنا چاہتے اور قصاص لینا ہی پسند کرتے ہین تو خاصکر ان اشخاص گروہ اہلحدیث کو جو انکو بُرا کہتے ہین یا اُن کے آئمہ مذاہب کی توہین کرتے ہین جو کہنا چاہتے ہین کہین ۔ چند نا لایق افراد کے سبب کُل گروہ پر بدگوئی کا گمان نکرین ۔ اور نہ کُل گروہ کو بُرا کہین ؂

اس گروہ کے اکابر و خواص مذہب حنفی کے مقلدین اور انکی آئمہ کو ہرگز بُرا نہین کہتے بلکہ ان کے بدگوؤن اور طاعنون کو بُرا سمجہتے ہین ؂

شیخنا و شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے (امتع اللہ المسلمین بطول حیاتہ) اپنے فتوون مین جو مقلدین کے رسایل مین درج ہوکر چھپ چکی ہین صاف فرمایا ہے کہ جو شخص پیروان مذہب خاص کو مطلقاً گمراہ کہے وہ خود گمراہ ہے ۔ اور آپ باتباع و توافق رائے اپنے شیخ مولانا محمد اسحاق مرحوم یہ بہی فرمایا کرتے ہین کہ جو شخص آئمہ مجتہدین کو بُرا کہے وہ چہوٹا رافضی ہے ؂

نواب صاحب بہوپال نے اسباب مین ایک سو چار ۱۰۴ صفحہ کا ایک مستقل رسالہ

تالیف کیا ہے جسکا نام ”جلب المنفعۃ فی الذب عن الائمۃ المجتہدین الاربعۃ“ ہے اور اور اسکا خلاصہ مطالب اشاعۃ السنۃ نمبر ۷ جلد ۶ مین منقول ہو چکا ہے ۔ اسمین آپنے طاعنین ائمہ مجتہدین کو جاہل و شوریدہ کہا ہے ۔ اور اس مین یہ بھی لکھا ہے کہ ہم نص کے مقابلہ مین تقلید کو شرک جانتے ہین مگر کسی مقلد پر کفر و شرک کا فتوی نہین لگاتے ۔ جسکا سر وہی ہے جو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر (۲) جلد (۹) کے صفحہ (۴۸) و نمبر ۱۲ جلد ۸ صفحہ ۳۸۱ مین بیان کر چکے ہین

اشاعۃ السنۃ سالہا سال سے پکار رہا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ وغیرہ ائمہ مجتہدین کی بدگوئی بیدینی ہے اور مقلدین مذہبی حنفی وغیرہ کو کافر یا مشرک یا بدعتی کہنا جائز نہین ہے (دیکھو ضمیمہ سفیر ہند مطبوعہ ۳۱ مارچ ۱۸۷۶ء ضمیمہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱ و اشاعۃ السنۃ جلد ۷ نمبر ۹ و جلد ۸ نمبر ۲ و جلد (۱۰ جلد ۱۲ نمبر ۵)

ان تصریحات کے ساتھ ہمارے علاتی بھائی حنفیون کو کب مناسب ہے کہ چند جہلا کی بدگوئی کے سبب کل طائفہ پر بدگوئی کا گمان کرین ۔ اور سب کو برا کہین آیندہ ان کو اختیار ہے ۔ وما علینا الا البلاغ ٭

* * *

”مشاورت کا مشورہ“ اس مضمون کو ہم جگہ نہونے کے سبب نہین لکھ سکے ۔ و [illegible] بالفعل ہم ایک رسالہ کے ذکر پر اکتفا کرتے ہین جسمین مشاورت کے متعلق ایک مختصر مضمون درج ہے اور علاوہ بران اسمین رسوم مروجہ شادی وغیرہ پر دلچسپ بحث ہے ۔ وہ رسالہ غنچہ مراد ہے جسکے مولف ہمارے دلی دوست مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب ساکن آرہ ضلع شاہ آباد ہین اور وہ بقیمت ۲ر ۶ پائی بشمول محصول ڈاک مولف سے ملسکتا ہے ٭

تلخیص رسالہ علم الٰہی عقلی

(جسکا سلسلہ نمبر ۵ جلد ۸ سے شروع ہے)

بقیہ فصل اول باب اوّل

۸ - اگر کوئی کہے کہ تم نہین جانتے کہ گھڑی کیا چیز ہے یعنی اسمین بھید ہے ہین تو بس تمہین کیا معلوم ہے کہ اسکا کوئی بنانیوالا ہے یا نہین ایسے جواب سے یہ نتیجہ کہ اسکا کوئی بنا بانی ہو رد نہوگا کیونکہ گھڑی کی اتنی کاریگری معلوم ہے جس سے صاف بانی ثابت ہے۔ جاننا چاہئے کہ ناستک مت والے اس قسم کے اعتراض کرتے ہین جب کوئی خلقت کے دیکھنے سے ثابت کرتا ہے کہ خدا ہے تو ناستک مت والے اس قسم کے اعتراض کرتے ہین ؞

فصل دوسری

بیان مذکور چلا جاتا ہے

۱ - فرض کرو کہ اس گھڑی کے دیکھنے سے ہم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس سے اور گھڑیان پیدا ہوتی ہین تو دیکھنے والا ضرور تعجب کرتا کہ یہ کیسی عجب حکمت ہے کہ ایک گھڑی سے اور گھڑیان بنتی چلی جاتی ہین ایسے عجیب سے وہ اور بھی یقین کرتا کہ ضرور کوئی اسکا بانی ہے ؞

۲ - وہ یہ بھی سمجھتا کہ اگرچہ ایک طور سے وہ پہلی گھڑی دوسری گھڑی کی بانی ہے تاہم اصلی بانی وہی ہے جس نے پہلی کو بنایا اور جتنی گھڑی اس سے نکلین سبھون کا بانی وہ ہے ؞

۳ - اگر وہ سوچنے لگے کہ جیسا یہ گھڑی پہلی سے نکلی ہے وہ پہلی اور کسی سے نکلی اور یون سلسلہ ہمیشہ جاری ہے اس سے ہرگز ثابت نہوگا کہ کوئی بانی نہین ہے یہ نتیجہ قائم رہیگا کہ کوئی بانی ضرور ہے اگر کروڑون گھڑیون تک یہ سلسلہ کوئی پہنچا دے یہ سوال ہوگا کہ ان کا بانی کون ہے ؞ عقل یہ چاہتی ہے کہ یہ معلوم ہو کہ یہ حکمت جو گھڑی مین پائی

جاتی ہے کس سے نکلی کیونکہ حکمت بغیر حکیم اور کاریگری بغیر کاریگر اور ترتیب بغیر ترتیب کرنے والے کے نہین ہو سکتی ہے سو یہ کہنا ایک گھڑی نے دوسری گھڑی کو بنایا کافی جواب نہین ہے ॰

۴ - شاید کوئی کہنے لگے کہ یہ تو ایک دور ہے کہ اس سے پیشتر کروڑون گھڑیان بنتی چلی آئی ہین تو بھی عقل کو کچھ تسلی نہین کیونکہ عقل چاہتی ہے کہ یہ حکمت کہان سے آئی اس سلسلہ کو چاہو جتنی دور لیجاؤ یہ نہین معلوم ہوتا کہ گھڑی بغیر بانی کیسے ہے اور یہان پر فقط یہ سوال نہین کہ یہ گھڑی کہان سے آئی بلکہ یہ سوال ہے کہ اسکی حکمت کہان سے آئی حکمت ایسی چیز ہے کہ جو عقل سے علاقہ رکھتی ہے اور اگر کوئی مان بھی لیوے کہ یہ گھڑی دوسری گھڑی سے نکلی اور اسی طرح کروڑون نکلین تو کیا ہوا ابھی معاملہ ہے کہ حکمت تو ہے لیکن حکیم نہین کاریگری ہے لیکن کاریگر نہین ترتیب ہے لیکن کوئی ترتیب کرنیوالا نہین سو ناستک مت والون کے دعویٰ سے یہی نتیجہ نکلتا ہے جو کہ بالکل عقل کے خلاف ہے ॰

دوسرا باب

لانا دلیل مذکورہ کو خلقت کے بیان مین

دلیل یہ ہے کہ حکمت سے حکیم اور کاریگری سے کاریگر اور ترتیب سے ترتیب کرنیوالا ثابت ہوتا ہے - جاننا چاہئے کہ جیسی گھڑی مین حکمت اور کاریگری ظاہر ہوتی ہے ایسی ہی خلقت مین ظاہر ہوتی ہے بلکہ اس سے زیادہ معلوم ہوتی ہے اب ہم ایک قدرتی چیز کیطرف کہ وہ آنکھ ہے غور کرین گے اور اوسکو انسان کے ایک اوزار کے مقابلہ مین کہ دوربین ہے رکھین گے ॰

اب دیکھئے کہ جو مطلب اور حکمت دوربین مین ہے وہی آنکھ مین بھی ہے -

ہمعصر کو دوستانہ نصیحت

ہماری ہمعصر احباب بخوبی جانتی ہین کہ باہم جنگ جدال کو ہم ایکمدت سے ترک کر کی باہمی مصالحت و اصلاح کیطرف متوجہ ہین ایسی حالت مین ان لوگون کو جو ہماری طرح اصلاح یا ریفارمیشن کی منصب پر ہین کب مناسب ہی کہ وہ ہم سی چھیڑ چھاڑ رکھین۔ اور وہ بھی ایسی امور مین جنمین چھیڑ چھاڑ گوہ کندن گیاہ برآوردن سی بڑھکر کوئی ثمرہ نہی؛

ایک ہمعصر مدت سے ان امور کو ثابت کرنیکے درپے ہین کہ مولف(۱) اشاعۃ السنۃ امام ابو حنیفہ کا توہین کنندہ ہی اور اسنی(۲) نوح بن الفرغانی کو نوح ابن مریم قرار دیا ہی۔ اور(۳) امام بخاری سے دو بچون کو ایک بکری کا دودہ پینے سے رضاعت کا فتوی دیا تہا جسکی سبب انکا بخارا سی اخراج ہوا۔

ہر چند ہم انکو بلا تخاطب تجاہر دو دفعہ (نمبر ۱۲ جلد ۸ و نمبر ۱ جلد ۹) مین سمجھا چکی ہین کہ ہم امام ابو حنیفہ کی توہین کو بیدینی جانتی ہین اور اس امام والا شان کی بدل معتقد ہین۔ اور ہمنی نوح بن الفرغانی کو نوح بن ابی مریم قرار نہین دیا۔ نوح بن الفرغانی کی نسبت جو کچھ کہا ہی تعلیقاً و شرطیہ طور پر کہا ہے۔ اور امام بخاری نی بکری کی دودہ سی رضاعت ثابت ہونیکا فتوی نہین دیا ہی بخارا سی انکی اخراج کا سبب اور ہی جو ثقات اہل سیر نی بیان کیا ہی"۔ ولیکن وہ صاحب نہین مانتی اور اپنی اس بدگمانی و غلط بیانی پر اصرار کیے جاتے ہین۔

ومعہذا وہ اپنی بدگمانی و غلط بیانی کا اثبات ایسے بیان و دلایل سی کرتے ہین جنمین نظر کرنا (چہجائی کہ انکا جوابدینا) محض لاطایل نظر آتا ہے۔ اسکی تمثیل مین ہم انکا ایک بیان پیش کرتی ہین۔ ہمنے انکی الزام دوم ("کہ مولف اشاعۃ السنۃ نی نوح ابن الفرغانی کو نوح بن ابی مریم قرار دیا ہی") کی جواب مین نمبر ۱ جلد ۹ مین کہا تھا کہ ہمنی ابن الفرغانی کو ابن ابی مریم قرار نہین دیا بلکہ تعلیقاً اور شرطی طور پر کہا ہی کہ اگر یہ نوح وہ نوح ہی تو یہ شخص لایق اعتبار نہین ہی اور شرطیہ مین امکان مقدم ضروری نہین اسمین تعلیق بالمحال بھی جایز ہے"۔ اسکی جواب مین آپنے کچھ بن سوچے یہ فرمایا تھا کہ "جہان تعلیق بالمحال نہو وہان مقدم کا وجود ضروری ہی"۔ اسکی جواب مین ہمنے نمبر ۱ جلد ۹ مین

لکھا تھا کہ اگر ہماری قضیہ "ان کان نوح ابن الفرغانی ابن ابی مریم فلا یحل الاعتماد علیہ" مین تعلیق بالمحال نہین اور تعلیق بالممکن ہی اور ابن الفرغانی کا ابن ابی مریم ہونا ممکن و مسلم ہے تو پھر اصل اعتراض کہان باقی رہتا ہی" اور اسکے ساتھ یہ بھی عرض کیا تھا کہ افسوس یہ فہم و علم اور یہ ہوس نکتہ چینی اشاعۃ السنۃ" جسمین اس امر کیطرف اشارہ تھا کہ آپ ہماری بلکہ اپنی مونہہ کی نکلی ہوئی بات کو نہین سمجھتے تو پھر آپکو ہوس نکتہ چینی کب زیبا ہی - **اسکے جواب** مین آپ نے فرمایا ہی کہ قضیہ ان کان نوح بن الفرغانی الخ مین حکم فرضی و تقدیری ہی نہ واقعی و نفس الامری اور واقعی طور پر یہ قضیہ کاذب ہی اور اسکی تائید مین اس عبارت سلم کو پیش کیا ہی قال العلامۃ الدوانی کذب التالی فی جمیع الاوقات الواقعیۃ لا یلزم منہ کذبہ فی الاوقات التقدیریۃ فالنہاریۃ فی جمیع اوقات قدر (ای فرض) فیہا حماریۃ زید ثابتۃ لہ وان کانت بحسب الاوقات الواقعیۃ مسلوبۃ عنہ" جس سے یقیناً ثابت ہوتا ہی کہ وہ حضرت نہ حکم کے معنی جانتے ہین اور قضیہ شرطیہ کے کذب و صدق کے معنے سے واقف ہین اور نہ اس عبارت سلم کو (جسکو انکے مدعا سے بال کی برابر تعلق نہین ہی) معنے سمجھتے ہین -

لہذا ہم اب ان کو درپردہ بھی مخاطب نہین بناتے اور انکی کسی بات کا جواب نہین دیتے جنکا مبلغ فہم یہ ہی کہ وہ اپنی مونہہ سے نکلی بات بھی نہین سمجھتے اور بحث ایسے امور مین کرتے ہین جنسے کوئی ثمرہ و نتیجہ مرتب نہو انسے خطاب کرنا اپنی اوقات کی خونریزی کرنا ہی آئندہ وہ ہم سے خطاب کے پیچھے لگینگے تو ناچار ہم انسے پرچہ کا مبادلہ بند کر دینگے - ہان انکو اپنی غلط فہمی کا یقین نہو تو ہم انکو کسی منصف مسلم الطرفین سے اس امر کا یقین دلا سکتے ہین - یہ امر منظور ہو تو ہم کسی منصف مسلم الطرفین کا نام اور صورت سوال جسپر منصف رائے ظاہر کرے درج رسالہ کرین +

ایک نوجوان اور ہین جو محض اپنی غلط فہمی سے ہم پر ایک الزام جما کر معترض ہو بیٹھے ہین - باوجودیکہ وہ ہمارے انکار مباحثہ پر ہمکو تحریری عہد دے چکے تھے کہ "مین انشاء اللہ تعالی ہرگز جدال کو راہ نہ دونگا - آپ ضرور اپنا پرچہ میرے پاس روانہ کیا کرین"

ہمنے ایک شخص کی نسبت جسکو ہم دلسے دوست رکھتے ہین اور وہ ہمکو لکھا تھا کہ انکو اپنی تصانیف مین تحقیق کا التزام نہین" جسکے معنی کس و ناکس بھی یہ سمجھتا ہی کہ انمین تحقیق و عدم تحقیق دونو کا دخل ہے + اس نوجوان نے ہمارے اس فقرہ کا مطلب قرار دیا ہی کہ اس شخص کی تصانیف تحقیق سے خالی ہین" اور پھر ہم پر یہ اعتراض قائم کیا ہی کہ یہ امر تمہارے بیان رسالہ نمبر فلان و فلان کی مخالف ہی + انکے اعتراض کا یہی جواب ہے کہ وہ لایق جواب خطاب نہین ہی معترض اپنی کلام کا مطلب خود نہین سمجھا سمجھتا تو کلام موضوع نہ نکالتا - ہمارے اس جواب کو اسنے بھی کافی نہ سمجھا اور آئندہ پھر جدال کیطرف رخ کیا تو ہم اسکے بجای پرچہ کا مبادلہ بند کر دین گے اور ایسے بے معنی جھگڑون مین اپنی

اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ

نمبر ہفتم و ہشتم و نہم ؁ جلد نہم

اطلاع

رسالہ "اقتصاد فی مسائل الجہاد" جسکی طرف بارہ برس سے ناظرین کی آنکھیں لگ رہی تھیں ۱۱۰ صفحہ میں ڈیمی کاغذ پر چھپکر تیار ہے جسکی عام قیمت ۱ ہے اور خاص قیمت جو خاصکر مسلمانان اہل سنت سے لیجائیگی عہ ہے۔ خریداران اشاعۃ السنۃ کو اس کا ایک حصہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ کے ساتھ وصول ہوا باقی بھی عنقریب نمبر ۱۰ کے ساتھ وصول ہوگا۔ اس رسالہ کا انگریزی ترجمہ بھی دو ثلث کا چھپ چکا ہے اسکے چھپنے میں صرف فلوس کی دیر ہے خریداران اشاعۃ السنۃ اسکی قیمت ۶ ابھی جلد ارسال کریں یا اقتصاد اردو کو جلد فروخت کرائیں تو انگریزی ترجمہ کی جلد اشاعت ہو

التماس

مضمون تمہید کو (جو صفحہ آئندہ پر ہے) ناظرین پسند کریں تو اسکو ساتھ یہ بھی یقین کرلیں کہ اس قسم کے مضامین اصلاح حالت قوم کا صرف اردو میں شائع ہونا بلاد اور کافی فائدہ نہیں دیتا اور گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کی نظر سے اصل مضامین تبھی گذرینگے اور جلد ہی گذرینگے جو انگریزی میں ہوں۔ ولیکن انگریزی میں ان مضامین کی اشاعت فلوس پر موقوف ہے اور اشاعۃ السنۃ کے فنڈ میں جسقدر فلوس ہیں وہ خریداران و معاونین کو انکے انگریزی نمبر ۱۲ السنہ سے بخوبی نظر آسکتے ہیں۔

خریداران اشاعۃ السنۃ کا یہ حال ہے کہ بہتیرے خطوط تقاضا کے جواب تک نہیں دیتے چہ جائیکہ فلوس۔

پس یا تو خریداران اشاعۃ السنۃ اس بے مہری اور ناہمدردی کو دور کریں اور جنکے ذمہ جو کچھ باقی ہو وہ ارسال کریں۔ اسمیں ہم انگریزی کا کام چلا لینگے اگر ایسا نہو (اور امید بھی نہیں کہ ہو) تو مناسب ہے کہ بعض بھی خواہان قوم اشاعت مضامین انگریزی کیلیے خاص چندہ جمع کرکے ایک فنڈ مقرر کریں جس سے انگریزی کا کام ہو اور اسکی نفع و نقصان کے وہی لوگ مالک مستحق رہیں جو چندہ دیں۔ اشاعۃ السنۃ کو اس سے کوئی مالی تعلق نہو جو لوگ اس تجویز کو پسند کریں وہ خاکسار سے خط و کتابت کریں

دفتر اشاعۃ السنۃ لاہور [illegible] دروازہ

3-34-81
47

تمہید ضروری

لایق ملاحظہ گورنمنٹ و اعیان اہلحدیث

ہماری بعض ناظرین جو اسلام کے ملکی و قومی اصول و ہدایات سی واقف نہین شاید مضامین مندرجہ نمبر ۵ وغیرہ کو بلا ضرورت و خالی از فایدہ سمجھین اور ان کو اشاعۃ السنۃ کی فرض منصبی سے اجنبی خیال کرین۔ ان حضرات کی افہام و قطع اعتراض و کلام کی لئے ہم اُن مضامین سی پہلی تہمید ذیل پیش کرتے ہین ۔

کسی قوم کی قومی ترقی (جسمین مذہبی ترقی بھی شامل ہے) دنیاوی اسباب سی قطع تعلق کرنے سے نہین ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے ۔ اور موجودۃ الوقت سلطنت سے ارتباط اور اسکی پالیسی کی مراعاۃ اور اُسکے حضور مین اظہار عقیدت و انقیاد اور ارکان سلطنت سی رابطہ محبت و اتحاد اسباب دنیاوی سے ایک عمدہ اور قوی التاثیر سبب ہے ۔ یہ دونو اصول بدیہی ہین جنکے اثبات کی ضرورت نہین ہے ۔ و معہذا ہماری مضمون "دنیا" مین جو عنقریب شایع ہوگا اسکا کافی ثبوت ناظرین کو ملیگا ۔

اہل اسلام ان اصول کیطرف ایک مدت تک متوجہ نہوئی تو وہ اپنی قومی ترقی مین اور بعض اقوام سی بہت پیچھے رہگئی ہین علی الخصوص اہلحدیث جو اس ترقی کے میدان مین ایک قدم بھی نہین چلی بلکہ انکو مذہبی ترقی مین (جسکے وہ طالب و مدعی تھی) بھی سخت موانع پیش آئی اور اب تک موجود ہین ۔

عام مسلمانون کو بعض خیر خواہان اسلام نے ان اسباب دنیاوی کیطرف متوجہ کیا تو انہون نے کسیقدر اپنا آپ سنبہالا ۔ اور اس قومی ترقی کا کچھ حصہ لیا ۔ مگر ہماری گروہ اہلحدیث نے نہ انکا کہا مانا اور نہ ان کے گروہ اہلحدیث سے کوئی ایسا ریفارمر ظاہر ہوا جو انکو اس ترقی کی اسباب دنیاوی کیطرف توجہ دلاتا لہذا انکو بجائے ترقی تنزل کا مونہہ دیکھنا پڑا ۔

اس گروہ کی علما مصنفین کا خیال صرف مذہبی کتب کے درس اور مذہبی مسایل کی تصنیف کیطرف

سلسلہ تعلیم اسلام کی
پانچوین کتاب

بعونہ تعالی یہ ایک نئی مضمون اور نئی طرز کی کتاب ہے مسنون اور فصیح انشا پر مشتمل ہے اور مروجہ انشا کی اصلاح ہے اسمین آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام کی خطوط عربی معہ ترجمہ سلیس اردو مندرج ہین جو اعلی درجہ کی فصیح ہین کیونکہ پوری پوری فصاحت و بلاغت بشہادت علم معانی آنحضرت صلعم اور صحابہ کی عبارات مین منحصر ہے پس جو صاحب مسنون انشا لکہنا یا عربی خط کی مشق کرنا چاہین انکو چاہئے کہ اس کتاب کو ضرور خرید فرماوین اور اسکی اشاعت سی مردہ سنت کو زندہ کر کے ثمرہ دارین حاصل کرین اس کتاب مین ایک یہ بھی بینظیر خوبی ہے کہ مختصر تاریخ حالات آنحضرت صلعم اور صحابہ پر مشتمل ہے قیمت فی جلد ۶ محصول ڈاک ۲

المشتہر
رحیم بخش امام مسجد چینیانوالی
لاہور

متوجہ رہا۔ اور انکی وعظوں اور منادیوں کو صرف مذہبی مسایل کی تعلیم و ترویج کا خیال رہا۔ یہ خیال
کسیکو پیدا نہوا کہ مذہب بلا استعانت اسباب حسن معاشرت چل نہیں سکتا۔ اور سلطنت وقت
کے حضور میں اظہار عقیدت اور ارکان سلطنت سے ارتباط و موانست اسباب دنیاوی کے اصلی سبب ہیں۔
اسی بیخیالی میں وہ اپنی مسجد و نمین صحیح بخاری کا درس کرتے رہے یا کسی حجرہ مین خلوت گزین ہوکر
یا حی یا قیوم پڑہتے رہے اور کسی سے منجملہ اعیان ملک یا ارکان سلطنت ارتباط و اتحاد کا تعلق پیدا نکیا
اور نہ کسی کے آگے اپنی عقیدت و اطاعت سلطنت کا اظہار کیا تو ان کے حریفوں نے (جو انہی
کے اسلامی بہائی تھے مگر مسلمانوں کی بدگوئی و مخبری کو وہ اپنی معاش کا ذریعہ سمجھتے تھے یا شرعی
مخالفت مذہبی کے سبب وہ اس گروہ کی بدگوئی کو اپنا دین خیال کرتے تھے) بعض اعیان ملک و
ارکان سلطنت کو یہ سمجہایا کہ یہہ لوگ اپنے درسوں اور مجلسوں مین گورنمنٹ کے مخالف امور
بیان کرتے ہیں۔ اور اپنے دلو نمین گورنمنٹ کا بغض رکھتے ہیں اور اپنی خلوتوں مین گورنمنٹ کے
حقمین بددعا کرتے ہیں و علی ہذا القیاس۔ جسکا نتیجہ ایک مدت کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ یہ فرقہ عموماً متعصب
سمجہا گیا اور عام عہدہ داران گورنمنٹ مین جو اس فرقہ کے اصول مذہب سے آشنا نہ تھے یہ فرقہ
بدخواہ سلطنت خیال کیا گیا۔ و بناءً علیہ انکی مجلسوں اور خلوتوں کی نگرانی شروع ہوئی۔ اور انکے
قومی اور مذہبی کاموں مین کس و ناکس کیطرف سے مزاحمت ہونے لگی۔ اپنے اسلامی بہائیوں کی (جو صرف
بعض فروعات مین انکے مخالف تھے) ہاتھوں سے وہ تکالیف پانے لگے۔ عدالتوں مین گئے تو وہاں انکے
اسی اہتمام بیجا کے سبب بلا تقصیر واپس آئے۔ پھر تو ان سے درس صحیح بخاری چھوٹنے اور وظیفہ
یا حی یا قیوم بھولنے لگا اور انکی مذہبی ترقی کا بھی تنزل ہوگیا۔

انکا اور انکے حریفوں کا یہ حال دیکھکر اس قوم کے خادم و وکیل ایڈیٹر اشاعۃ السنہ کو یہہ تعجب
انگریزی خیال پیدا ہوا کہ ہندوستان کے تمام طبقات رعایا سے صرف ایک یہی فرقہ ”اہلحدیث“ ہے
جو اس سلطنت کے زیر سایہ رہنے کو بلحاظ امن و آزادی مذہبی اسلامی سلطنتوں کے زیر سایہ رہنے سے بھی
بہتر جانتا ہے کیونکہ اس فرقہ کو بجز اس سلطنت کے کسی اور سلطنت مین (اسلامی کیوں نہو)

47
17-34-4

[illegible]

پوری آزادی حاصل نہین ہے۔ باینہمہ یہی فرقہ بدخواہ سلطنت متصور ہو۔ کمال تعجب کا محل ہے اور ان
ابیات کا مصداق ؏ در دہر چو من یکے و آنہم کافر الخ۔ ؏ پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز الخ۔
اور اسپر اس فرقہ اہلحدیث کا ساکت ہو رہنا اور اس اتہام کا قولاً و عملاً جواب پیش نکرنا اور بھی تعجب و کمال افسوس کا محل ہے
اس خیال سے آپنے اپنی خواب غفلت مین سونیوالی قوم کو جگایا۔ اور ان اصول صحیحہ کیطرف توجہ دلانا شروع
کیا۔ اور اُدہر اپنی مہربان گورنمنٹ سے (جسکے شاہانہ فیض و مربیانہ عاطفت کا دروازہ تمام وفادار
رعایا کے لئے یکسان کہلا ہے) ارتباط اور ارکان سلطنت سے رابطہ ملاقات پیدا کیا۔ قوم کے
وفادارانہ و مطیعانہ خیالات کو گورنمنٹ تک پہنچایا اور گورنمنٹ کی نظر عنایت شاہانہ کو قوم کیطرف
متوجہ کیا۔ اور اس باب مین متعدد مضامین اشاعۃ السنۃ مین درج کئے (جو وقتاً فوقتاً قوم اور گورنمنٹ
مین عزت و اعتبار کی نظر سے دیکھے گئے۔ انہی مضامین کے سلسلہ مین بلکہ ان مضامین کا نتیجہ و لازمہ
یہ مضامین ہین جو نمبر ۷ وغیرہ مین اب درج رسالہ ہوتی ہین اب ناظرین انصاف سے کہین کہ یہ مضامین
بلاضرورت و خالی از فایدہ ہین یا انکا فایدہ و ضرورت ضرورت مذہبی مسایل کی اشاعت کی ضرورت سے بڑھکر ہے
اس تمہید کو پڑھکر امید ہے ہمارے اخوان اہلحدیث خصوصاً ان کے اکابر و ممبر اس ضرورت کا بڑھکر ہونا
تسلیم کرینگے۔ بلکہ خود بھی اشاعۃ السنۃ کی تقلید اختیار کر کے یا بجائے اسی قسم کی کارروائیان شروع کر دینگے۔
واعظین و مدرسین اپنی مجالس وعظ و درس مین اور مصنفین اپنی کتب و رسایل مین اس قسم کے مضامین شائع
کرینگے اور قولاً و عملاً گورنمنٹ پر اپنے سچے اور وفادارانہ خیالات ظاہر کرنے مین سرگرمی سے کوشش
کرینگے اور تمام لوکل گورنمنٹون اور مقامی حکام وقت سے تعارف و روشناسی پیدا کر کے اپنی قوم کے
حالات و مطیعانہ خیالات سے زبانی بھی انکو آگاہ کرین گے تب وہ آزادی سے اور بلا
مزاحمت غیر اپنی مذہبی خیالات کی اشاعت پر پوری قادر ہون گے اور قومی ترقی کو حاصل کر سکینگے۔
اڈیٹر اشاعۃ السنۃ نے قوم کے مذہبی و عام خیالات کو گورنمنٹ پر ظاہر کر دیا ہے اسکا نتیجہ عمدہ ظاہر ہوا ہے جسکا حال ناظرین
ملاحظہ نمبر ۶ سے معلوم ہوگا مگر وہ تمام مقامی حالات قوم کو گورنمنٹ پر ظاہر نہین کر سکتا یہ انہی لوگونکا منصب ہے جو مقامی
مقتدا ہین وہ بھی ہماری ہالی اب اسطرف متوجہ ہون مصروف کار ہیں یا ہمی مناظرات مباحثات مین اپنی اوقات تصانیف کو

فرقہ اہل حدیث ٭
اور
گورنمنٹ

لہذا الحمد ہر آنچہ کہ خاطر میخواست   آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ جلد ۹ مین جس مژدہ کی طرف اشارہ ہوا تھا وہ ۹ جنوری ۱۸۸۷ء کو جلوہ پذیر ہوا اور گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب سے حکم نافذ ہوا کہ سرکاری کاغذات مین لفظ "وہابی" کی استعمال کو مسدود کیا جائے ٭

اس حکم کی وجہ اور تفصیلی کیفیت یہ ہے کہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۸ مین ایک مضمون شائع ہوا تھا جسکا ہیڈنگ (عنوان) یہ تھا "اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض"

اس مضمون مین اولاً یہ ثابت کیا گیا تھا کہ لفظ وہابی ایسے دو بُرے معنون مین مستعمل ہے جنسے گروہ اہلحدیث کی بزارت و نفرت ثابت ہے۔ اِس کے بعد یہ لکھا گیا تھا کہ لہذا اہلحدیث اپنے حق مین اس لفظ کی استعمال جائز نہین جانتے اور اسکو لائبل لفظ خیال کرتے ہین۔ جیسا کہ مومن لفظ کافر کو یا مسلمان لفظ حلال خور کو اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور خواص ملک سے وہ اصرار کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہین۔ کہ وہ اس لفظ سے اس گروہ کو مخاطب نکیا کرین۔ خصوصیت کے ساتھ اُن کو مخاطب کرنا ہو تو لفظ "اہلحدیث" سے جو انکا پرانا خطاب ہے چنانچہ مضمون "اہلحدیث قدیم ہین یا جدید" جو اسی مضمون کے بعد درج رسالہ ہے مخاطب کیا کرین۔ ہرچند ہماری مہربان گورنمنٹ (جسکو گروہ اہلحدیث سے بدظنی نہین ہے اور وہ اس گروہ کو بھی ویسا ہی خیرخواہ و مطیع سلطنت سمجھتی ہے جیسا کہ اور مسلمانون کو) یہ لفظ اس گروہ کی

نسبت ان معنے کے ارادہ سے استعمال نہین کرتی ۔ صرف اس فرقہ کے اس نام سے مشہور ہونے کے سبب یہ لفظ٭ انکے حق مین بولتی ہے (چنانچہ گورنمنٹ پنجاب نے اپنے سرکلر٭٭ مجریہ ۲۹ ۔ اکتوبر ۱۸۸۶ع مین اور گورنمنٹ ممالک مغربی و شمال و اودھ نے اپنی یادداشت٭٭٭ نمبری ۲۷۹ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۴ع مین اس امر کا اظہار کیا ہے) اور اسی طور پر بعض خواص ملک (جنکو گروہ اہلحدیث سے کوئی مذہبی وغیرہ عناد نہین ہے) صرف شہرت عام کی نظر سے اس لفظ کو ان کے حق مین استعمال کرتے ہین ۔ ولیکن چونکہ یہ لفظ ایک مدت سے برے معنے مین مشہور ہو چکا ہے اور جہان کہین گورنمنٹ کی تحریرات و احکام مین اس گروہ کے مخالفین اس گروہ کی نسبت یہ لفظ مستعمل دیکھتے ہین ۔ وہان اس لفظ کے یہی معنے وہ لوگ مراد قرار دیتے ہین (گو گورنمنٹ کے ارادہ مین وہ معنے نہون) اور انہی لوگون کی تقلید و پیروی بعض افسران گورنمنٹ (جو گورنمنٹ کے اصول و پالسی کا لحاظ نہین کرتے) اختیار کر کے اس فرقہ کو اس لفظ سے یاد کرتے اور حقارت سے دیکھتے ہین ۔ لہذا یہ فرقہ گورنمنٹ کا دلی خیرخواہ گورنمنٹ سے اس درخواست کرنے کی جرأت کرتا ہے ۔ کہ گورنمنٹ اپنی خیرخواہ رعایا کی نسبت ایسے لفظ کا استعمال جسکو فساد پسند و بدنیت لوگ برے معنے پر حمل کرتے ہین قطعاً ترک کرے ۔ بلکہ اس مضمون کا سرکلر مشتہر و متداول کردے کہ سرکاری احکام و تحریرات مین اس خیرخواہ فرقہ کی نسبت یہ لفظ قطعاً تحریر مین نہ آوے ۔ اور اس فرقہ کو خصوصیت کے ساتھ مخاطب کرنا ہو تو بلفظ اہلحدیث (جو انکا پرانا خطاب ہے اور بجز اسکے وہ اپنا قومی خطاب اور کوئی پسند نہین کرتے) مخاطب کیا کرین”

اس مضمون کی انگریزی و اردو مین خوب اشاعت ہوئی ۔ اور اسکی انگریزی کاپی گورنمنٹ

٭٭٭ یہ تحریرات بعینہا رسالہ انگریزی نمبر (۱) مین ۔ اور ان کا ترجمہ رسالہ اردو نمبر (۱) جلد ۸ مین منقول ہین ۔

پنجاب میں پیش کرکے یہ درخواست کی گئی کہ گورنمنٹ پنجاب خود بھی اس مضمون کیطرف توجہ فرماوے اور گورنمنٹ ہند کو بھی اسکی طرف توجہ دلاوے ٭

اس درخواست کو ہمارے معزز اور فیاض لفٹننٹ گورنر پنجاب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر بالقابہ نے معرض قبول میں جگہ دی اور اپنے ریویو کے ساتھ گورنمنٹ ہند کی خدمت میں اسکی قبولیت کے لئے سفارش کی ٭

سرکار انگریزی کے حال پر ہمیشہ فیاض مہربان حضرت ویسرائے و گورنر جنرل لارڈ ڈفرن بالقابہ نے بھی سر چارلس ایچیسن صاحب بالقابہ کی رائے رزین سے اتفاق کلی ظاہر فرمایا اور سرکاری کاغذات میں اس لفظ کی استعمال سے ممانعت کا حکم دیا

اس حکم ممانعت استعمال لفظ "وہابی" کے ساتھ یہ بھی احتمال تھا کہ اس فرقہ کو بجائے لفظ "وہابی" لفظ غیر مقلد سے مخاطب کیا جاتا اور اس باب میں اس گروہ کے بعض مذہبی مخالفوں یا ناواقفوں کے خیال و مقال پر (جو اس گروہ کو لفظ غیر مقلد سے یاد کرتے ہیں) اعتماد کیا جاتا ۔ اس احتمال و خیال کی مدافعت کے لئے گروہ اہلحدیث کے وکیل خاکسار اڈیٹر نے مقام بٹالہ سے ایک اشتہار جاری کیا جسکا مضمون یہ تھا ٭

"جو لوگ ہماری درخواست مندرجہ نمبر ۹ جلد ۵ سے متفق ہیں اور وہ اپنا مذہبی خطاب "اہلحدیث" پسند کرتے ہیں ۔ اور بجائے "اہلحدیث" "وہابی" یا "غیر مقلد" کہلانیکو برا جانتے ہیں وہ اس مضمون کی ایک سطر اس اشتہار پر تحریر کرکے اسپر اپنا دستخط ثبت کریں"

اس اشتہار پر اہلحدیث مختلف صوبجات ہندوستان (پنجاب ۔ ممالک مغرب و شمال و اودھ ۔ بمبئی ۔ مدراس ۔ بنگال ممالک متوسط) کے ۳۱۳۶ تین ہزار ایک سو چھتیس اعیان و اشخاص نے یہ ظاہر کیا کہ ہم لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی برا جانتے ہیں جیسا کہ لفظ وہابی کو

گورنمنٹ ہمکو اس لفظ کے ساتھ مخاطب کرنے سے بھی معاف رکھے اور ہم کو بجز "اہلحدیث" کسی لفظ سے مخاطب نکرے ۔

اُن اشتہار کو بھی جنپر ان اشخاص کے دستخط ثبت تھے اس درخواست کی تائید مین گورنمنٹ مین پیش کیا گیا اور علاوہ برآن اشاعۃ السنہ کی پہلی جلدون اور تصانیف **آنریبل سیّد احمد خان** سے تہذیب الاخلاق اور **جواب** رسالہ ڈاکٹر ہنٹر کو جنمین یہ بیان ہے کہ اہلحدیث لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی برا سمجھتے ہین جیسا کہ لفظ وہابی کو۔ اور اس گروہ کا قدیمی خطاب اہلحدیث ہے اور ایک **فتویٰ علماء** حنفیہ زمانہ حال کو جس مین بحوالہ معتبرات مذہب حنفیہ یہہ تصریح ہے کہ اہلحدیث **قدیم** ہین اور یہ خطاب ان کے لئے ہمارے فقہاء مذاہب نے تسلیم کیا ہے۔ اور اپنی پرانی کتب مذاہب مین ان کے حق مین استعمال فرمایا ہے" گورنمنٹ مین پیش کیا گیا جسکا اثر و نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ گورنمنٹ کے نزدیک لفظ "غیر مقلد" بھی ویسا ہی دل آزار سمجھا گیا جیسا کہ لفظ "وہابی" سمجھا گیا تھا۔ اور اس گروہ کو اسکے استعمال سے بھی معاف رکھا گیا ۔

یہ امر گورنمنٹ پر ثابت نہ کیا جاتا تو گمان غالب تھا کہ اس فرقہ کا نام "غیر مقلد" قرار پاتا جو انکی دل آزاری کا باعث تھا ۔

رہا یہ امر کہ گورنمنٹ نے اس فرقہ کا خطاب "**اہلحدیث**" کیون مقرر نکیا (جیسا کہ اُس مضمون مین درخواست کیا گیا تھا) اسکی وجہ (جو سکرٹریان گورنمنٹ ہند و گورنمنٹ پنجاب کی زبانی تقریرون اور ان کے نیم سرکاری تحریرون مین بیان ہوئی ہے) یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اس امر کو مذہبی معاملہ سمجھا اور اس کا تصفیہ خود ہمارے (اہل اسلام کے) ہی سپرد کیا اور یہ قرار دیا کہ جس خطاب سے یہ فرقہ اپنے آپکو مخاطب کریگا اور دوسرے اسلامی فرقون مین وہ خطاب مسلم ہوگا اسی خطاب کے ساتھ گورنمنٹ

کی طرف سے انکو مخاطب کیا جائے گا۔ چنانچہ اے پی مگڈانل سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ اپنی نیم سرکاری چٹھی مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۶ء موسومہ خاکسار (ایڈیٹر اشاعۃ السنتہ) مین تحریر فرماتے ہین ٭

"جس معاملہ سے آپکو تعلق ہے اسمین کامل غور و تعمق کرنے کے بعد گورنمنٹ ہند نے باتفاق رائے گورنمنٹ پنجاب یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ لفظ وہابی کا استعمال موقوف کیا جاوے"

"گورنر جنرل باجلاس کونسل لفظ "اہلحدیث" یا غیر مقلد مقرر نہین کر سکتے"

× × × "آپ فوراً سمجھ جائینگے کہ چونکہ گورنمنٹ مذہبی معاملات مین بالکل خاموش رہتی ہے لہذا اس پالیسی کے لحاظ سے گورنمنٹ اور کچھ نہین کر سکتی - × × ×
اگر کوئی مناسب خطاب عام طور پر قبول کر لیا جاویگا تو گورنمنٹ ایسے منظور شدہ خطاب کے استعمال کے متعلق اہل اسلام کی خواہشون پر تائید کی نظر سے غور کریگی"

اسی کے قریب قریب ہے جو مسٹر **میکنزی والس** صاحب پرائیوٹ سکرٹری گورنر جنرل اور مسٹر **ڈیورنڈ** صاحب سی ایس آئی فارن سکرٹری گورنمنٹ ہند اور مسٹر ینگ صاحب جنرل سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے متعدد وقتون مین عندالملاقات خاکسار کو دوستانہ طور پر زبانی ارشاد فرمایا اور یقین دلایا تھا اور یہی امر ہمکو بعد غور و تامل حق و قریب انصاف معلوم ہوا اور بقول ہمارے مہربان دوست اے پی مگڈانل ہمکو بخوبی سمجھ مین آگیا کہ بے شک گورنمنٹ کی طرف سے کوئی خطاب مقرر ہونا دوسرے فرقون کے اعتراض کا موجب ہوگا - ہم خود جو خطاب اپنے لئے مقرر کرینگے اور ہمارے دوسرے اسلامی بھائی اس خطاب کو عموماً تسلیم کر لینگے تو گورنمنٹ کو اس خطاب کے تسلیم کرنے مین کوئی عذر نہوگا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا - جب ہم نے **اشاعۃ السنتہ** نمبر ۴ و ۵ جلد ۹ مین ایک **مضمون** اس عنوان کا

کہ اہلحدیث کا خطاب "اہلحدیث" ہمارا خطاب ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزاری کا موجب نہیں ہوسکتا شائع کیا (جسمین اکثر کتب معتبرہ فقہ سے اس مضمون کا ثبوت پیش کیا گیا تھا) اور وہ مضمون عموماً اہل اسلام مین تسلیم کی نگاہ سے دیکھا گیا - اور بجز ایک دو معاصرون کے جنکو اس فرقہ سے نیچرل عناد ہے کسی نے اسپر اعتراض نہ کیا اور جب گورنمنٹ کی طرف سے ہماری درخواست کا انیشل جواب وصول ہوا تو اس جواب کو عام اہل اسلام کے معاصرون نے اپنی اخبارون مین پڑھ کر ریمارکون اور تائیدون کے ساتھ شایع و مشتہر کیا اور ان ریمارکون مین اس فرقہ کو اسی خطاب "اہلحدیث" سے مخاطب فرمایا اور اسپر پبلک اہل اسلام کا اتفاق ظاہر ہوا (چنانچہ ان اخبارون کے ریمارکون سے بعض اقوال چٹھیات گورنمنٹ کے ذیل مین منقول ہونگے جسسے ناظرین کو یہ امر ثابت ہوگا) اور یہ امر گورنمنٹ پنجاب کو معلوم ہوا تو اس موقعہ جشن جوبلی پر گورنمنٹ نے اپنی تحریرون اور کاغذون مین اس فرقہ کو اسی نام "اہلحدیث" سے مخاطب کیا ۔

چٹھی پرائیوٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب مین جو جواب اس درخواست اہلحدیث کے کہ ہزآنر لفٹننٹ گورنر اہلحدیث کی دعوت جوبلی مین شامل ہونے سے عزت بخشین اور ان کی طرف سے ایڈریس دیا گیا و لینا منظور فرماوین وکیل اہلحدیث اڈیٹر اشاعۃ السنۃ کے نام موصول ہوئی ہے ہزآنر لفٹننٹ گورنر نے اس فرقہ کو اسی خطاب اہلحدیث سے مخاطب فرمایا ہے درباری ٹکٹ جو ڈیپوٹیشن اہلحدیث کے شامل دربار ہونے کے لئے گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے وصول ہوا اسمین بھی اہلحدیث کے خطاب سے اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرمایا ہے ۔ عین دربار گورنری مین (جبکہ اہلحدیث کا ڈیپوٹیشن پیش ہوا سکرٹری گورنمنٹ نے اسی خطاب سے اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرماکر

پیش کیا۔ اس کارروائی گورنمنٹ سے ہمکو اور بھی یقین ہوا کہ گورنمنٹ کا اس گروہ کے لئے خطاب "اہلحدیث" اختیار و مقرر کرنا اور اس تقرری خطاب کو اہل اسلام ہی کے سپرد کرنا عین مصلحت و قرین صواب تھا جسکا نتیجہ ناقابل اعتراض و بحق اہلحدیث نہایت مفید ظاہر ہوا ۔

لہذا فرقہ اہلحدیث گورنمنٹ کے اس حکم سے اپنی **کامل حقرسی کا معترف** ہے اور اپنے ہر دلعزیز اور مسلمانوں کے خیر خواہ والیسرائے **لارڈ ڈفرن** اور اپنے پیارے رحمدل اور فیاض لفٹنٹ گورنر **سر چارلس ایچیسن کا تہ دل** سے **شکرگذار** ہے اور **بعوض و شکریہ** اس احسان اور احسانات سابقہ گورنمنٹ کے (جو بشمول دیگر رعایا خصوصاً اہل اسلام اس فرقہ پر مبذول ہیں) علی الخصوص احسان آزادی مذہبی کے (جس سے یہ فرقہ عام اہل اسلام سے بڑھکر ایک خصوصیت کے ساتھ فائدہ اٹھا رہا ہے) **اہلحدیث لاہور** نے **جشن جوبلی کی** تقریب پر کمال مسرت ظاہر کی۔ اور قیصرہ ہند کی پنجاہ سالہ حکومت کی خوشی میں اہل اسلام کی مکلف ضیافت کی جسمیں رؤسا۔ شرفا۔ علما و عام اہل اسلام رونق افروز ہوئے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل کی وسیع کوٹھی کے دو کمرے رئیسوں وغیرہ خواص کے لئے مخصوص تھے باقی سات کمرے عوام اہل اسلام کے لئے مقرر تھے اور کھانا سب کے آگے امیر تھے خواہ فقیر۔ رئیس تھے خواہ غیر رئیس یکسان پلاؤ۔ زردہ۔ قورما پیش کیا گیا ۔

۹ بجے صبح سے ٹھیک ۳ بجے تک ان صاحبوں کو کھانا کھلایا گیا جنکو ٹکٹوں کے ذریعہ سے بلایا گیا تھا۔ اسکے بعد چار بجے تک عام اہل اسلام مساکین و فقرا کو کھانا کھلایا گیا۔ آخری جماعت کو کچھ نقد بھی ملا ۔

انجمن اسلامیہ کے کل ممبر (جسمیں نواب **نوازش علیخان** صاحب بہادر

** ایسا ہی اور چٹھیات گورنمنٹ میں جو خاکسار کے نام موصول ہوئی ہیں خطاب اہلحدیث مرقوم ہے۔ جب اس بارہ میں [illegible] سے خاکسار کی ملاقات ہوئی تو حضور ممدوح نے از راہ لطف زبانی بھی فرمایا کہ ہمنے

سی - آئی - ای لالفیٹ پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ اور خان بہادر **محمد برکت علیخان** صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ لاہور - نواب **غلام محبوب سبحانی** صاحب رئیس اعظم لاہور - اور خان بہادر **سید عالم شاہ** صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر خصوصیت کے ساتھ مستحق ذکر و شکریہ ہین) اور انجمن **حمایت اسلام** کے کل ممبر اور انجمن **ہمدردی اسلامی** کے کل ممبر اور شہر کے علما اور دفترون اور کچہریون کے ملازم اس دعوت مین شامل ہوکر عزت افزائے جماعت اہلحدیث تھے اور جو صاحب ممبران انجمن ہمدردی یا انجمن اسلامی سے تشریف نہین لاسکے وہ اسوقت سرکاری کامون کے انتظام مین مصروف تھے - انہون نے اپنی جگہ اپنے عزیزون اور وکیلون کو بھیجا اور بعض حضرات نے ازراہ کمال عنایت اپنی عدم تشریف آوری پر عذر فرمایا - (از انجملہ خصوصیت کے ساتھ مستحق ذکر عالی جناب نواب **عبد المجید خان** صاحب بہادر سی ایس آئی (جو عذر بیماری کے سبب تشریف نہین لاسکے) اور جناب فقیر سید **جمال الدین** صاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور جناب شیخ **سندھے** خانصاحب آنریری مجسٹریٹ لاہور ہین) ان حضرات کے عذر کو جماعت اہلحدیث انکی تشریف آوری کی جگہ سمجھتی ہے اور ان حضرات کی دل سے شکرگذار ہے تعداد اہل دعوت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہین ہوسکا مگر عام ناظرین وحاضرین کے قیاس مین سات آٹھ ہزار اشخاص کا مجمع تھا

ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب سے بھی معہ انکے سکریٹریان و مصاحبون کے اس دعوت مین شامل ہونے کی درخواست کی گئی تھی - مگر ہز آنر نے اظہار مسرت و ممنونی کے بعد افسوس کے ساتھ یہ عذر تحریر فرمایا کہ ۱۶ تاریخ کو انکے اوقات تقسیم ہوچکے ہین لہذا اب حضور ممدوح قبولیت دعوت کا کوئی انتظام نہین فرماسکتے

اس دعوت کے مقام (مولوی الٰہی بخش کی کوٹھی) کے عین دروازہ کے سامنے سے

رات کے وقت ملاحظہ روشنی کے لئے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا گذر کرنا مقرر تھا اس جگہ اہلحدیث نے ایک بلند اور وسیع دروازہ بنایا جسپر سنہری حرفون مین ایک طرف انگریزی مین یہ کلمات دعائیہ مرقوم تھے

The Ahl-i-hadis wish empress a long life.

ترجمہ اہلحدیث چاہتے ہین کہ قیصر ہند کی عمر دراز ہو

دوسری طرف لاجوردی رنگ سے یہ بیت اردو ہے

دل سے ہے یہ دعائے اہلحدیث   جشن جوبلی مبارک ہو

اس دروازہ سے لفٹنٹ گورنر اور ان کے مصاحبون اور رئیسون کی سواریون کا گذر ہوا تو سب کی نگاہین ان کلمات دعائیہ کی طرف (جو لیمپ جہاڑ اور مہتابیون کی روشنی سے روز روشن کی طرح نمایان تھی) لگی ہوئی تھی اور اکثر کی زبان سے "کلمہ اہلحدیث" جاری تھا ٭

اسی خوشی و مسرت و عقیدت سلطنت کے اظہار کے لئے اسی رات دس بجے اہل پنجاب کی مختلف سوسائٹیون کے ایڈریس مبارکباد پیش ہوئے۔ ان مین سوین نمبر پر **اہلحدیث کا ایڈریس** جسکی نقل حاشیہ⁂ مین ہے بذریعہ ڈیپوٹیشن پیش ہوا

⁂ وہ یہہ ہے

ایڈریس گروہ مسلمانان اہلحدیث

بحضور فیضگنجور کوئین وکٹوریہ ملکہ گریٹ برٹن و قیصرہ ہند بارک اللہ فی سلطنتہا

ہم ممبران گروہ اہلحدیث اپنے گروہ کے کل اشخاص کی طرف سے حضور والا کی خدمت عالی مین جشن جوبلی کی دلی مسرت سے مبارکباد عرض کرتے ہین ٭

(۲) برٹش رعایاے ہند مین سے کوئی فرقہ ایسا نہوگا جس کے دل مین اس مبارک تقریب کی مسرت جوش زن نہوگی۔ اور اسکے بال بال سے صداے مبارکباد نہ اٹھتی ہوگی۔ مگر خاصکر فرقہ اہل اسلام جس کو سلطنت کی اطاعت اور فرمانبرداری

اس ایڈریس پر مختلف اضلاع ہندوستان و پنجاب و بمبئی و مدراس و بنگال وغیرہ اعیان اہلحدیث کے دستخط ثبت تھے پر ڈیپوٹیشن میں صرف یہ اشخاص دربار گورنری میں حاضر ہوئے۔ خاکسار اڈیٹر اشاعۃ السنۃ وکیل اہلحدیث۔ مولانا حافظ عزیز الدین خان صاحب واعظ دہلی جو اسی غرض شمولیت ڈیپوٹیشن شملہ میں ۱۶ تاریخ کو دہلی سے

وقت کی عقیدت انکا مقدس مذہب سکھاتا اور اُنکو ایک فرض مذہبی قرار دیتا ہے اس اظہار مسرت اور ادائے مبارکباد میں دیگر مذاہب کی رعایا سے پیش قدم ہے علی الخصوص گروہ اہلحدیث منجملہ اہل اسلام اس اظہار مسرت و عقیدت اور دعا برکت میں چند قدم اور بھی سبقت رکھتا ہے۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ جن برکتوں اور نعمتوں کی وجہ سے یہ ملک تاج برطانیہ کا حلقہ بگوش ہو رہا ہے ازانجملہ ایک بیش بہا نعمت مذہبی آزادی ہے یہ گروہ ایک خصوصیت کے ساتھ اپنا نصیبہ اٹھا رہا ہے ۔

(۴) وہ خصوصیت یہ ہے کہ یہ مذہبی آزادی اس گروہ کو خاص کر اسی سلطنت میں حاصل ہے۔ بخلاف دوسرے اسلامی فرقوں کے کہ اُن کو اور اسلامی سلطنتوں میں بھی یہ آزادی حاصل ہے۔ اس خصوصیت سے یقین ہو سکتا ہے کہ اس گروہ کو اس سلطنت کے قیام و استحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارکباد کی صدائیں زیادہ زور کے ساتھ اٹھ رہی ہیں ۔

ہم بڑے جوش سے دعا مانگتے ہیں کہ خدا وند تعالیٰ حضور والا کی حکومت کو اور بڑھاوے اور تادیر حضور والا کا نگہبان رہے تاکہ حضور والا کی رعایا کے تمام لوگ حضور کی وسیع حکومت میں امن اور مذہب کی برکتوں سے فائدہ اٹھائیں ۔

اشاعۃ السنہ نمبر ۔ مولوی احمد اللہ صاحب رئیس و پیشوائے اہلحدیث امرتسر مولوی قادر بخش نثار صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب ۔ مولوی برکت علی صاحب وکیل لاہور ۔ اس مسرت و اظہار عقیدت کا تازہ سبب و محرک گورنمنٹ کا وہی احسان ہے جو فرقہ اہلحدیث پر تازہ و مبذول ہوا ہے ۔

اس مجمع میں گروہ اہلحدیث نے جدید احسان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور اپنی عقیدت و محبت سلطنت کا اظہار کیا ۔ جس سے ان کے خطاب "اہلحدیث" کا خوب اشتہار ہوا اور یہ مطلب بمصداق مصرعہ مشہور ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار اس اظہار مسرت سے گورنمنٹ کا حق بھی ادا ہوا اور اسکی وفادار رعایا اہلحدیث کا مطلب بھی نکلا ۔

جماعت اہلحدیث اور اسکے پیرو نے اس مجمع* عام اہل اسلام میں بھی

---

* اس مجمع عام اہل اسلام کی جامع اور منتظم انجمن اسلامیہ لاہور تھی (جسنے خاص اس کارخیر کے لئے جوبلی سب کمیٹی مقرر کی تھی (جسکے سکرٹری ہمارے پیارے اہلحدیث رفیق [illegible] تھے) اس کمیٹی نے بذریعہ ایک اعلان مطبوع کے لاہور کی سبھی سوسائٹیون (انجمن ہمدردی انجمن حمایت اسلام وغیرہ) کے ممبرون اور سبھی اسلامی فرقون اہل تشیع ۔ اہل سنت (اہل حدیث ۔ اہل فقہ) وغیرہ کے لوگون کو مدعو کیا تھا ۔ اس مجمع مین انجمن اسلامیہ کے ممبرون نے (جنمین خصوصیت کے ساتھ خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ واجب الذکر ہین) بڑی پرجوش اور مؤثر تقریرون سے حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہند کی برکتون اور آسائشون کو بیان فرمایا ۔ اور حاضرین کے دلون مین دعا صحت و سلامتی قیصر ہند کے لئے تازہ جوش پیدا کیا ۔

شامل تھے جو دعا خیر و عافیت قیصر ہند کے لئے مسجد شاہی لاہور مین جوبلی کے دن ہوا تھا - ایسا ہی ہندوستان کے دوسرے شہرون (دہلی - نصیر آباد[*] ضلع اجمیر وغیرہ) مین اس دعا کے لئے ان کا اجتماع ہوا ✣

اس شکریہ و مسرت کے علاوہ اہلحدیث لاہور کے ایک جلسہ عام مین جسمین دوسری اسلامی فرقون کے لوگ بھی کثرت سے شامل تھے یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ اس احسان کا جو تازہ دم فرقہ اہلحدیث پر ہوا ہے خصوصیت کے ساتھ ہز اکسیلنسی **لارڈ ڈفرن** اور ہز آنر سر **چارلس ایچیسن** کا شکریہ بھی ادا ہونا چاہئے - بنا بر علیہ یہ قرار پایا کہ ہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن کا شکریہ بذریعہ ایک **میموریل** کے جسپر اہلحدیث وغیرہ اعیان کل ہندوستان و پنجاب کے دستخط ثبت ہون ادا کیا جائے - اور ہز آنر سر چارلس

بقیہ حاشیہ

اسی دن انجمن اسلامیہ نے مسجد شاہی لاہور مین بے شمار فقرا و مساکین کو مکلف کھانا دیا - اور اپنی قیصرہ مہربان کا مالی شکریہ بھی ادا کیا ✣

انجمن اسلامیہ ہمیشہ ایسے کامون مین سبقت کیا کرتی ہے اور دوسری فرقون اور سوسائٹیون کی اوستاد و رہنما ہے - کیون نہو وہ خود سابق الوجود ہے - اسکے بانی مبانی سکرٹری پریزیڈنٹ وغیرہ اعیان سابق ہین ✣

خدا تعالے اس انجمن اور اسکی برکت کو قایم رکھے اور اسکے بانیون اور معاونون کی ہمتون مین اور برکت دے ✣

[*] نصیر آباد ضلع اجمیر مین باجازت کرنیل اسے ڈبلیو رابرٹس صاحب مجسٹریٹ چھاونی نصیر آباد پریڈ مین اہلحدیث کا بڑا مجمع ہوا جسکے صدر نشین مولوی محمد صدیق صاحب ساکن میرٹھ تھے اس مجمع مین ۱۰ بجے سے ۳ بجے تک وعظ و نصیحت و خیر خیرات ہوتی رہی - اور حضور ملکہ قیصرہ ہند کی عمر و اقبال کے لئے جناب باری مین دعا کی گئی ✣ (دیکھو راجپوتانہ گزٹ اجمیر مطبوعہ ۱۴ فروری ۱۸۸۷ء)

اسپیچین کا شکریہ بذریعہ ایڈریس ادا ہو جسکو اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام پنجاب کا ڈیپوٹیشن حضور ممدوح کی خدمت مین پیش کرے ؛

اِس میموریل اور ایڈریس کے مسودہ اس رسالہ کے ساتھ ناظرین کے پاس پہنچین تو میموریل کی تائید و تصدیق مین ایک عمدہ فلسکیپ کاغذ پر یہ ایک سطر کہ "ہم وفادار رعایا سرکار کے فلان شہر اس میموریل اہلحدیث کے مضمون سے دلی اتفاق رکھتے ہین" تحریر کرکے کل ہندوستان کے اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام (جو مضمون میموریل سے متفق ہون) اپنی اپنی قلمون سے دستخط واضح بہ تفصیل خطاب ثبت کرین ؛

اور ایڈریس کی تائید مین ویسی ہی کاغذ پر اُسی مضمون کی ایک سطر لکھکر صرف پنجاب کے اعیان دستخط ثبت کرین اور ان سب دستخط شدہ کاغذون کو اپنے وکیل ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کے پاس جلد واپس ارسال کرین ؛

ان دستخط شدہ کاغذات کو بشمول میموریل و ایڈریس جو مطلا کاغذ پر ارقام ہونگے حضور گورنر جنرل اور نواب لفٹنٹ گورنر کی خدمت مین پیش کیا جاے گا

اب ہم ان چٹھیات گورنمنٹ کو جن مین دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال سے منع کیا گیا ہے نقل کرتے ہین اور ان کے ذیل مین اہل اخبارات کے ان ریمارکون کو جن مین اس حکم گورنمنٹ کی تائید اور اس فرقہ کے حق مین خطاب "اہلحدیث" کی تسلیم و تصدیق پائی جاتی ہے نقل کرینگے اسکے بعد چٹھی پرائیوٹ سکرٹری لفٹنٹ گورنر پنجاب کو جسمین اہل اسلام کے تسلیم خطاب "اہلحدیث" کے مطابق گورنمنٹ پنجاب نے اس فرقہ کو اس لفظ سے مخاطب کیا ہے معرض نقل مین لائینگے

اخیر مین ان سرکاری اور ملکی تحریرون کے نتیجہ سے اپنے عینی اور

ہوالی اخوان اہل اسلام کو آگاہ کریں گے ۔

ترجمہ چٹھی گورنمنٹ پنجاب

نمبر ۱۱۳۵

منجانب ڈبلیو ایم ینگ صاحب بہادر
سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بخدمت مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ

لاہور مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۸ء

جناب من

بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۸۸۶ء جس میں آپ نے درخواست کی تھی کہ جس قوم کی طرف سے وکیل ہو کے آپ وہ درخواست پیش کرتے ہیں ان کی بابت لفظ وہابی کا استعمال سرکاری انتظام میں منع کیا جاوے مجھے حکم ہوا ہے کہ میں آپکی خدمت میں نقل چٹھی نمبری ۵۵۸ مورخہ ۳ دسمبر گذشتہ ارسال کروں جو از مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈیپارٹمنٹ) کی طرف سے آئی ہے اور جس میں حکم دیا گیا ہے کہ سرکاری کاغذات میں لفظ وہابی کا استعمال بند کیا جاوے گا ۔

(۲) آپ کی چٹھی نمبری ۱۴۵ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۸۸۶ء کے ساتھ جو کتابیں آپکی تقریریں ان اشتہارات کے جن پر دستخط ثبت تھے (جو آپ نے مہربانی کرکے اپنی چٹھی مذکورہ کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لئے ارسال کئے تھے) ان کو واپس بھیجتا ہوں ۔

میں ہوں جناب

آپکا نہایت فرمانبردار خادم

ایچ سی باؤ

از طرف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

نقل چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۸۸۶ء

ازجانب قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈیپارٹمنٹ)

بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

درجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۲۴۰ مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء کے مجھے حکم ہوا ہے کہ میں آپکو اطلاع دوں حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل ایما اتفاق جناب سر چارلس ایچیسن صاحب سے اس بارہ میں ظاہر فرماتے ہیں کہ لفظ "وہابی" کا استعمال سرکاری کاغذات میں مسدود کیا جاوے ۔

اخباروں کے ریمارک

ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۸۸۷ء

گذشتہ پرچہ میں جو مضمون ہم نے اس بارہ میں درج اخبار کیا تھا اسمیں بہت توضیح کے ساتھ یہ امر ظاہر کیا گیا تھا کہ جس حال میں "وہابی" کا لفظ وہ فرقہ اپنے لئے دل آزار سمجھتا ہے جسکی نسبت کہ وہ استعمال کیا جاتا ہے۔ تو گورنمنٹ کی طرف سے اسکی نسبت سرکاری کاغذات میں قطعی طور پر استعمال ترک کئے جانیکا نفاذ بلحاظ صلح کل پالیسی گورنمنٹ کے نہایت ضروری ہے۔ اب ہم بہت خوش ہیں کہ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل کے ان سے اس امر کی نسبت قطعی احکام جاری کئے گئے کہ "وہابی" کا

لفظ سرکاری کاغذات مین استعمال نہ کیا جائے مندرجہ ذیل سرکاری کاغذات سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے"٭

اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کی ہے اسکے بعد کہا ہے

ہم اسبارہ مین گورنمنٹ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہین اور اپنے تمام مسلمان بھائیون کو اس امر کیطرف توجہ دلاتے ہین کہ جب ایک غیر مذہب کی گورنمنٹ نے براہ صلح پسندی ایک اسلامی فرقہ کی نسبت اس لفظ کا استعمال کرنا پسند نہین فرمایا جو وہ فرقہ اپنی نسبت دل آزار خیال کرتا ہے تو ایسی حالت مین کمال شرم کا مقام ہوگا اگر مسلمان اپنے باہمی خیالات اتحاد کو ایسی ایسی خفیف باتون کے لحاظ سے بگاڑ بیٹھین اور کسی ایسے لفظ کا استعمال اپنے بھائی بندون کی نسبت کرین۔ جسکو گورنمنٹ نے بھی ان کی نسبت دل آزار تسلیم کرلیا ہے۔ ہم اسوقت زیادہ تر عوام کو اپنا مخاطب کرنا نہین چاہتے بلکہ اسوقت صاحبان اخبار اور دیگر مہذب ناظرین اخبار سے بڑے ادب کے ساتھ التجا کرتے ہین کہ وہ بھی اس بارہ مین گورنمنٹ کی صلح کل پالیسی کی تقلید کرین۔ اور بجائے وہابی کے ہمیشہ **اہل حدیث** کا لفظ اس فرقہ کی نسبت استعمال کیا کرین٭

ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۸۷ء

جو صدور حکم گورنمنٹ سے پہلے اشاعۃ السنۃ کے مضمون "اہلحدیث کا خط الخ" پر کیا گیا تھا

گذشتہ سال ہمنے اسبارہ مین رسالہ اشاعۃ السنۃ کے ان مضامین سے اتفاق کیا تھا۔ جن مین پبلک اور گورنمنٹ کو اس امر پر توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ فرقہ "اہلحدیث"٭ کی نسبت وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا کرین جسکے معنے مذہبی اصطلاح مین لامذہب اور پولیٹکل اصطلاح مین

٭ گورنمنٹ کی کسی تحریر مین یہ اصطلاح نہین پائی گئی۔ اس گروہ کی مخالفین مذہب نے یہ اصطلاح مقرر کی ہے۔ اونہی کی تقلید بعض ناواقف سرکاری عہدہ دارون نے کی ہے دیکھو صفحہ ۱۹۸ نمبر ۱

باغی کہتے ہین۔ اور کسی فرقہ کی نسبت کوئی لفظ ایسا استعمال نکرنا چاہیئے جس سے انکا دل دکھے۔ اب ہم نے رسالہ اشاعۃ السنۃ مین پھر ایک مضمون اسبارہ مین دیکھا جسمین ان خیالات پر بحث تھی کہ (۱) آیا یہ لقب اہلحدیث کا ان کے لئے قدیم سے ہے یا جدید؟ اور نیز یہ کہ (۲) ان کی نسبت اس لقب کے استعمال کرنے سے یہ نتیجہ تو نہین نکلسکتا کہ دوسرے فرقے مسلمانون کے اہلحدیث نہین ہین؟ چنانچہ اول ایک مفصل عالمانہ بحث پہلے شق کے متعلق کی گئی ہے جسمین نہایت مستند کتابون کی مختلف حوالے دیکر یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ لقب **اہلحدیث** کا ان کے لئے پرانا ہے اور دوسرے حصہ مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ انکے اس لقب کے استعمال کرنے سے ہرگز یہ لازم نہین آسکتا کہ دیگر اسلامی فرقے اہل حدیث نہین ہین اور نہ اس کے استعمال سے کسی اور فرقہ اسلام کے لوگون کا دل دکھ سکتا ہے۔ بلکہ بلحاظ حالات موجودہ کے مسلمانون کا پورا فرض یہ ہونا چاہیے کہ اپنے کسی فرقہ کی نسبت کوئی ایسا لفظ استعمال نکرین جس سے انکا دل دکھے اور باہم برادرانہ اتحاد رکھین جو تمام بھلائیون کی بنیاد ہے۔ اس بحث کے متعلق رسالہ موصوف نے یہ نہایت عمدہ استدلال کیا ہے کہ۔

اسکے بعد اس مضمون کی دلایل کا اشاعۃ السنۃ سے اقتباس کیا ہے اور اس کے بعد کہا ہے

اسقدر تذکرہ تو عام مسلمانون سے متعلق تھا لیکن ہم نہین کہہ سکتے کہ اس بحث مین اب گورنمنٹ کو زیادہ تر مخاطب کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ مختلف لوکل گورنمنٹون کی توجہ جب کبھی اس معاملہ پر دلائی گئی تو انہون نے علانیہ اس بارہ مین معذرت کی کہ انہون نے غلطی سے وہابی کا لفظ اس فرقہ کی نسبت لکھدیا ہے۔ جس سے اہلحدیث صاحبان کی دل آزاری ہوتی ہے۔ پس جبکہ وہابی کے لفظ کو ترک کر دینا مسلم ہو چکا ہے تو ہم نہین جانتے کہ بجاے اسکے اہلحدیث کا لقب استعمال کرنے مین کونسا تذبذب گورنمنٹ کو ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہہ تو ایک بدیہی بات لکھی جا چکی ہے

کہ نام اگر بامعنی ہو تو اس سے یہ دعوی نہین ہو سکتا کہ اس کے معنے مسمے کے سوائے کسی مین پائے نہین جاتے - بلکہ ہم تو یہان تک کہتے ہین کہ اگر نام بامعنی ہو اور مسمے کے اوصاف بالکل اس نام کے مفہوم سے متناقض بھی ہون تاہم کوئی وجہ نہین ہے کہ اسکو اس نام سے پکارا جائے جسے وہ پکارا جانا پسند کرتا ہے بشرطیکہ اس سے کوئی ضد نہو بلکہ ضد کی حالت مین بھی کوئی شریف آدمی بطور چڑ کے کوئی نام اسکے لئے پکارا جانا پسند نہ کریگا - مثلاً کسی مجلس کا نام خیرخواہ ہند ہو اور وہ بالکل ہندیون کی بدخواہی کر رہی ہو تاہم جب کبھی اُسکا تذکرہ کرین گے تو اسی نام سے کرینگے جو اسنے اپنے لئے پسند کیا ہے اسی طرح کئی اخبارات ہین جنکے نام کا مفہوم اپنی تحریرون کے بالکل متناقض ہے مگر پھر بھی اگر کوئی مخالف شخص ان کا تذکرہ کرتا ہے تو اُسکو ان کا نام انہی الفاظ مین لینا پڑتا ہے جو انہون نے اپنے لئے پسند کر رکھے ہین بہر حال کسی موافق یا مخالف پہلو سے ہو کر دیکھا جاوے تاہم کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ **اہلحدیث** کو ان کے ایسے لقب سے یاد فرمانے مین گورنمنٹ کو کسی قسم کا تذبذب یا تامل ہو - رفیق ہند کا اڈیٹر جو خود ایک* سنت جماعت شخص ہے اور اُسی **اہلحدیث**

---

* ہمارے پیارے رفیق بجائے لفظ اہلسنت حنفیہ یا اہل فقہ استعمال کرتے تو مناسب تھا - کیونکہ اہلحدیث خود اہلسنت ہین نہ اہل سنت کے مقابل و مخالف - ایکدفعہ پہلے رفیق نے اہلحدیث کے مقابلہ مین اپنے اہل سنت ہونے کا دعوی کیا تو اڈیٹر اخبار مشیر قیصر نے (باوجودیکہ ان کو فرقہ اہل حدیث سے قدرتی مخالفت ہے) اپنے اخبار ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۸۶ء مین ہمارے رفیق پر بالفاظ ذیل اعتراض کیا "پھر رفیق لکھتا ہے کہ ہمارے اور ان کے عقاید مین اختلاف ہے ہم سنت و جماعت ہین وہ "اہلحدیث" کیا خوب آپ سنت جماعت ہین تو کیا اہلحدیث سنت جماعت نہین ماشاء اللہ آجتک اڈیٹر صاحب یہ ہی جانتے ہین کہ غیرمقلد سنت و جماعت نہین - واہ ری تیری معلومات"

صاحبان کے عقاید سے بہت سے امور مین اختلاف ہے مگر وہ خود اور جہان تک اسکا علم ہے قریباً تمام سمجھدار اہل سنت و جماعت صاحبان کوئی وجہ نہین دیکھتے کہ اہلحدیث یا کسی فرقہ کی نسبت بھی کوئی ایسا لقب استعمال کرین جو اس فرقہ کا دل دکھائے اور ایسے حالات مین جبکہ ہماری گورنمنٹ ایک بالکل بے لگاؤ اور نیوٹرل پالسی والی گورنمنٹ ہے کو کوئی وجہ نہین ہے کہ وہ اہلحدیث صاحبان کو اس لقب سے یاد فرمانے کسی قسم کا تامل کرے جس لقب کو کہ وہ فرقہ اپنے لئے پسند کرتا ہے ؛

ہمکو تاحال معلوم نہین ہوا کہ گورنمنٹ کیطرف سے کوئی اعلان سرکاری کاغذات مین اس فرقہ کی نسبت اہلحدیث کا لفظ استعمال کئے جانے کی نسبت ہوا ہے یا نہین - لیکن اتنا ہم ضرور کہہ سکتے ہین کہ ایسا اعلان نہ صرف اس فرقہ کی خوشنودی کا باعث ہوگا جسکی طرف سے یہ درخواست کی گئی ہے بلکہ ایسا کرنا ہر طرح سے ہماری گورنمنٹ کی صلح کل اور مرنجان مرنج پالسی کے لحاظ سے واجب اور لازمی ہے" ؛

اس مضمون مین جسکا ہم نے اقتباس کیا ہے دقیق طلب بات کہی ہے تو اسپر شحنہ ہند نے اپنی اخبار ۲۴ جنوری ۸۷ء مین یہ سوال کیا ہے کہ ہمارا ہمعصر براہ عنایت توضیح کرکر کہ اسکو اہلحدیث کے کون سے عقاید سے اختلاف ہے اور وہ کون سے عقاید ہین جو اہلحدیث نے کتاب و سنت کے خلاف اختیار کئے ہین" لہذا ہم کو اپنے پیارے رفیق طالب اتحاد و توفیق سے امید ہے کہ اگر آئندہ وہ اپنے آپکو گروہ اہلحدیث کے مقابلہ مین ذکر کرنا چاہین گے تو اُن القاب و خطابات (حنفیہ یا اہل فقہ یا پیران مجتہدین و فقہاء) سے ذکر کرین گے جنسے ان کے ائمہ مذاہب نے اپنے تئین بمقابلہ اہل حدیث ذکر کیا ہے چنانچہ ہمارے اس مضمون مین جس کو آپ نے پسند کیا ہے اور اس پر یہ ریمارک لکھا ہے "کہ کتب معتبرات حنفیہ سے منقول ہو چکا ہے" ؛

ریمارک رہبر ہند لاہور مطبوعہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۸۸۷ء

ہم گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند کی دو چٹھیان چھاپتے ہین جنمین منظور کیا گیا ہے کہ آیندہ سرکاری کاغذات مین وہابی کا لفظ مسلمانون کے اس گروہ کے لئے استعمال نہ کیا جائیگا جو اس چڑتے ہین۔ وہ چاہتے ہین کہ ان کو بجاے وہابی کے اہلحدیث پکارا جائے اور جبکہ گورنمنٹ نے تسلیم کر لیا کہ آیندہ انکو وہابی لکھا جائیگا تو سب لوگونکو چاہئے کہ انکو وہابی کہنے اور لکھنے سے محترز رہین اور گورنمنٹ نے یہ نہین ظاہر کیا کہ ان کو آیندہ کس خطاب سے پکارا جائیگا لیکن لوگونکو چاہئے کہ کوئی خطاب ان کے لئے تجویز کر لین اور ہمارے قیاس مین انکو اہل حدیث کہا کرین تو مناسب ہے فی الجملہ خط کتابت گورنمنٹ کی چھاپی جاتی ہے۔ اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کی ہین ٭

ریمارک پنجابی اخبار لاہور مطبوعہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۸۷ء

اہل حدیث

اہلحدیث یا غیر مقلد جنکو مقلدون کے عرف عام مین وہابی کہتے ہین عقاید و اصول مین مقلدون سے بہت ملتے جلتے ہین اگر کچھ اختلاف ہے تو صرف فروعیات مین ہے۔ لیکن مقلد لوگ اس فرقہ کو عبد الوہاب نجدی سے منسوب کرتے ہین اور عجب نہین کہ ان کے حق مین کفر کا فتوی بھی دیتے ہون ہم ہرگز یہہ نہین کہہ سکتے کہ کس تحقیق کے بعد انہون نے اپنی یہ راے قائم کی ہے بلکہ یہہ اس باہمی مخالفت کا نتیجہ ہے جو اکثر مذہبی مباحثون مین پیدا ہو جاتی ہے۔ اس موقع پر ضروری نہین سمجھتے کہ غیر مقلد یا اہلحدیث ہین اور لفظ وہابی مین فرق بیان کرین × × ×

× × مگر ہم وثوق کے ساتھ کہتے ہین کہ اہلحدیث پر وہابی کا اطلاق بالکل صحیح نہین

x x x x x جب یہ قانون گورنمنٹ اوف انڈیا اور گورنمنٹ پنجاب دونون کی پیشگاہ سے پاس ہو چکا ہو تو ہمارے ہم وطنون خصوصاً فرقہ اہل اسلام کو اہلحدیث کی نسبت ایسا دل آزار لفظ تقریراً و تحریراً استعمال نکرنا چاہئے - اگر کرین گے تو ہمکو اندیشہ ہے کہ مبادا لائبل کے مقدمہ مین جوابدہی کرنی پڑے - بہتر یہی ہے کہ عدالت کی کشمکش اور ایک معزز فرقہ کی دل آزاری سے اپنے تئین باز رکھین "

ریمارک مندرجہ پٹیالہ اخبار مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۶ء

اس رسالہ کے اڈیٹر مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے اہلحدیث کے مفید منجملہ دیگر تجاویز کے ایک یہ تجویز بھی گورنمنٹ مین پیش کی تھی کہ فرقہ اہل حدیث کو لفظ وہابی سے مخاطب کرنا اس فرقہ کی دل آزاری کا باعث ہے - امید کہ سرکاری کاغذات مین اس فرقہ یعنی اہلحدیث کی نسبت اس لفظ (وہابی) کا استعمال نفرمایا جاوے سو گورنمنٹ نے ازراہ انصاف اور رعایا نوازی اس درخواست کو منظور فرمایا - اور حضور گورنر جنرل نے باجلاس کونسل اسبارہ مین قطعی احکام صادر فرمائے کہ سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کا استعمال نکیا جائے - سرکاری خط وکتابت جو اس باب مین ہوئی ہے اسکی نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے "

(اسکے بعد نقل چٹھیات کرکے کہا ہے)

مندرجہ بالا تحاریر سے ثابت ہو گیا کہ رسالہ اشاعۃ السنۃ اور اسکے اڈیٹر کی تحریر کا گورنمنٹ کو کسقدر اعتبار ہے اور وہ تحریرین کیسی وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین - فرقہ اہلحدیث کے تمام اکابرون اور جمیع علماء کو نواب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر صوبہ پنجاب کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے - جنہون نے اپنی قیمتی اور عمدہ

رائے سے [illegible] درخواست [illegible] اور بادب حضور

لارڈ ڈفرن صاحب بہادر وایسرائے وگورنر جنرل کا شکر گذار ہونا واجبات سے ہے جنہون نے از راہِ انصاف ان کی اس درخواست کو منظور فرمایا"

ریمارک آفتاب پنجاب لاہور مطبوعہ ۴ فروری ۱۸۸۷ء

کاغذات سرکاری مین فرقہ غیر مقلدین کو وہابیون کے نام سے لکھنا منع ہوگیا ہے

اعلم العلماء وافضل الفضلاء جناب رشادت مآب مولنا مولوی محمد حسین صاحب علامہ بٹالوی ثم اللاہوری مالک وایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور کی درخواست پر صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے بہ منظوری گورنمنٹ ہند جو چٹھی جواباً بنام مولوی صاحب موصوف ارسال فرمائی ہے خلاصہ اسکا ہم ذیل مین ہدیہ ناظرین کرتے ہین"

(اسکے بعد حیثیات گورنمنٹ کو نقل کرکے کہا ہے)

ہمارے واجب التعظیم پیشوایان دین - یعنی ائمہ گروہ مقلدین کو اس چٹھی کے مضمون پر ذرا غور سے نگاہ فرمانی چاہیئے کہ آیا گورنمنٹ کو (جسکا دین و مذہب تم سے مخالف ہے) کہانتک نگہداشت عزت و حرمت دین تمہارے کی مدنظر ہے - جسنے اسی دین محمدی کے پیروؤن اور اسی پیغمبر کی امت کہلانے والون کی ایک جماعت کی (جسکے پیرو اور توابع مین سے تم بھی ہو) یہانتک عزت افزائی فرمائی - کہ جو اپنے ہی حقیقی بھائیون کی نورانی پیشانیون پر - تمنے حقارت کا ٹیکا لگایا تھا اُسنے اپنے مراحم خسروانہ سے دور کردیا - کیا اگر ذرا بھی غور سے نگاہ کرکے دیکھو تو یہ حکم تمہارے لئے سبق عبرت نہین ہوسکتا - کہ غیر قوم مذہب والے تو تمہارے دین کی اس حد تک عزت کرین اور تم اپنے باہم ایکدوسرے کے حق مین کفر و الحاد کے فتوے صادر کرو -

اور تحقیر کی نگاہ سے دیکھو ۔ اور نفرت انگیز و توہین آمیز خطابون سے ایکدوسرے کو پکارو۔ کیا دوسرے بھائی کی تحقیر و توہین تمہاری اپنی ہی توہین و تحقیر نہین ؟ ایڈیٹر آفتاب پنجاب بھی گروہ مقلدین سے ہے لیکن اسکے نزدیک تو ایک دین کے پیرو اور پیغمبر کی امت کو صرف چند مسایل فروعی کے تخالف کی وجہ سے اپنا دشمن سمجھ بیٹھنا اسکے مساوی ہے جیسے کوئی دانشمند عقل مجسم اپنے دوسرے بھائی کو بد نسل و بد اصل کے نام سے پکارکر اپنی شرافت و نجابت ثابت کرنا چاہتا ہو خدا ہمارے معزز بھائیون کو ہدایت اور توفیق بخشے کہ اس جنون سے اپنے آپ کو پاک کرکے اتفاق و اتحاد ہمدگر اپنا فرض اصلی سمجھین اور اپنے ہاتھون اپنی بیخ کنی سے باز آئین" ٭

اس ریمارک پر آفتاب پنجاب کا دوسرا ریمارک مطبوعہ ۱۲ فروری ۱۸۸۶ء

الفاظ غیر مقلد کے خطاب سے اہلحدیث کا تنفر

چٹھی محکمہ محتشمہ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کے موصول ہونے پر ہم نے آفتاب کے کسی پرچہ گذشتہ مین ریمارک کیا تھا جسمین فرقہ اہلحدیث کی نسبت ہمنے لفظ غیر مقلد کا استعمال کیا تھا اسپر گروہ اہلحدیث کے واجب التعظیم مولنا مولوی محمد حسین صاحب علامہ بٹالوی و ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور کا ایک شقہ کرامت طراز ہمارے نام موصول ہوا جسمین جناب ممدوح نے اس لفظ غیر مقلد کے استعمال پر اعتراض فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہرچند لغوی معنے مین یہ لفظ برا نہو تاہم جن معنون مین اصحاب مقلدین اس لفظ کو فی زماننا استعمال کر رہے ہین وہ بے شک اہلحدیث کے لئے دل شکن سمجھا جاتا ہے - لہذا ہم بڑے ادب کے ساتھ جناب ممدوح کی خدمت مین ملتمس ہین کہ جہانتک لفظ غیر مقلد کا استعمال ہماری قلم عجز رقم سے ہوا ہے وہ محض سہواً و خطاءً تھا نہ عمداً اور کسی ارادہ سے ہم اپنی اس غلطی کے واسطے

جناب ممدوح سے معافی کے خواستگار ہین ہر چند کہ ہم خود گروہ مقلدین سے ہین لیکن پیشوایان فرقہ فریق ثانی کو ہم اس سے کم واجب التعظیم نہین سمجھتے جیسے کہ علماء توابع حضرت ابو حنیفہ رح کو جہان تک ہمارا قیاس چلتا ہے یہ چند اختلافات فرعی ۔ مثلاً آمین بالجہر و رفع یدین وغیرہ وغیرہ کوئی ایسے اہم امور نہین جن کی بنا پر فرقہ اہل حدیث سے ہم اپنے آپ کو قطعاً الگ تھلگ سمجھنے لگین وحدانیت حق جل وعلا ۔ وحقیقت رسالت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین سب صاحب یکسان متفق ہین ۔

ریمارک اخبار وزیر الملک مطبوعہ ۴ فروری سنہ ۱۸۸۷ع

اہلحدیث کو مژدہ

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری نے بڑی کوشش اور سعی سے گورنمنٹ اوف انڈیا کو توجہ دلائی کہ اہلحدیث کو وہابی نہ لکھا جایا کرے چنانچہ درخواست منظور ہوگئی چٹھی کا ترجمہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے ۔ پھر بعد نقل چٹھی یہ کہا ہے ۔

ایڈیٹر ۔ ہم اس کوشش کی کامیابی دیکھکر بہت خوش ہوئے ہین اور گورنمنٹ کے بھی مشکور ہین ۔ ہم امید کرتے ہین کہ عوام الناس بھی اس لفظ کو جیسے کہ گورنمنٹ نے مکروہ سمجھا ہے بُرا جانکر اسکا استعمال کرین گے ۔ اور کسی خاص فرقہ کو اس سے ملقب کرنے مین تامل کیا کرین گے ۔

ریمارک اخبار شحنۂ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم فروری سنہ ۱۸۸۷ع

اہلحدیث کو وہابی کہنا مزیل حیثیت ہے

ہم اس عنوان پر گذشتہ شحنۂ ہند مین ایک مدلل آرٹیکل لکھ چکے ہین ۔ اسکی تائید مین

اب ہم مندرجہ ذیل احکامات جو گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند نے صادر فرمائے ہیں درج کرتے ہیں اور عوام کو بتاتے ہیں کہ جس صورت میں خود گورنمنٹ نے اپنے لفظ وہابی کے استعمال کو اہلحدیث کے حق میں لائیبل قرار دیا ہے تو عوام الخصوص وہ گروہ جو اہلحدیث کو اس مکروہ اور دل شکن لقب سے یاد کرتا ہے متنبہ ہو ورنہ اسکا استعمال بغیر ارتکاب اُن جرائم کے مستوجب ہوگا جن کی تصریح مجموعہ تعزیرات ہند میں موجود ہے - وما علینا الا البلاغ ۔

(اس کے بعد چٹھیات کی نقل کی ہے)

ریمارک اخبار ترجمان ناگپور مطبوعہ ۳۱ جنوری سنہ ۸۷ء

فرقہ اہلحدیث باجلاس سپریم گورنمنٹ

اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کر کے کہا ہے

مژدہ باد اے گروہ اہل حدیث کہ گورنمنٹ ہند نے تمہاری طرف توجہ کی اور تمہارے رنج کو جو بباعث اطلاق لفظ وہابی کے تمکو ہوتا تھا دور کیا اور سرکاری کاغذات میں اس مکروہ لفظ کے استعمال کو منع کر دیا ۔ سبحان اللہ گورنمنٹ کو حالانکہ وہ غیر قوم ہے مگر اپنی رعایا کے رنج و دل آزاری کا کسقدر خیال ہے افسوس ہے کہ ہم قوم کو اسکا کچھ لحاظ نہیں اپنی قوم کی دل آزاری کے درپے رہتے ہیں اگر وہ آپ اپنا بُرا کرتے ہیں بہرکیف ہم اپنی مہربان گورنمنٹ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے اپنے معزز ہمعصر مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب اڈیٹر اشاعۃ السنہ لاہور کا نہایت ممنونیت کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ کے حسن اہتمام سے یہ کارروائی طے ہوئی عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوئے جزاہم

اللہ خیر الجزاء الخ" ۔

ریمارک اخبار خیر خواہ عالم دہلی مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۶ء

ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ کی چٹھی کا جواب بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب آچکا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ "حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل اپنا اتفاق رائے سرچارلس ایچیسن سے اس بارہ میں ظاہر فرماتے ہیں کہ لفظ "وہابی" کا استعمال کچہری کاغذات میں مسدود کیا جائے۔ اگرچہ یہ بات ضرور لحاظ کے قابل ہے۔ کہ گورنمنٹ نے جو اس لفظ کی موقوفی کا حکم فرمایا ہے وہ کس خیال پر مبنی ہے۔ اسکا جواب بجز اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہماری پولیٹیشن گورنمنٹ کو مصالحت اور باہمی ترک دل آزاری ہر حال میں پسند ہے۔ پھر حیف ہے ان مسلمانوں کی حالت پر جو کلمہ کے شریک ہو کر ایک دوسرے کو مشرک یا وہابی کہیں جو سخت ایذا پہنچانے والے القاب ہیں" ۔

ریمارک سراج الاخبار جہلم مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۶ء

گورنمنٹ نے سرکاری کاغذات میں لفظ "وہابی" کے استعمال کو متروک کر دیا ہے کیونکہ پولیٹیکل محاورہ میں وہابی کا لفظ باغی سلطنت پر بولا جاتا ہے اور یہ اس فرقہ کی دل آزاری کا موجب تھا" ۔

ریمارک اخبار جریدۂ روزگار مدراس مطبوعہ ۱۹ فروری ۱۸۸۶ء

جب گورنمنٹ نے اس لفظ کو دل آزار اور لائبل تسلیم کر کے اسکے استعمال سے ممانعت کا حکم دیا ہے تو پھر ہمارے دیسی اور وطنی بھائیوں کو کب مناسب ہے کہ

وہ فرقہ اہلحدیث کو اس دل آزار لفظ سے یاد کرین" ۔

ریمارک پٹنہ انسٹیٹیوٹ گزٹ ۱۴ فروری ۱۸۸۶ء

"محمدی" اور اسی نام کی خرابی

"وہابی"

مسلمانون کے "محمدی" یا عامل بالحدیث فرقہ کو جسکو عیسائیون کے قول کے رو سے پیورٹین محمدن بھی کہہ سکتے ہین دوسرے فرقہ کے مسلمانان "وہابی" کے خطاب سے پکارتے ہین اور اسکی وجہ سے لغو اور بے دلیل گورنمنٹ مین اُن کی بدنامی ہو گئی ہے۔ ہر شخص اس بات سے واقف ہے کہ "وہابی" کا لقب بالفعل عموماً اُس شخص کے حق مین استعمال کیا جاتا ہے جو گورنمنٹ کا دشمن اور بدخواہ ہے۔ البتہ اس لقب کا اطلاق محمدیون کی ذات پر نہین ہو سکتا ہے۔ پیورٹین عیسائیون کو "ڈیسنٹر" اور شیعہ مسلمانون کو "رافضی" کہنے سے (جیسا کہ اُن کے مخالف اونہین کہتے ہین) اس درجہ کی تذلیل نہین مراد ہے جتنی کہ محمدیون کو "وہابی" کہنے سے ہم مولوی ابوسعید محمد حسین ایڈیٹر اخبار اشاعة السنة واقع لاہور اور گورنمنٹ پنجاب و گورنمنٹ ہندوستان کے اون مراسلات کو جو اس مادہ مین ہوئے ہین ذیل مین شائع کرتے ہین جنکے دیکھنے سے یہ امر صاف ظاہر ہوگا کہ یہ لقب محمدیون کے حق مین کبھی نہین استعمال کیا جا سکتا اور ہم امید کرتے ہین کہ ہماری ہم وطن خصوصاً ہمارے ہم مذہب لوگ آئندہ سے اس فرقہ کے حق مین وہابی کا لقب کبھی استعمال نہین کرین گے ۔ اسکے بعد چٹھیات کو نقل کیا ہے

ریمارک اخبار چنار ۱۴ مارچ ۱۸۸۶ء

ایڈیٹر اخبار چنار نے اس پرچہ مین اہلحدیث کا عنوان قائم کر کے چٹھیات گورنمنٹ کو

نقل کیا ہے۔ اسکے بعد کہا ہے ۔

جب گورنمنٹ نے اس لفظ کو دل آزار اور لائبل تسلیم کرکے اسکے استعمال کی ممانعت کا حکم دیا ہے تو پھر ہمارے دیسی اور ہموطنی بھائیون کو کب مناسب ہے کہ وہ فرقہ اہلحدیث کو دل آزار لفظ سے یاد کرین ہمین امید ہے کہ ہر قسم کے اہل اسلام آیندہ اس لفظ کا استعمال نکرینگے اور ایک فرقہ کی دل آزاری عمدہ نہین ہے جب کوئی کسی کو خراب الفاظ سے پکارتا ہے تو خواہ مخواہ اسکی دل آزاری ہوتی ہے ۔

ریمارک اخبار کوہ نور لاہور مطبوعہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۸۶ع

ہم ذیل مین نقل چٹھی سکرٹری گورنمنٹ پنجاب و چٹھی گورنمنٹ ہند موسومی مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ درج کرتے ہین۔ اس سے ناظرین پر واضح ہوگا کہ گورنمنٹ نے سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کا استعمال قطعاً موقوف فرما دیا ہے اور ممانعت کُلی کر دی ہے۔ ایسی صورت مین ہمارے اپنے دیسی بھائیون اور ہم وطنون سے خواہ وہ کسی مذہب اور ملت کے کیون نہون یہ سفارش کرنی کچھ بیجا نہوگی کہ وہ بھی آیندہ فرقہ اہلحدیث کو اس لفظ دل آزار سے جس سے اسکی ایک گونہ ہتک منظور ہے کبھی یاد نہ کیا کرین گے ۔

ترجمہ ریمارک انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور مطبوعہ ۱۴ فروری سنہ ۱۸۸۶ع

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری کا شکریہ ہے کہ صرف انہی کی مساعی جمیلہ سے گورنمنٹ اوف انڈیا نے پنجاب اور تمام ہندوستان مین سرکاری خط کتابت سے لفظ وہابی کا استعمال آیندہ کے لیے متروک فرمایا ہے۔ گو وہابی کے لفظی معنے یہ ہین کہ خدا کے احکام ماننے والا مگر چند ایسی وجوہات سے اسکا

یہان ذکر کرنا نہ تو کچھ عمدہ ہے اور نہ مفید ہے) اس لفظ کو اچھے معنون مین نہین لیا جاتا اس فرقہ کے لوگ عام مسلمانون سے اپنی امتیاز٭ نہین چاہتے لہذا انکی درخواست ہے کہ آیندہ اس لفظ کے استعمال کو ان کی نسبت متروک کیا جاے گورنمنٹ کا اس درخواست کو منظور کرنا منصفانہ اور مناسب الوقت ہے٭

نقل چٹھی پرائیویٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب جسمین اس فرقہ کو خطاب اہلحدیث مخاطب کیا گیا ہے

پیارے جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب - مینے آج خلاصہ مکالمہ جو مجہ اور آپ مین ہوا صاحب لفٹنٹ گورنر کی خدمت مین عرض کیا اور حسب ارشاد صاحب ممدوح بیان کرتا ہون کہ آنحضور نے اہلحدیث کا ایڈریس کمال مسرت سے ۱۶ ماہ حال کو لینا منظور کیا ہے - ٹھیک وقت اور مقام سے جہان ایڈریس لیا جائے گا اسکے بعد مطلع کیا جاویگا - مہربانی کرکے ایڈریس کی ایک نقل اگر یہہ فارسی مین ہو تو اسکا انگریزی ترجمہ کچھ عرصہ پیشتر میرے پاس بھیجدین =

(۲) دربارہ آپکی خواہش ثانی سر چارلس ایچیسن اہلحدیث کے کمال ممنون ہین کہ اونہون نے مہربانی سے دعوت مین شریک کرنا چاہا لیکن افسوس کرتے ہین کہ وہ اس دعوت کے قبول کرنے سے معذور ہین - کیونکہ آنحضور کا

٭ ایڈیٹر سول و ملٹری گزٹ کا یہ قول بہت صحیح ہے - ہم ہرگز نہین چاہتے کہ ہمکو عام مسلمانون سے کسی خاص خطاب کے ساتھ ممتاز کیا جاے ہماری دلی آرزو ہے کہ سب کو صرف مسلمان یا محمدی القب سے مخاطب کیا جاے - ہمارا خطاب اہلحدیث کو پسند کرنا اسی حالت مین ہے کہ ہمکو عام مسلمانون سے ممتاز کرکے کوئی مخاطب کرنا چاہے چنانچہ رسالہ نمبر ۹ جلد ۵ مین ہم اس شرط پر تصریح کرچکے ہین جسکا فقرہ شرطیہ نمبر ۷ جلد ۹ صفحہ ۱۹۷ و صفحہ ۱۹۸ مین بھی منقول ہے٭

وقت اور کامون مین بالکل تقسیم ہو چکا ہے اور اسلئے وہ قبول دعوت کا انتظام نہین فرما سکتے ۔

مین ہون آپکا صادق
جے۔ آر۔ ڈنلوپ سمتھہ
پرائیوٹ سکرٹری
لفٹنٹ گورنر پنجاب

ان تحریرات (ملکی و سرکاری) کا نتیجہ

ان تحریرات سے صاف اور یقینی طور پر یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لفظ "وہابی" کو گورنمنٹ اور ملک نے دل آزار تسلیم کرلیا ہے ۔ اور بجائے اسکے اس فریق اہل اسلام کے حق مین (جن کی نسبت یہ لفظ استعمال کیا جاتا تھا) خطاب "اہلحدیث" منظور فرمایا ۔

اس سے ہمارے **عینی و علاتی** دونو قسم کے اخوان اہل اسلام کو عبرت و استقامت کا سبق لینا چاہیے ۔

ہمارے **علاتی بہائی** (حنفیہ وغیرہ اتباع فقہا) تو اس سے یہہ سبق حاصل کرین کہ آیندہ وہ اپنے اسلامی بہائیون اہلحدیث کو کبھی اس دل آزار لفظ "وہابی" سے یاد نہ کرین ۔ اور اس مین اپنی گورنمنٹ کی (جو باوجود غیر مذہب ہونیکے اپنی رعایا کی مراعات و دلجوئی کرتی ہے) پیروی کرین ۔

ہمارے **عینی بہائی** اہلحدیث اس حکم گورنمنٹ کو غنیمت سمجھکر اسپر اکتفا و استقامت کرین اور اپنے اسلامی بہائیون کے "وہابی" کہنے کی کچھ پرواہ نکرین ۔ اور یہہ سمجھ لین کہ اس لفظ کے استعمال سے انکو کچھ نقصان پہنچنے کا احتمال تھا تو اسی صورت مین تھا کہ گورنمنٹ یا عہدہ داران گورنمنٹ اس لفظ کو ان کے حق مین

استعمال کرتے ۔ سو بحمد اللہ جاتا رہا ۔ گورنمنٹ نے اس لفظ کے استعمال کو اپنے کارسپانڈنس مین موقوف کر دیا ۔ اور اس فرقہ کا عام اہل اسلام رعایا کی مانند وفادار ہونا از سر نو ظاہر و مشتہر فرمایا ۔

اسلامی بہائیون کے وہابی یا اس سے بھی بڑہکر برے الفاظ "شرابی یا کبابی" کہنے سے انکا کیا ضرر و نقصان ہے جبکہ وہ درپے تدارک ہون ۔ اور یہہ بھی جان لین کہ عوام کا منہہ بند کرنا بھی کوئی آسان امر نہین ہے ۔ عوام کو جس امر سے روکا جاوے وہ بحکم "الانسان حریص علے ما منع" اور اسپر اصرار کرتے ہین اور اسکو منع کرنے والے کی چڑ بنا دیتے ہین ۔

یہی وجہ ہے کہ اہلحدیث کے وکیل "اشاعۃ السنۃ" نے گورنمنٹ سے صرف اس امر کی درخواست کی تھی کہ سرکاری کاغذات مین انکو لفظ وہابی سے یاد نکیا جاوے نہ یہہ کہ عام لوگون کو اسکی استعمال سے روک دیا جاوے ۔

بناءً علیہ ہمارے عینی بہائی اہلحدیث کو ہرگز مناسب نہین ہے کہ اپنے اسلامی بہائیون کے وہابی کہنے سے چڑین یا اس لفظ کے سبب کسی پر ازالہ حیثیت عرفی مین نالش کر دین ایسا کرنے مین عام صلح پسند اور اہل تہذیب کی نظرون مین انکی کم حوصلگی ثابت ہوگی اور گورنمنٹ کی نظرون مین بھی ان کی وہ وقعت نہ رہیگی جو اسوقت ہے ۔

ہان سرکاری عہدہ داران سے کوئی شخص (ادنی ہو خواہ اعلی) اس فرقہ کے کسی فرد کو سرکاری احکام و تحریرات مین وہابی کہے تو اس کی اطلاع اپنے قومی وکیل (اڈیٹر اشاعۃ السنۃ) کو کرنا ضروری ہے ۔ اڈیٹر اشاعۃ السنۃ اس عہدہ دار کی (خواہ کسی صوبہ یا ضلع ہندوستان مین ہو) گورنمنٹ مین رپورٹ کریگا اور اس عدول حکمی حکم گورنمنٹ کا کامل تدارک کرائے گا ۔ یہ امر اس حکم گورنمنٹ کا

عین مقتضے ہے - اور صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے ازراہ فرط عنایت خاکسار کو اس رپورٹ کرنے کی زبانی بھی اجازت دی ہے ٭

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اسکی تائید مین ایک اَور مضمون لکھتے ہین جس مین جوبلی کے موقع پر اہلحدیث کی اظہار مسرت و ادائے شکر سلطنت پر دلایل شریعت کتاب اللہ و سنت سے شہادت کا بیان ہے اور جو رسالہ اشاعۃ السنہ کا سپیشلی فرض منصبی ہے ٭

اہل اسلام کی مسرت موقع جوبلی پر شریعت کی شہادت

جوبلی کے موقع پر اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام رعایا برٹش گورنمنٹ نے جو خوشی کی ہے اور اپنی مہربان ملکہ قیصر ہند کی ترقی عمر و استحکام سلطنت کے لئے دعا کی ہے اسکے جواز پر کتاب و سنت مین شہادت پائی جاتی ہے ٭

اس مضمون مین دلایل کتاب و سنت کا بیان دو غرض سے ہوتا ہے ایک یہ کہ گورنمنٹ کو یہ یقین ہو کہ اس موقع پر مسلمانون نے جو کچھ کیا ہے سچے دل سے کیا ہے اور اپنے مقدس مذہب کی ہدایت سے کیا ہے صرف ظاہرداری اور جھوٹی خوشامد سے کام نہین لیا۔ دوسری یہ کہ ناواقف مسلمانون کو (جو کتاب اللہ و سنت مین نظر نہین رکھتے صرف بعض کتب فقہ کی بےسند روایتون یا سنی سنائی باتون پر اعتقاد رکھتے ہین) مسلمانون کے اس فعل مین عدم جواز اور مخالفت شریعت کا وہم و گمان پیدا نہو ٭

ہم اس مقام مین ہندوستان کے تمام اہل اسلام کے افعال و طرق مسرت و

اظہار عقیدت سے بحث کرنیکی گنجایش نہین پاتے لہذا صرف ان افعال واقوال پر جنسے اہلحدیث نے اظہار مسرت وتادیہ شکریہ سلطنت کیا ہے کتاب وسنت کی شہادت پیش کرتے ہین۔ اسی پر باقی اہل اسلام کے افعال وطرق مسرت کا قیاس ہوسکتا ہے ٭

پس واضح ہو کہ جو کچھ اس موقع پر اہلحدیث نے کیا ہے وہ امور ذیل ہین۔

(۱) ملکہ معظمہ کی تعظیم کرنا۔ اور تعظیمی الفاظ سے اسکو یاد کرنا ٭
(۲) ملکہ معظمہ کی حکومت پنجاہ سالہ پر خوشی کرنا اور اس خوشی مین مسلمانون کو کھانا کھلانا ٭
(۳) برٹش سلطنت کی اطاعت وعقیدت کو ظاہر کرنا اور اس کو غرض مذہبی بتانا ٭
(۴) اس سلطنت کی برکات واحسانات (امن آزادی وغیرہ) کا معترف ہونا۔ اور اسپر ملکہ معظمہ اور سلطنت کی تعریف کرنا۔ اور شکرگزار ہونا ٭
(۵) ملکہ معظمہ اور اسکی سلطنت کے لئے دعاء سلامت وحفاظت وبرکت کرنا۔ وعلی ہذا القیاس ٭

ان امور سے کوئی امر بھی ایسا نہین ہے جسکے جواز پر شریعت کی شہادت پائی نہ جاتی ہو۔ **ناواقفون** کے دماغ مین شاید یہ **خیال** پیدا ہو کہ ملکہ یا سلطنت کا عیسائی مذہب ہے لہذا اسکی تعظیم وغیرہ امور مذکورہ مسلمانون کو جائز نہین ہین ٭

اس خیال کے **ابطال** مین ہم ایسے دلائل کتاب وسنت پیش کرتے ہین جن مین غیر مذہب کے لوگون سے تعظیم وغیرہ امور کے ساتھ پیش آنا صاحب شریعت سے ثابت ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ کہدینا بھی واجب سمجھتے ہین کہ ان امور مین ملکہ یا سلطنت کا مذہب عیسائی ہرگز پیش نظر نہین ہے بلکہ صرف سلطنت اور اسکے برکات وفوائد

امن آزادی وغیرہ ملحوظ ہین - دنیا مین ایسا مسلمان کوئی نہوگا جو اس سلطنت کی مذہب (عیسائی) کو اچھا سمجھتا ہو یا اس مذہب کے قیام و استحکام کے لئے دعا کرتا ہون ٭

امر اول پر (منجملہ امور مذکورہ) شہادت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلاطین غیر مذہب کو اپنے مراسلات مین تعظیمی الفاظ سے یاد فرمایا ہے - اور اقوام غیر کے وفود (ڈیپوٹیشنون) کا اکرام کیا اور اپنے خلفا اور جانشینون کو ان کے اکرام و تعظیم کا حکم دیا ٭

صحیح بخاری و مسلم مین حدیث ہے کہ روم کے بادشاہ **ہرقل** کو (جو عیسائی مذہب) تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ لکھا تو اسکو عظیم الروم کے خطاب سے یاد فرمایا ٭

من محمّد بن عبد اللہ و رسولہ الی ہرقل عظیم الروم (صحیح بخاری ص۵ و مسلم ص۹۵ ج ۲)

ایسا ہی مصر و اسکندریہ کے بادشاہ **مقوقس** کو (جو عیسائی تھا) اور فارس کے بادشاہ **کسریٰ** کو جو مجوسی تھا) نامہ تحریر فرمایا تو لقب عظیم قبط اور عظیم فارس سے مخاطب فرمایا ٭

من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی المقوقس عظیم القبط (زاد المعاد ص۱۱۴)

من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی کسریٰ عظیم فارس (زاد المعاد ص۱۱۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگون کو باوجودیکہ وہ آنحضرتؐ کے ماتحت نہ تھے خود سر اور مستقل بادشاہ تھے عظیم کہنا - اہل اسلام کے اپنی ملکہ کو جنکے ظل حکومت مین وہ رہتے ہین معظمہ کہنے سے بڑھکر ہے ٭

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قوم **ثقیف** کا (جو مسلمان نہ تھی) ڈیپوٹیشن آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کو اذن دیا کہ وہ انکا

قدم علیہ وفد ثقیف فقال المغیرۃ بن شعبۃ یا رسول اللہ انزل قومی علی فاکرمہم فقال رسول اللہ

> لا امنعك ان تكرم قومك (زاد المعاد ص ۴۸۵)

اکرام کرے ۔

قوم بلی کا ڈیپوٹیشن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو رویفع بن ثابت نے انکو اپنے پاس ٹھرایا۔ پھر رویفع اون کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا تو آنحضرت صلعم نے اسکو اور اسکی قوم کو مرحبا فرمایا۔

> قدم عليه وفد بلى فى ربيع الاول من سنة تسع فانزلهم رويفع بن ثابت البلوى عنده وقدم بهم على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقال هولاء قومى فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم مرحبا بك وبقومك (زاد المعاد ص ۵۰۶)

اس اکرام و ملاطفت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس ڈیپوٹیشن نے اسلام قبول کیا ۔

قوم صدا کا (جو مسلمان نہ تھے) ڈیپوٹیشن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو حضرت سعد نے باجازت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنے گھر میں اوتارا اور اون کا اکرام کیا ۔

> قدم على رسول الله خمسة عشر رجلا منهم (اى من صدا) فقال سعد يا رسول الله دعهم ينزلوا على فنزلوا عليه فحياهم واكرمهم (زاد المعاد ص ۵۰۹)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خلفاء و جانشینوں کو فرمایا ہے ۔ چنانچہ صحیح بخاری مین منقول ہے کہ ڈیپوٹیشنوں (یعنے مخالفین مذہب کیون نہو) کی ایسی ہی خاطرداری و تکریم کیا کرو جیسے مین کرتا ہون ۔

> اجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم (صحیح بخاری ص ۴۲۲)
>
> اى اكرموهم بالضيافة والتطييب لنفوسهم والاعانة لهم سواء كانوا مسلمين او كفارا (فیض جاری)

جب مخالف مذہب ڈیپوٹیشنوں کے اکرام و تعظیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل و تقریر سے ثابت ہے تو بادشاہ وقت جسکے اہل اسلام رعایا اور ماتحت ہون تعظیم و تکریم کے ثبوت جواز مین کون شک کرسکتا ہے ۔

امر دوم پر شہادت

قرآن مجید مین خداتعالے نے خبر دی تھی کہ روم (جو اُسوقت عیسائی تھے) اب مغلوب ہوگئے ہین پر چند سالون مین وہ فارس پر (جو مجوسی تھے) غالب آئین گے اور اُسدن مسلمان خدا کی مدد سے (جو ان عیسائیون کو ملیگی) خوش ہون گے خدا جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے وہ غالب ہے اور رحم والا

> الم غلبت الروم فى ادنى الارض وهم من بعد
> غلبهم سيغلبون فى بضع سنين لله
> الامر من قبل ومن بعد ويومئذ يفرح
> المؤمنون بنصر الله ينصر من يشاء و
> هو العزيز الرحيم۔ (روم ع ۱)

عامہ تفاسیر معالم وفتح البیان وغیرہ مین لکھا ہے کہ رومی (عیسائیون) پر فارسی مجوسی غالب آئے تو کفار مکہ خوش ہوئے اور بولے کہ ہم بھی تمپر (اے مسلمانان) غالب ہون گے۔ جیسے فارسی رومیون پر غالب ہوئے ہین۔ مسلمان یہہ چاہتے تھے کہ رومی فارسیون پر غالب آئین کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اور اسلام سے قرب رکھتے تھے اور فارسی مجوس تھے جنسے کفار مکہ قرب رکھتے تھے جسپر یہہ آیت اتری۔ یہ سنکر مسلمان بہت خوش ہوئے۔ اور حضرت صدیق اکبر کفار مکہ کے پاس جاکر بولے کہ تم خوش مت ہو بخدا رومی فارسیون پر غالب آئینگے۔ جب

> قال اهل التفسير غلبت فارس الروم ففرح
> بذلك كفار مكة وقالوا الذين ليس لهم
> كتاب غلبوا على الذين لهم كتاب وافتخروا
> على المسلمين فقالوا نحن ايضاً نغلبكم كما غلبت
> فارس الروم وكان المسلمون يحبون
> ان يظهر الروم على فارس لانهم اهل
> كتاب اى نصارى فهم اقرب الى الاسلام
> والفرس مجوس فهم اقرب الى كفار قريش فنزلت
> الم غلبت الروم (فتح البيان ص ۵۱۹) ج ۳
> فخرج ابوبكر الى الكفار فقال فرحتم بظهور اخوانكم
> فلا تفرحوا فوالله ليظهرن الروم على فارس
> على ما اخبرنا بذلك نبينا × × يفرح المؤمنون بنصر الله

الروم علی فارس قال السدی فرح النبی ﷺ والمؤمنون بظهورهم علی المشرکین یوم بدر وظهور اهل الکتاب علی اهل الشرک

(معالم صفحہ ۱۸۰ و صفحہ ۱۸۱)

اس بشارت کے مطابق روم کو فارس پر فتح ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان بہت خوش ہوئے اسی قسم کی خوشی ہے جو مسلمانان ہند نے حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہند پر کی ہے کیونکہ حکومت فتح کا نتیجہ و لازمہ ہے اور دونو کا حکم ایک ہے ❊

اور اس اثنا حکومت پنجاہ سالہ مین قیصر ہند کو فتح ہوئی ہے (جیسا کہ برہما کی فتح) تو وہ بھی ویسی ہی فتح ہے جیسے روم کو فارس پر ہوئی تھی کیونکہ اہل کتاب کی بت پرستون پر فتح ہے نہ کسی مسلمان سلطنت یا ریاست پر پھر مسلمان اسپر کیون خوشیان نہ مناوین۔ اور اپنے قرآن اور پیغمبر کی پیروی کیون نہ کرین ❊

آزادی مذہبی جو اس سلطنت مین مسلمانون کو حاصل ہے وہ بجاے خود ایک مستقل دلیل جواز مسرت ہے اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمانون کو اس حکومت پر اسیقدر مسرت لازم ہے جسقدر انکو اپنے مذہب کی مسرت و محبت ہے۔ خصوصاً گروہ اہلحدیث کو جنکو بجز اس سلطنت کے اور کہین ایسی آزادی حاصل نہین ہے ❊

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت حبشہ مین (جو عیسائی تھی) اس آزادی مذہبی کا حال سنا تو اپنے اصحاب کا مکہ معظمہ چھوڑکر اس سلطنت کے زیر سایہ رہنا پسند فرمایا (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین آتا ہے) پھر اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمان اس سلطنت کو (جسمین انکو آزادی حاصل ہے) پسند نہ کرین اور اسکی فتح و حکومت پر اس خوشی سے (جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانون کو فتح روم پر ہوئی تھی) بڑھکر خوشی نہ کرین تو وہ اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو کیونکر کہلا سکتے ہین ❊

رہا یہہ امر کہ اس خوشی مین انہون نے اہل اسلام کو کہانا کہلایا یا دوسری عبارت مین یون کہو کہ "پیٹ اپنا بہرا اور گورنمنٹ کو خوش کیا" سو اس کی بہتری پر کوئی طالب دلیل نہوگا ٭

یہان شاید ہمارے اسلامی بہائی یہہ سوال کرین کہ "آپکے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۱۰) جلد ۵ مین شادیون کی دعوتون کے متعلق ایک مضمون شایع ہوا ہے اسمین رسوم ماتم کی دعوتون کو جسمین فخر وریا و نام آوری مطلوب ہو ممنوع لکہا ہے پہر یہ دعوت جوبلی جسمین سراسر فخر ونام آوری مقصود تھی کیونکر جائز ہوگئی۔ ہمنے سنا ہے کہ ایک صاحب جو اس دعوت مین تشریف لائے تھے یہ فرما بھی گئے ہین کہ اب تو مولوی صاحب (خاکسار) شادیون کی دہوم دہام والی دعوتون سے منع نکرین گے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ ان دعوتون اور اس دعوت مین آسمان و زمین کا فرق ہے۔ وہان ذاتی فخر اور نام آوری مقصود ہوتی ہے یہان فخر و نام آوری مقصود تھی تو قومی اور اسلامی۔ یہان شکر محسن گورنمنٹ (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین ہوگا) کے علاوہ فخر و نام منظور تہا تو نہ کسی خاص ایک شخص کا بلکہ اسلام اور کل اہل اسلام خصوصاً اہلحدیث کا ٭

اس ہوم دہام مین ہم نے گورنمنٹ پر یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ اسلام محسنون کے مسرت مین شریک ہونا یون سکہاتا ہے اور اہل اسلام اپنے محسن گورنمنٹ کے ایسے شکر گذار ہین ٭

لہذا یہہ فخر و ریا ہے تو اس ریا کے مشابہہ ہے جو حج مین طواف کے وقت اکڑ اکڑ چلنے مین پایا جاتا ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اعزاز و اظہار قوت جسمانی مسلمانان مدینہ کے لئے (جنکو کفار مکہ نے کہا تھا کہ مدینہ کے بخار نے انکو سست کر دیا ہے) شروع فرمایا تھا۔ یا اس فخر کی مانند ہے جو حضرت حسان کی

ان اشعار مین پایا جاتا تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مدح وحمایت مین اونہون نے بنائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر بیٹھکر سنائے تھے +

امر سوم پر شہادت

اطاعت اور عقیدت سلطنت سے ہماری اور ہر مسلمان کی یہ مراد ہے کہ اس سلطنت کی بغاوت نکرین نہ یہ کہ اپنے مذہبی اور عقاید اسلامی مین سلطنت کے تابع ہو رہین۔ سو اس معنے کی اطاعت وعقیدت سلطنت (غیر اسلامی کیون نہو) کا حکم نصوص قرآن وحدیث مین موجود ہے +

الا الذین عاهدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لهم ان الله یحب المتقین (براة ع ٢)

وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینهم میثاق والله بما تعملون بصیر۔ (انفال ع ١٠)

خدا تعالے فرماتا ہے جنسے تمنے مسجد الحرام کے پاس عہد کیا ہے جبتک وہ عہد پر قائم ہین تم بھی قائم رہو +

اور فرمایا اگر تمہارے بھائی تمسے دین مین مدد چاہین تو ان کو مدد دو مگر اس قوم پر ان کو مدد نہ دو جن سے تم عہد کر چکے ہو +

واوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا (بنی اسرائیل ع ٥)

من لا یفی لذی عهد عهده فلیس منی لست منه (رواه مسلم)

وقال رسول الله صلعم من قتل معاهدا لم یرح رائحة

اور فرمایا عہد کو پورا کرو عہد سے سوال ہوگا +

اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے جو عہد والے کا عہد پورا نکرے گا وہ ہم مین سے نہین ہے اور نہ ہم اسکے گروہ

الجنة وان ریحها لتوجد من مسیرة اربعین عاماً۔

(رواه البخاری ص ۴۴۸)

سے ہون - اور فرمایا جو شخص عہد والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی خوشبو نہ پائے گا باوجودیکہ چالیس برس کے فاصلہ سے اسکی خوشبو آتی ہے *

ان الغادر ینصب له لواء یوم القیامة فیقول هذه غدرة فلان بن فلان متفق علیه - وقال رسول الله صلعم من قتل معاهدا فی غیر کنهه حرم الله علیه الجنة

(رواه ابوداؤد ص ۲۴ ج ۲)

اور فرمایا عہد شکن کے لئے قیامت کے دن نشان کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائیگا یہ فلان شخص کا غدر ہے - اور فرمایا جو عہد والے کو بلا جرم مار دے اسپر بہشت حرام ہے *

انی لا اخیس بالعهد (رواه ابوداؤد ص ۲۴ ج ۲)

وقال عمر بن الخطاب واوصیه بذمة الله ورسوله ان یوفی لهم بعهدهم وان یقاتل من ورائهم۔

(رواه البخاری ص ۴۲۹)

اور فرمایا مین عہد شکنی نہین کرتا اسی کے موافق حضرت فاروق نے اپنے جانشین کو وصیت فرمائی کہ عہد والون کا عہد پورا کرین اور ان کی حمایت مین انکے مخالفون سے لڑین *

اور یہ بات بدلایل ثابت ہے کہ ہندوستان مین جملہ رئیس و رعایا اہل اسلام برٹش گورنمنٹ کے عہد مین داخل ہین - ان دلایل کی تفصیل ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد مین موجود ہے اس محل مین ان دلائل کی تفصیل مشکل ہے *

امر چہارم پر شہادت

کسیکی واقعی خوبی کا (مخالف مذہب کیون نہو) معترف ہونا اور اسکی تعریف کرنا

اور اسکے احسان کا شکر گذار ہونا خدا کی اور آسکے رسول کی۔ اور ان کے سچے پیروان کی سنت ہے اور کتمان حسن احسان کفران نعمت ہے ۔

خداتعالے نے ان عیسائیون کی جو مسلمانون سے دوستی رکھتے تھے قرآن مین تعریف فرمائی۔ اور یہودیون کی جو ان سے دشمنی کرتے تھے مذمت کی ۔

دوسری آیت مین بعض اہل کتاب کی امانت داری کی تعریف کی ہے جیسا کہ بعض نادہندون کی شکایت فرمائی ہے ۔

> لتجدن اشد الناس عداوة للذین امنوا الیهود والذین اشرکوا ولتجدن اقربهم مودة للذین امنوا الذین قالوا انا نصری ذلک بان منهم قسیسین ورهبانا وانهم لا یستکبرون (مائدہ ع ۱۱)
>
> ومن اهل الکتاب من ان تامنه بقنطار یؤده الیک ومنهم من ان تامنه بدینار لا یؤده الیک الا مادمت علیه قائما (آل عمران ع ۸)
>
> قال الم نربک فینا ولیدا ولبثت فینا من عمرک سنین وفعلت فعلتک التی فعلت وانت من الکافرین - قال فعلتها اذا وانا من الضالین۔

حضرت موسی کو فرعون نے اپنی پرورش کا احسان جتایا تو اونھون نے اس سے انکار نفرمایا بلکہ ایک اور وجہ سے اس احسان کا جواب دیا جسمین صاف دلالت ہے کہ احسان کافر کا بھی لائق انکار نہین ہے۔ امام رازی نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر کے سبب کافر کا احسان نعمت باطل نہین ہوتا کیونکہ موسی علیہ السلام نے اسکا اور وجہ سے جواب دیا چنانچہ ہمنے بیان کیا علماء کا اسمین اختلاف ہے بعض تو کہتے ہین کہ کافر منعم انعام کرنے سے شکریہ کا مستحق نہین رہتا بلکہ وہ کفر کے

> واعلم ان فی الآیة دلالة علی ان کفر الکافر لا یبطل نعمته علی من یحسن الیه ولا یبطل منته لان موسیٰ انما ابطل ذلک بوجه آخر علی ما بینا - واختلف العلماء فقال بعضهم اذا کان کافرا لا یستحق الشکر علی نعمته علی الناس انما یستحق

الاهانة بکفره × × × وقال الآخرون لا یبطل الشکر بالکفر وانما یبطل بالکفر الثواب والمدح الذی یستحقه علی الایمان والآیة تدل علی هذا القول الثانی -

(تفسیر کبیر ص۱۱ جلد ۷)

سبب سے اہانت کا مستحق ہو جاتا ہے دوسری یہ کہتے ہین کفر کے سبب اسکا شکر احسان باطل نہین ہوتا گو وہ کفر کے سبب ثواب اور اس تعریف کا جو مومنون کے لئے سزاوار ہے مستحق نہین رہتا - یہ آیت اس دوسری گروہ کے قول کے لئے سند ہے ❊

عن النبی صلے الله علیه واله وسلم قال من لا یشکر الناس لا یشکر الله -

(ابو داؤد ص۳۶ جلد ۲)

آنحضرت صلے الله علیه وسلم نے فرمایا ہے جو لوگون کا (یعنے مومن ہون خواہ کافر) شکر گذار نہو وہ خدا کا شکر گذار بھی نہین ہے - اور اسی کے موافق آپ کا عمل رہا آپ نے کافرون کے احسان کا بھی ویسا ہی شکر کیا ہے جیسا کہ مومنون کا ❊

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی اساری بدر لو کان مطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی هولاء لترکتهم له - (بخاری ص۵۱۳)

آنحضرت صلے الله علیه وآله وسلم نے مطعم بن عدی کے ایک احسان کا اسکے کفر مین مرجانے کے بعد شکریہ ادا کیا اور صاف فرما دیا کہ اگر مطعم زندہ ہوتا اور مجھے ان بدر کے قیدیون کی رہائی کے لئے کہتا تو مین انکو چھوڑ دیتا ❊

ثم ذکر رسول الله صلعم صهرا له من بنی عبد شمس فاثنی علیه قال حدثنی فصدقنی ووعدنی فوفی لی - (بخاری ص۴۳۸)

آنحضرت صلے الله علیه وسلم کے داماد ابو العاص شوہر زینب (لخت جگر حضرت رسالتمآب) نے کفر کی حالت مین مشرکین کے کہنے پر زینب کو طلاق نہ دی تو آپ نے اُسکا شکریہ ادا کیا - اور جب اسکو بدر کے قیدیون مین چھوڑ دیا تو اس سے یہ عہد لیا کہ زینب کو آپ کے پاس

وکان ابو العاص مصافیا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسالہ المشرکین ان یطلق زینب فابی فشکر لہ علیہ السلام ذلک ولما اطلق من الاسر شرط علیہ ان یرسل زینب الی المدینۃ فعاد الی مکۃ و ارسلہا فلذا قال الخ (قسطلانی ص۲۶۲ ج۳)

بھیجا او سے اس نے اس عہد کا ایفا کیا تو آپ نے اس پر اس کی تعریف کی یہہ واقعہ اس موقع پر ہوا کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پر دوسرا نکاح کرنا چاہا تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حبشہ کے بادشاہ عیسائی (نجاشی) کا حال انصاف

قال اہل التفسیر ائتمرت قریش ان یفتنوا المومنین عن دینہم فوثب کل قبیلۃ علی من فیہا من المسلمین یوذونہم ویعذبونہم فافتتن من افتتن وعصم اللہ منہم من شاء و منع اللہ تعالی رسولہ بعمہ ابی طالب فلما رای رسول اللہ صلعم ما باصحابہ ولم یقدر علی منعہم امرہم بالخروج الی الارض الحبشۃ وقال ان بہا ملکا صالحا لا یظلم ولا یظلم عندہ احد فاخرجوا الیہ حتی یجعل اللہ للمسلمین فرجا۔

(معالم التنزیل صفحہ ۲۹۰)

و ترک مردم آزاری معلوم ہوا تو آپ نے باین الفاظ اس کی تعریف کی کہ "وہ صالح یعنی اچھا بادشاہ ہے نہ وہ کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کے پاس کوئی اور شخص کسی پر ظلم کرتا ہے" اور مسلمانونکو جو مکہ مین کفار کے ہاتھ سے تکلیف پاتے تھے اس کی سلطنت مین جا رہنے کی رغبت دلائی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مشرکہ عورت کی کھال سے پانی لیا تو اسکے شکریہ مین اسکو ستو وغیرہ زاد راہ جمع کر دیا۔ اور پھر جب کبھی اسکے آس پاس دھاوا کیا تو اُس احسان کی نظر سے اُسکی جھونپڑیون کو بچا لیا جسکی سبب اسکی تمام قوم کو اسلام نصیب ہوا۔

دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۲۹

حضرت عبد الرحمن بن عوف نے اپنے محسن مشرک (امیہ بن خلف) کے اس احسان کے عوض مین کہ اس نے مکہ مکرمہ مین اسکے مال و اسباب کی حفاظت کی تھی بدر کی لڑائی مین مسلمانون کے ہاتھ سے اسکی جان بچانے مین کوشش کی ۔

دیکھو صحیح بخاری ص ۳۰۹

ایسی احادیث و آثار اور بہت ہین جن مین غیر مذہب محسنون کے احسان کا شکریہ ادا کرنا اور انکی سچی خوبیون کا تعریف کرنا پایا جاتا مگر اس مقام مین ان کی تفصیل دشوار ہے ۔

شہادت امر پنجم

غیر مذہب کے حق مین دعا منع ہے تو صرف دعاء مغفرت منع ہے سو بھی ایسے

٭ کفار کے حق مین دعاء مغفرت کرنے مین دلایل قرآن و احادیث کا اختلاف ہے۔ قرآن مجید مین بعض انبیاء سے کافرون کے لئے دعاء مغفرت منقول ہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہے کہ انہون نے فرمایا اے خدا ان بتون نے بہت لوگون کو گمراہ کر دیا ہے۔ پھر جسنے ان مین سے میرا کہا مان لیا وہ تو میری ہی لوگون مین سے ہے اور جسنے نہ مانا تو اسکو معاف کرنیوالا رحیم ہے (الآیۃ) ۔

> رب انہن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم ۔

ایسا ہی حضرت مسیح علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ اپنے پوچھنے والون کے حق مین کہہ گئے کہ خدایا تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیری بندے ہین (یعنی تیری قدرت مین ہین) اور اگر تو معاف کرے تو تو غالب ہے اور صاحب حکمت ہے ۔

> ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم ۔

باقی بر صفحہ ۲۴۱

شخص کے حق میں جسکا کفر پر مرنا اور دوزخی ہو چکنا معلوم ہو۔ مغفرت کے سوا اور امور زندگی یا سلامتی یا کسی اور بھلائی کی دعا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔ اور نہ اس دعا کی ممانعت پر کوئی دلیل کتاب و سنت میں پائی جاتی ہے۔ بلکہ دعاء سلامتی کی اجازت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں پائی جاتی ہے جس میں اہل کتاب کے جواب سلام میں وعلیکم کہنے کا حکم ہے۔ جسکے معنے اسصورت میں کہ اہل کتاب مسلمان کو السلام علیکم کہیں سام نہ کہیں یہی بنتے ہیں کہ تم پر بھی سلام ہو ٭

اذا سلم علیکم اهل الکتاب فقولوا وعلیکم۔
(بخاری صفحہ ۹۲۵)

بعض سلف صالحین نے اہل کتاب کو ابتداءً بھی سلام کرنا جائز رکھا ہے چنانچہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں نقل کیا ہے ان کے نزدیک وہ حدیث جس میں ابتدائے سلام کی ممانعت وارد ہے مأول ہے ٭

وحکی القاضی عن جماعة انه یجوز ابتداءه به للضرورة والحاجة او سبب وهو قول علقمة والنخعی وعن الاوزاعی انه قال ان سلمت فقد سلم الصالحون وان ترکت فقد ترک الصالحون (شرح مسلم صفحہ ۲۱۴)

قوم طی کے ڈیپوٹیشن کو آنحضرت صلعم کا مرحبا کہنا اور سعد بن عبادہ کا اپنی قوم کو حیاکم اللہ کہنا جسکا ذکر شہادت امر اوّل میں ہو چکا ہے۔ دعا نہیں ہے تو کیا ہے ٭

مرحبا بک وبقومک (زاد المعاد صفحہ ۵۰)
فحیاهم وقربهم (زاد المعاد صفحہ ۵۰)

قاموس میں جو لغت عربیہ کی کتاب اور مجمع البحار میں جو خاصکر لغت احادیث کی کتاب ہے تحیہ کے معنے سلام اور بقا کے لکھے ہیں اور حیاک اللہ حیاہ اللہ کے معنے یہ لکھے ہیں کہ خدا تجھکو زندہ رکھے۔ خوش رکھے۔ باقی رکھے عمر زیادہ کرے ٭

التحیة السلام وحیاه تحیة والبقاء والملک وحیاک الله ابقاک الله وملکک (قاموس صفحہ ۱۸۵۰) حیاک الله ای ابقاک الله او ملکک او فرحک او سلم علیک من التحیة السلام وحیاک الله ای احیاک وعمرک (مجمع البحار صفحہ ۳۲۲ جلد ۱)

[illegible]

واتبعنا سراقة بن مالك فقلت اتينا يا رسول الله فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا عليه النبي صلى الله عليه وسلم فارتطمت به فرسه الى بطنها في جلد من الارض فقال اني اراكما دعوتما علي فادعوا لي فالله لكما ان ارد عنكما الطلب فدعا له النبي صلى الله عليه وسلم فنجا فجعل لا يلقى احدا الا قال كفيتم ما هنا فلا يلقى احدا الا رده -

(بخاری ص۵۳۹ مسلم ص۴۱۹ جلد۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو سراقہ بن مالک نے آپ کے گرفتار کرنے کے ارادہ سے آپکا تعاقب کیا جب وہ آنحضرت صلعم کے پاس پہنچ گیا تو آنحضرت صلعم نے اسکے حق مین بددعا کی جسکے سبب اسکا گھوڑا اپنے پیٹ تک زمین مین دہس گیا - اسنے کہا مین سمجھتا ہون تمنے بددعا کی ہے اب میرے لئے دعا کرو مین خدا کو ضامن دیتا ہون کہ اب تمہارا تعاقب کوئی نکریگا پھر آنحضرت صلعم نے اس کے لئے اس بلا سے نجات کی دعا کی تو اسکی نجات ہوئی اور پھر جو کوئی اسکو رستہ مین ملا اس کو واپس کیا ؎

عن عبد الله بن مسعود رض قال كاني انظر الى النبي صلعم يحكي نبيا من الانبياء ضربه قومه فادموه وهو يمسح الدم عن وجهه ويقول اللهم اغفر لقومي فانهم لا يعلمون بخاری ص۴۹۵

[illegible] خون پونچھتے اور یہہ کہتے تھے کہ خدایا تو ان کو بخشدے یہ نادان ہین ؎

آنحضرت صلعم کو جب اونہون نے اپنے چچا ابو طالب کے لئے اسکے کفر پر مرجانے کے بعد دعاء مغفرت کی تو قرآن مجید مین حکم نازل کیا گیا کہ نبی اور مومنون کو لائق نہین ہے کہ وہ مشرکون کے لئے دعاء مغفرت کرین - وہ ان کے قرابتی کیون نہ ہون جب انکو یہہ ظاہر ہوجائے کہ وہ لوگ

ما كان للنبي والذين آمنوا ان يستغفروا للمشركين ولو كانوا اولي قربى من بعد ما تبين لهم انهم اصحاب الجحيم

آنحضرت صلعم کو کفار مکہ سے تکلیفیں پہنچیں تو آنحضرت صلعم نے ان کو حق میں

باب اذا استشفع المشرکون بالمسلمین عند القحط۔ ان قریشاً ابطؤا عن الاسلام فدعی علیہ النبی صلعم فاخذتہم سنۃ حتی ھلکوا فیہا واکلوا المیتۃ والعظام فجاء ابوسفیان فقال یا محمد جئت تامر بصلۃ الرحم وان قومک قد ھلکوا فادع اللہ عز وجل فقرأ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین الآیۃ ثم عادوا الی کفرھم فذالک قولہ تعالی یوم نبطش البطشۃ الکبری یوم بدر وزاد اسباط عن منصور فدعا رسول اللہ صلعم

بد دعا کی جس کے سبب مکہ میں سخت قحط پڑا یہانتک لوگوں نے ہڈیاں اور مردار کہایا اس حالت کو پہنچکر ابوسفیان (جو اسوقت کافر اور آنحضرتؐ کا جانی دشمن تھا) آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور سایل ہوا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم (قحط سے) مر رہی ہے خدا کی جناب میں ان کے لئے آپ دعا کریں اسپر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا کی اور خوب بارش ہوئی اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا

وما کان استغفار ابراھیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ ان ابراھیم لأواہ حلیم

دوزخی ہو چکے حضرت ابراہیم نے آزر اپنے باپ کے لئے دعا کی تھی تو اس آیت کے علم سے پہلے کی تھی کہ وہ خدا کا دشمن ہے جب انکو یہ ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو ابراہیم علیہ السلام اُس سے بیزار ہو گئے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۴۰

اسی اختلاف دلایل کی نظر سے ہمنے ممانعت دعاء مغفرت کو شرطی طور پر بیان کیا ہے اور اس اختلاف کا رفع بھی اسی تفصیل سے ہو سکتا ہے کہ جس کافر کا کفر پر خاتمہ ہونا اور اس کا دوزخی ہو جانا ظاہر ہو چکا ہو اس کے حق میں دعائے مغفرت نہ کریں اور جس کے خاتمہ کا حال معلوم نہو اس کے لئے دعا کریں۔

اسی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت مسیحؑ اور اس نبی کا جسکو قوم نے مارا اعتقاد دعائے مغفرت کرنا محمول ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔ وعلمہ اتم۔

فسقوا الغيث فاطبقت عليهم سبعاً و شكا الناس كثرة المطر فقال اللهم حوالينا ولا علينا فانحدرت السحابة عن رأسه فسقوا الناس حولهم۔ (بخاری ص۱۳۹)

ہے اور اس سے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ مشرکین مسلمانون سے مینہہ کے لئے دعا چاہین تو وہ اُن کے لئے دعا کرین ؞

اب اس سے بڑھکر اس دعا کے لئے اور کیا ثبوت بکار ہے ؞

اور اگر ہم ذرا غور و تامل سے کام لین اور یہہ خیال کرین کہ ہمارا اس سلطنت کے لئے دعا کرنا ان برکات امن آزادی مذہبی و اسباب ترقی کی نظر سے جن سے ہماری دین و دنیا کو مدد پہونچتی ہے تو اس سلطنت کے لئے دعاء برکت و سلامت نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔ کیونکہ یہ دعاء درحقیقت اپنے ہی مذہب و ملک کی شہرت کے لئے ہے جسکی ضرورت مین کسیکو شک نہین ہے ؞

ان شہادتون سے ثابت ہوا کہ اہل حدیث نے ان امور خمسہ مین اور ایسا ہی عام اہل اسلام نے ان امور و طرق اظہار مسرت مین جو اس قسم کے اُن سے وقوع مین آئے ہین اپنی شریعت کا خلاف نہین کیا بلکہ عین اتباع شریعت کیا ہے ؞

شاید یہان کوئی یہ سوال کرے کہ کتب فقہ مین کفار کے تہوارون پر خوشی منانے کو کفر لکھا ہے اور اسپر حدیث* "مَن تشبه بقوم فهو منهم" سے استدلال کیا ہے۔ اور یہہ جشن جوبلی یہودیون کی رسم ہے پھر اس موقع پر مسلمانون کو خوشی کرنا یا عیسائیون کی خوشی مین انکو شریک ہونا کیون کفر نہین ہے اسکا جواب یہ ہے۔ کہ فقہاء نے کفار کے ان ہی تہوارون کی تعظیم کی خوشی کرنے اور انکی

---

* ترجمہ جیسا کہ اس حدیث سے تمسک کرنیوالے سمجھتے ہین یہ ہے جو کسی قوم سے صورت یا لباس یا کسی فعل مین مشابہت رکھے وہ اس قوم سے ہو جاتا ہے ؞

خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونیکو کفر لکہا ہے جو کفار کے مذہبی تہوار ہون اور انہی مذہبی امور مین کفار کی مشابہت اختیار کرنے پر اس حدیث مین وعید وارد ہے دنیاوی امور مین کفار کی خوشی مین شریک ہونے کو نہ فقہا نے کفر کہا ہے اور نہ اس حدیث سے (اگر اسکو صحیح فرض کر لیا جاوے) اسکا کفر ہونا ثابت ہوتا ہے اور جوبلی کا جشن سلاطین یہود و نصاری کی ایک دنیاوی رسم ہے اسکو مذہب یہود و نصاری سے کوئی تعلق نہین ہے۔ لہذا اسکی خوشی مین مسلمانون کو شریک ہونا کفر نہوا +

فتاوی قاضی خان مین (جو فقہ مذہب حنفی مین ایک مشہور و معتبر کتاب ہی) لکہا ہے کہ کسی شخص نے نوروز کے دن (جو مجوسیون کا مذہبی تہوار ہے)

رجل اشترى يوم النيروز شيئاً لم يشتره في غير ذلك اليوم ان اراد به تعظيم ذلك اليوم كما يعظمه الكفرة يكون كفراً وان فعل ذلك لاجل الشرب لا لتعظيم يوم النيروز لا يكون كفراً - وان اهدى يوم النيروز الى انسان شيئاً ولم يرد به تعظيم اليوم وانما فعل ذلك على عادة الناس لا يكون كفراً - وينبغي في ذلك اليوم ما لا يفعله قبل ذلك اليوم ولا بعده ان يحترز من التشبه بالكفرة وعن الامام ابي جعفر الكبير اذا عبد الرجل خمسين سنة ثم جاء يوم النيروز واهدى

کچھ خرید کیا ہے مین اگر اسکی نیت اس دن کی تعظیم ہے تو یہ کفر ہے۔ اور اگر اسنے اپنے کھانے پینے کو (نہ اسدن کی نیت سے) کچھ خرید کیا تو یہ کفر نہین ہو اور اگر اسدن کسیکو اسنے کچھ بطور تحفہ بہیجا اور اس سے اس دن کی تعظیم کا ارادہ نہین کیا۔ صرف لوگون کی رسم و رواج کا اتباع کیا ہے تو یہ کفر نہین مگر اس سے اجتناب بہتر ہے۔ امام ابو جعفر کبیر سے مروی ہے کہ اگر کوئی پچاس سال خدا کی عبادت مین بسر کرے۔ پہر نوروز کے دن مشرکون کو اس دن کی تعظیم کی

الی بعض المشرکین بیضۃ یرید بہ تعظیم یوم النیروز فقد کفر باللہ وحبط عملہ واذا اتخذ مجوسی دعوۃ لحلق راس ولدہ اوجز ناصیتہ فاجاب مسلم وحضر دعوتہ لایکون کفرا والاولی ان لا یفعل ولا یوافقھم علی مثل ذلک مسلم۔ (فتاوی قاضی خان ص ۴۷ ج ۴)

نیت سے کچھ ہدیہ بھیجے تو وہ کافر ہوا۔ اور اسکا عمل باطل ہو گیا۔ اور اگر کوئی مجوسی اپنے بچے کے سر منڈانے یا پیشانی کے بال کٹوانے پر لوگون کو دعوت کرے۔ اور کوئی مسلمان بھی اس دعوت مین حاضر ہو جاسے تو یہ کفر نہین۔ مگر بہتر یہ ہے کہ مسلمان اس فعل مین ان کی موافقت نکرے ✦

اور فتاوی صغری مین ہے چنانچہ شرح **فقہ اکبر** مین منقول ہے جو شخص نوروز

فی الفتاوی الصغری ومن اشتری یوم النیروز شیئا ولم یکن یشتریہ قبل ذلک ان اراد بہ تعظیم النوروز کفر لانہ عظم عید الکفرۃ وان اتفق الشراء ولم یعلم ان ھذا الیوم یوم النیروز لا یکفر قلت وکذا اذا علم ان ھذا الیوم ھو النوروز لکنہ اشتراہ لسبب اخر من حیث ضیافۃ ونحوھا فانہ لا یکفر ومن اھدی یوم النیروز الی انسان شیئاً واراد بہ تعظیم النوروز کفر۔

(شرح فقہ اکبر ص ۱۵۲)

کے دن ایسی چیز خرید کرے جسکو پہلے خرید نہ کرتا تھا اسکے دل مین نوروز کی تعظیم ہو تو وہ کافر ہوگا کیونکہ اس نے کافرون کی عید کی تعظیم کی اور اگر اسنے اتفاقیہ کچھ خریدا اور اسکو اس دن کا علم نہ تھا۔ تو وہ کافر نہوا مین (صاحب شرح فقہ اکبر) کہتا ہون وہ جانتا بھی ہو کہ یہ نوروز ہے مگر وہ اس دن کوئی چیز کسی اور غرض سے خریدتا ہے تو بھی وہ کافر نہین ہوتا۔ اور اگر اسدن کسیکو بطور تحفہ کچھ بھیجتا ہے اور اس سے اسدن کی تعظیم کی نیت کرتا ہی

تو وہ کافر ہوگا ٭

اور خزانۃ المفتیین مین لکھا ہے کہ صاحب جامع صغیر نے فرمایا نوروز

> المسلم اذا اهدى يوم النيروز الى مسلم
> اخر شيئا ولم يرد به تعظيم ذلك اليوم
> ولكن جرى على ما اعتاده بعض
> الناس لا يكفر ولكن ينبغي ان لا يفعل
> ذلك في ذلك اليوم خاصة ويفعله
> قبله او بعده لئلا يكون متشبها بهولاء
> القوم وقد قال عليه السلام
> من تشبه بقوم فهو منهم۔
> (خزانة المفتيين)

کے دن ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بطور تحفہ کچھ بھیجے اور اس سے اسدن کی تعظیم کا ارادہ نکرے صرف مروج رسم کی پیروی کرے تو یہہ کفر نہین ہے ولیکن بہتر یہی ہے کہ اس دن یہ کام نکرے اس سے آگے یا پیچھے کرلے تاکہ اس قوم کا مشابہہ نہو جو اسدن آپسمین ہدیہ بھیجتے ہین۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ انہی مین سے ہوتا ہے ٭

ان روایات فقیہ سے بخوبی ثابت ہے کہ فقہار نے غیر مذہب کی دنیاوی تہواردن کی خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونے کو کفر نہین کہا بلکہ صرف مذہبی تہوارون کی خوشی مین شریک ہونے اور ان تہوارون کی تعظیم کرنیکو کفر کہا ہے ٭

لہذا جوبلی کی خوشی مین (جو اہل کتاب کی ایک دنیاوی اور شاہانہ رسم ہے) مسلمانون کا شریک ہونا اس حکم فقہا مین داخل نہین ہے ٭

اور اگر بالفرض اس رسم کا رسم مذہبی ہونا ثابت ہو جاے تو بھی مسلمانون کا اسکی خوشی مین شریک ہونا اس حکم فقہار مین داخل نہین کیونکہ مسلمانون نے نہ اس رسم کو مذہبی جانا اور نہ بلحاظ مذہب اس رسم یا اس دن کی تعظیم کی۔ انہون نے صرف

اس سلطنت کے برکات وامن وآسایش پنجاه ساله پر خوشی کی ہے جسکو مذہب سے کوئی تعلق نہین ہے ❖

ان روایات فقہیہ مین جو یہہ کہا گیا ہے کہ کفار کی دنیاوی رسم مین مسلمانون کو شریک ہونا گو کفر نہین مگر اس سے مسلمانون کو اجتناب بہتر ہے مسلم اور لایق تسلیم ہے بشرطیکہ اس شرکت مین مسلمانون کا کوئی فائدہ وقومی مصلحت نہو۔ اور جس حالت مین اس شرکت مین مسلمانون کے قومی فواید ومصالح ہون جیسکہ مسرت جوبلی کی شرکت مین فواید (اسلام واہل اسلام کی نسبت حکام وقت کی حسن ظنی اور ثبوت خیرخواہی وغیرہ) موجود ہون تو اجتناب سے شرکت اولے ہے۔ اور بحق اسلام واہل اسلام مفید تر ❖

ولیکن جو اس اولویت اجتناب پر حدیث مین تشبہ الخ سے استدلال کیا گیا ہے یہ لائق تسلیم نہین ہے۔ کیونکہ اوّلاً وہ حدیث صحیح ولایق تمسک نہین ہے۔ اسکی تفصیل ہم پھر کسی پرچہ مین کرینگے۔ انشا اللہ تعالے۔ بالفعل اتنا کہنا کافی سمجھتے ہین کہ اسکے راویون مین دو راوی ضعیف ہین۔ اول عثمان بن ابی شیبہ جو باوجود ثقہ ہونے کے وہم بھی رکھتا تھا۔ دوسرا ابوالنضر عبد الرحمن بن ثابت دمشقی جو باوجود صادق ہونے کے خطا کرتا تھا اور اخیر عمر اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا اور اگر یہ ابوالنضر عبد الرحمن مدنی ہے تو یہ مجہول الحال یا مجہول العدالت ہے۔ بسبب بھی یہ روایت لائق تمسک نہین ہے ❖

عثمان ابی شیبہ ثقہ مشہور لہ او
ھام عبد الرحمن بن ثابت الدمشقی
صدوق یخطی ورمی بالقدر
تغیر بآخرہ عبد الرحمن بن
ثابت المدنی مجہول
(تقریب صفحہ ۱۲۶ و صفحہ ۲۲۶ و صفحہ ۲۱۶)

ثانیاً جو اس حدیث مین تشابہ کفار پر وعید وارد ہے کہ اسکا مرتکب انہی

لوگون مین داخل ہوجاتا ہے" وہ دنیاوی امور وعادات مین مشابہہ کفار پروارد ومتوجہ نہین ہوسکتی کیونکہ بعض دنیاوی امور وعادات مین مشابہت خود آنحضرت صلعم اور انکے اکابر اصحاب مین پائی گئی اور ثابت ہوچکی ہے +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کا لباس (تہہ بند۔ چادر۔ کورتہ۔ عمامہ) وہی تھا جو عام عرب کا لباس تھا۔ آنحضرت صلعم نے اسمین بجز چند خاص تبدیلیون کے کہ ازار ٹخنون سے نیچے نہو اور لباس ریشمین یا کسم کا رنگا ہوا نہو عام تبدیلی نہین کی اور اس لباس مین مشابہت کفار سے عام ممانعت نہین فرمائی ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کھانا پینا۔ جوتا پہننا۔ سونا۔ پھرنا۔ چلنا۔ گھوڑے پر اونٹ پر سوار ہونا۔ کلام کرنا وغیرہ وغیرہ عام رواج وقت کے موافق تھا۔ ان امور مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجز خاص تبدیلات کے عام تبدیلی کا حکم نہین دیا۔ اور بعض عادات و افعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاصکر اہل کتاب کا توافق کیا ہے از انجملہ سدل ہے (یعنے سر کے بالون کی بیچ سے مانگ نہ نکالنا بلکہ بالونکو ایک طرف لٹکا دینا جیسا کہ اسوقت عیسائی کرتے ہین) جب آپ مکہ مین تھے تو بحسب عادت عرب آپ مانگ نکالا کرتے تھے۔ جب مدینہ مین آئے تو عادت اہل کتاب کے موافق سدل کرنے لگے جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ یہہ مانگ نکالنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فعل ہے تو پھر آپ نے سدل کو ترک کیا اور مانگ نکالنا اختیار فرمایا۔

از انجملہ شامی جبہ (تنگ آستین کا چغہ) جو یہودیون کا لباس تھا یا

كان النبي صلعم يحب موافقة اهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه وكان اهل الكتاب يسدلون اشعارهم وكان المشركون يفرقون رؤسهم فسدل النبي صلعم ناصيته ثم فرق بعد۔

(بخاری صفحہ ۸۷۵ ج ۲)

جبہ کسروانیہ (جو کسریٰ شاہ فارس کا لباس تھا) زیب تن فرمانا

صحیح بخاری مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شامی جبہ تنگ آستین پہنا ہوا تھا آپ وضو کرنے لگے تو آستین سے باہر ہاتھ نہ نکال سکے آخر جبہ کے اندر سے ہاتھ نکال کر دہوئے ✦

> فتوضا وعلیه جبة شامية فمضمض واستنشق وغسل وجهه فذهب يخرج يديه من كميه فكانا ضيقين فاخرج يديه من تحت بدنه فغسلهما (بخاری صـ۸۶۳ ج۲)

صحیح مسلم مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کسروانی جبہ زیب تن فرمایا کرتے جسکی جیب اور چاکون کی جگہ ریشمین مغزی لگی ہوئی تھی ✦

> فقالت هذه جبة رسول الله صلعم فاخرجت الی جبة طيالسة كسروانية لها لبنة ديباج وفرجيها مكفوفين بالديباج فقالت هذه كانت عند عايشة حتی قبضت فلما قبضت قبضتها وكان النبی صلعم يلبسها۔ (مسلم صـ۱۹۰ ج۲)

ان عادات و افعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عام عرب اور خاص اہل کتاب سے مشابہت و موافقت ثابت ہونے کے ساتھ کوئی مسلمان کب تجویز کرسکتا ہے کہ جو اس حدیث مین مشابہہ کفار پر وعید وارد ہے وہ دنیاوی امور مین مشابہہ کو بھی شامل ہے ✦

ہرچند آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بہت سے مواقع مین عام مشرکین یا اہل کتاب کی مشابہت سے بچنے کا بھی حکم دیا ہے مگر اس سے یہ عام حکم نہین نکلتا کہ جس شخص نے کسی عادت یا لباس مین کفار کی مشابہت کی وہ انہی کے گروہ مین داخل اور دین اسلام سے خارج ہوا۔ جیسا کہ حدیث مَن تشبہ الخ کا ظاہری مفاد ہے ✦

جو نیم ملّا اہلحدیث کی دستاویز سے ہر ایک امر مین (دنیاوی کیون نہو) کفار کی مشابہت کو کفر قرار دیتے اور اس کے مرتکب پر کفر کا فتوی لگا دیتے ہین ۔ وہ یہہ نہین سمجھتے کہ بعض افعال وعادات مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب کی مشابہت پائی گئی ہے وہ اس فتوی کفر کے اثر سے کیونکر محفوظ رہ سکتی ہے ۔

بالجملہ دنیاوی امور مین جنکو مذہب کفر یا اسلام سے تعلق نہو غیر مذہب کی مشابہت کفر نہین ہے ۔ نہ انکو فقہاء نے کفر کہا ہے اور نہ اس حدیث سے اسکا کفر ہونا ثابت ہوسکتا ہے ۔

ان دلایل ومسائل کے پڑھنے اور سننے سے امید ہے عامہ ناظرین اور گورنمنٹ کو ہمارے اس دعوے کی جو ہم نے صدر مضمون مین کیا ہے پوری تصدیق ہوگی اور یہ بات بخوبی سمجھہ مین آجائین گے کہ جشن جوبلی پر جو کچھہ اہلحدیث یا ان کے مثل اور اہل اسلام نے کیا ہے سچے دل سے کیا ہے اسمین صرف ظاہرداری اور جھوٹی خوشامد سے کام نہین لیا اور نہ اپنی شریعت ومذہب کا خلاف کیا ہے ۔

اہلحدیث کی خطاب "اہلحدیث" کے قدیم غیر دل آزار ہونے پر

دوسرے فرقون کی شہادت

اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ و ۵ جلد ۹ مین ہمنے اس عنوان کا کہ "اہلحدیث کا خطاب پرانا ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی باعث نہین ہوسکتا" ایک مضمون لکھا تھا اور ۱۲ کتب معتبرہ حنفیہ سے اسکا ثبوت دیا ۔ اور یہ ثابت کیا تھا کہ یہ خطاب اس گروہ کو خود اکابر مذہب حنفیہ وغیرہ اتباع فقہاء نے دیا ہوا ہے ۔ اور اُن کو فقہا کے

مقابلہ مین بخطاب "اہلحدیث" یاد کیا ہے دوسرون کا اہلحدیث کہلانا ان کی دل آزردگی کا باعث ہوتا تو وہ خود ان کو اس خطاب سے کیون مخاطب کرتے اس خطاب کو اپنے ہی حق مین استعمال کرتے ۔

یہ مضمون خدا کی فضل و تائید سے ایسا عام پسند او ر ہر دل عزیز ہوا ہے کہ اس کو دوسرے اسلامی فرقون کے عام لوگون نے (گروہ اہلحدیث کے موافق تھے خواہ ان کے نکتہ چین و مخالف) پسند کر لیا ہے ۔ اور خطاب اہلحدیث کا قدیم ہونا تسلیم فرمایا ۔

موافقین صلح پسند کا کلام تو ہمارے مضمون "فرقہ اہلحدیث اور گورنمنٹ" مین منقول ہو چکا ہے ۔ اس مقام مین ہم ان احباب کا کلام نقل کرتے ہین جو ہمیشہ سے اس گروہ کے مخالف و نکتہ چین رہے ہین و معہذا اس مضمون کی تصدیق و تائید مین وہ معترف حق ہو گئے ہین ۔ وہ صاحب ہمارے پیارے دوست اڈیٹر سراج الاخبار مین جو اپنے پرچہ مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۶ء مین بالفاظ ذیل ارشاد فرماتے ہین ۔

"بیشک قدیم سے ایک خاص فرقہ کا نام اہل حدیث چلا آتا ہے جس مین آئمہ اربعہ اور جامعین اور حفاظ حدیث شامل ہین * * * ۔ اور کتب مذکورہ بالا مین جہان کہین اہل حدیث کا لفظ آیا ہے وہان مراد صرف جامعین احادیث امام بخاری و مسلم وغیرہ سے ہے اور صرف یہی لوگ اس خطاب سے مخصوص ہین ۔"

قال رسول اللہ صلعم ثلاث منجیات (الی ان قال منہا) القول بالحق فی الرضاء والسخط ۔ (مشکوٰۃ)

اس تصدیق و اعتراف حق مین اس دوست نے کمال انصاف سے کام لیا ہے اور آنحضرت صلعم کی اس حدیث پر کہ خوشی و ناخوشی کی حالت مین حق بات کہہ دینا موجب نجات ہے پورا عمل کیا ۔

ہم ان کے اس اعتراف حق کی بڑی قدر کرتے ہین۔ اور اس تصدیق مضمون کے دل سے شکر گذار ہین اور اس کے شکریہ مین دست بدعا ہین کہ خداوند تعالی انکی بصیرت کو اور بڑہائے اور ان کی حق بینی کی توفیق کو زیادہ کرے۔ ہمارے دل مین جو ان کی سابق کج بحثی پر رنج پیدا ہوگیا تھا جسکے سبب ہمنے ان سے اپنے پرچہ کا مبادلہ موقوف کرنا چاہا تھا وہ اب دور ہوگیا ہے۔ بلکہ اس حق گوئی و انصاف پژوہی سے ان کو یہ حق حاصل ہوگیا ہے کہ آیندہ وہ بلا بدل بھی پرچہ لیین۔ اور انشا اللہ تعالے لیتے رہین گے *

اس دوست کو جو شبہہ پیدا ہوگیا ہے کہ اہلحدیث زمانہ حال اہلحدیث زمانہ سابق کی مثل جنکو ہمارے اکابر نے "اہلحدیث" کا خطاب دیا ہوا ہے کیونکر ہوسکتے ہین باوجودیکہ یہ کتب حدیث کے خود جامع نہین ہین اور نہ تصحیح و تضعیف حدیث مین خود محقق ہین۔ یہ ذرا اور فکر و تامل کرنے سے خود بخود دور ہوجائے گا دل کو حق کی طرف رجوع ہوا ہے تو ایسی شبہات واہیہ کا استقرار اس مین کب ممکن ہے اور ہمارا مضمون "مذہبی القاب کی بنا صرف دعوے پر ہوتی ہے" جو عنقریب شایع ہوگا نیز آپکو اس شبہہ کے ازالہ پر مدد دیگا *

نقل

ایڈریس

منجانب فرقہ اہلحدیث وممبران دیگر فرقہا اہل اسلام

بحضور سر چارلس امفرسٹن ایچیسن صاحب بہادر کے سی ایس آئی سی۔ آئی۔ ای۔ ایل ایل ڈی لفٹننٹ گورنر پنجاب وغیرہ

ہم ممبران فرقہ اہلحدیث و دیگر فرقہائے اہل اسلام حضور والا کی عالی خدمت مین اس

موقعہ پر (جبکہ حضور اس صوبہ سے مرخص ہوتے ہین) کمال ادب واخلاص کے ساتھ حضور والا کے خسروانہ احسانات ومربیانہ عنایات کا شکریہ ادا کرنے اور حضور کی مفارقت پر دلی افسوس ظاہر کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہین *

(۲) حضور والا کے شاہانہ عنایات ومربیانہ توجہات ابتدا از رونق افروزی ہندوستان سے اس عہد گورنری تک اس ملک ہندوستان پر اس کثرت وتواتر سے مبذول رہی ہین کہ اگر ان کو متواتر باران رحمت یا موجزن دریا موہبت کہا جائے تو بیجا نہین ہے *

(۳) ملک پنجاب پر حضور والا کا یہ احسان تمام آیندہ نسلون تک یادگار رہیگا کہ حضور نے یونیورسٹی کا وہ علمی پودہ جو مبارک ہاتھون سے لگایا تھا ایسا سرسبز وشاداب کیا کہ آج اسکے فواید سے تمام اہل پنجاب مستفید ومستفیض ہو رہی ہین اور آیندہ ان کو فایدہ پہونچنے کی اور بہت زیادہ امیدین ہین *

(۴) حضور والا نے پنجاب مین معزز جوڈیشل عہدون پر دیسیون کو مامور ومعزز فرمایا جن کے حصول کی عزت اس سے پہلے اس صوبہ مین کبھی دیسیون کو حاصل نہوئی تھی *

(۵) پنجاب مین لوکل سلف گورنمنٹ کا اجرا بھی حضور کی معاونت ومشاورت سے ہوا ہے *

(۶) پنجاب مین چیفز کالج کا قیام واستحکام کا قرعہ بھی حضور ہی کے نام نامی پر روز ازل مین ڈالا گیا تھا - کہ اس کا ظہور حضور کے عہد سعادت مہد مین ہوا *

(۷) پنجاب مین علمی فری لائبریری کو حضور نے قایم کیا جس کے فیض سے غریب نادار بھی (جو مال خرچ نہین کر سکتے) ویسے ہی کامیاب ہوتے ہین جبکہ

امیر - مالدار +

(۸) حضور نے ویسیون کو اپنی بارگاہ مین اس فیاضی سے دخل دیا کہ وضیع و شریف سب کو یکسان فیضیاب ہونے اور اپنی عرض حاجات کرنے کا یکسان موقع ملتا رہا +

(۹) یہ وہ برکات خسروانہ و عنایات شاہانہ حضور ہین جنسے اس ملک کی تمام باشندے فیضیاب ہو رہے ہین - اور خاصکر اہل اسلام پر حضور نے یہ شاہانہ احسان کیا ہے کہ ان کی نازک اور ضعیف حالت پر رحم فرمایا اور ان کو ترقی کی دوڑ مین اپنی ہمعصر اقوام سے بہت پیچھے رہی ہوئی دیکھکر ہمسری اقران کا سامان بہم پہنچا دیا یعنے غریب مسلمان طالب العلمون کے لئے اٹھاون وظائف کا حکم اس صوبہ پنجاب مین نافذ کیا ہے یہ احسان اہل اسلام پر ایسا ہوا ہے جو حضور کے کارنامون مین ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی پر یادگار رہیگا +

(۱۰) یہ احسان حضور بھی کچھ کم لائق ذکر و قابل فخر نہین ہے بلکہ اس ایڈریس مین خصوصیت کے ساتھ واجب الذکر ہے جو حضور نے مسلمانون کے ایک گروہ "اہلحدیث" پر مبذول فرمایا ہے کہ ان کی نسبت ایک ایسے دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال کو جس سے ان کی وفاداری و جانثاری مین (جو نازک وقتون پر ہر ہو چکی اور گورنمنٹ کے نزدیک ثابت و مسلم ہے) ناواقفون کو شبہہ ہوتا تھا درستی و استعانت گورنمنٹ ہند مسدود فرمایا اور سرکاری کاغذات مین اسکی استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کیا +

(۱۱) ہم اہل اسلام عموماً اور فرقہ اہلحدیث خصوصاً حضور کے ان احسانات مربیانہ و عنایات خسروانہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین اور ساتھ ہی اس کے انتہائی حسرت دل سے افسوس کرتے ہین کہ ہم بہت جلد حضور کے آئندہ مربیانہ عنایات سے

محروم ہونے والے ہین ؎

(۱۲) ہم باشندگان پنجاب خصوصاً اہل اسلام علی الخصوص اہلحدیث کو جس ق
حضور کی مفارقت کا افسوس ہے اوسکے پورے اور سچے طور پر اظہار کے لئ
کافی الفاظ نہین پاتے ہ لہذا بجائے اس اظہار افسوس کے اس ناچیز ایڈریس
کے خاتمہ مین ان کلمات دعائیہ کی عرض پر اکتفا کرتے ہین کہ خداوند عالم حض
فیض گنجور کو صحت و سلامتی کے ساتھ وطن مالوف مین پہنچائے اور پھر بہت
جلد حضور کو عہدہ گورنر جنرل پر مامور و معزز فرما کر ہندوستان مین لاوے ا
ہماری آنکھون کو دوبارہ حضور کے دیدار کے فیض آثار سے منور کرے
آمین ثم آمین ؎

بوطن رفتنت مبارک باد   بسلامت روی و باز آئی

یہ ایڈریس بذریعہ ڈیپوٹیشن ہر آنر لفٹننٹ گورنر کے حضور مین ۲۴ مارچ ۱۸۸۷ء کو پیش ہو چکا
لہذا اہلحدیث پنجاب اس ایڈریس کی تائید مین حسب ہدایت ص۹۰۱ دستخط ارسال کرین ۔
ایڈریس پر اہلحدیث کے علاوہ دوسرے اسلامی فرقون کے اعیان لاہور نے بھی دستخط
کئے ہین جنکے نام نامے مع خطاب ذیل مین لکھے جاتے ہین ۔

(۱) جناب نواب نوازش علیخانصاحب سی آئی ای لائف پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۲) جناب نواب عبدا
صاحب سی ایس آئی پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۳) نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس لاہور (
خان بہادر فقیر سید قمر الدین صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ لاہور (۵) خان بہادر سید عالم شاہ ص
پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ۔ (۶) جناب مولوی خلیفہ حمید الدین صاحب قاضی شہر لاہور و پریزیڈ
انجمن حمایت اسلام لاہور (۷) جناب مولوی غلام محمد صاحب امام مسجد شاہی لاہور (۸)
انعام علی صاحب بی اے (۹) منشی محرم علی صاحب چشتی ایڈیٹر رفیق ہند (۱۰) ڈاکٹر ا
صاحب اسسٹنٹ سرجن (۱۱) منشی محمد اسمعیل صاحب وکیل لاہور — ان حضرات سے

۴ ڈیپوٹیشن اہلحدیث مین بھی شامل تھے - اور علاوہ بران کئے اور صاحب جنکے دستخط ایڈریس پر نہین کرائے گئے ۔

۳۴ ل ۲۹۴۲۰۵

This book was taken from the Library on the date last stamped. A fine of *1 anna will be charged for each day* the book is kept over time.

12

MAULANA AZAD LIBRARY A.M.U.

۵۵۷

URDU STACKS

MAULANA AZAD LIBRARY A.M.U.

MAULANA AZAD LIBRARY A.M.U.

URDU STACKS

۲۷۱

۲۹۷۰۵

ابوسعید محمد حسین - اشاعۃ السنۃ

۲۷۱

۲۹۷۰۵

ابوسعید محمد حسین ۹۵ ھ اشاعۃ السنۃ

۱۸۷۹ء

Date	No.	Date	No.

URDU STACKS